HISTORICAL SOCIETY OF HYDERABAD

HISTORICAL TEXT BOOKS SERIES

NO 1

NIZAM-UT-TAWARIKH

(A GENERAL HISTORY OF IRAN)

OF

QADI NASIR-UD-DIN ABU SA'ID

'ABD-ULLAH AL-BYDAWI

COMPOSED A. H. 674 A. D. 1275

With Introduction and Indices

by

Hakim Sayyid Shams-ullah Qadri,

PRINTED AT TARIKH PRESS
HYDERABAB-DECCAN.
1930.

کتاب

نظام التواریخ

تالیف

قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد بن علی البیضاوی

در سنہ ۶۷۴ ہجری

مشتمل بر تاریخ و انساب ملوک عجم از تخلیق عالم و آدم تا عہد تالیف کتاب

بسعی و اہتمام اقل العباد

حکیم سید شمس اللہ قادری

با نضمام مقدمۂ انتقادی و اطراف ثلاثہ

در مطبع تاریخ دربلدہ حیدر آباد دکن بطبع رسید

مقدمہ

(۱) ترجمہ مصنف

قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن قاضی القضاۃ الامام الشیخ امام الدین عمر بن قاضی القضاۃ الامام فخر الدین محمد بن الامام صدر الدین علی الشافعی البیضاوی

قاضی صاحب قرن ہفتم کے مشہور مفسر اور متکلم ہیں۔ خاندان مغولیہ کے مشہور فرمانروا اباقا خان (۶۶۳ھ–۶۸۰ھ)، احمد تکودار (۶۸۰ھ–۶۸۳ھ) اور ارغون خان (۶۸۳ھ–۶۹۰ھ) کے معاصر تھے۔ ان کے والد شیخ امام الدین عمر کو اتابک اعظم مظفر الدین ابو بکر بن سعد زنگی (۶۲۳ھ–۶۵۸ھ) نے بلاد فارس کا قاضی القضاۃ مقرر کیا تھا۔

قاضی صاحب کی ولادت بیضا میں ہوئی تھی یہ مقام علاقہ اصطخر میں شیراز سے قریباً آٹھ فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسے گشتاسپ نے آباد کیا تھا اس کی تعمیر میں چونکہ حجر ابیض لگائے گئے تھے اس لئے بیضا نام سے اسے شہرت ہو گئی تھی یہ بڑا ہی مردم خیز مقام ہے اور یہاں اکثر مشاہیر فضل و کمال پیدا ہوئے ہیں۔ مشہور صوفی حسین بن منصور حلاج بھی جنھیں ۳۰۹ھ میں بعہد خلیفہ المقتدر (۲۹۵ھ–۳۲۰ھ) قتل کر کے جلا دیا گیا تھا۔ اسی جگہ پیدا ہوئے تھے[1]

---

[1] تاریخ گزیدہ ص ۷۰۶

قاضی صاحب نے جملہ علوم وفنون اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے تھے ان کے والد علامہ مجیر الدین محمود بن ابی مبارک البغدادی کے شاگرد تھے مجیر الدین کو امام معین الدین ابی سعید منصور بن عمر البغدادی سے تلمذ تھا۔ امام معین الدین حجۃ الاسلام زین الدین ابی حامد محمد بن محمد الغزالی کے ارشد تلامذہ سے تھے [1]

قاضی صاحب تحصیل علم کے بعد شیراز کے قاضی مقرر ہوئے۔ عرصہ دراز تک یہ خدمت انجام دی۔ اس کے بعد آذربائیجان میں آکر تبریز میں سکونت پذیر ہوئے۔

قاضی صاحب تبریز میں آنے کے بعد ایک روز علمائے تبریز کی مجلس درس میں پہنچے اور علماء سے دور پائین میں بیٹھ گئے۔ درس شروع ہوا۔ مدرس نے علمی نکات بیان کرنے شروع کئے۔ اور یہ گمان کیا کہ حاضرین میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ان مسایل کو سمجھا ہوگا۔ اس کے بعد خود ہی ان مسایل کی توضیح وتشریح کرنا شروع کیا۔ جب درس ختم ہوگیا تو قاضی صاحب نے اصل مسائل اور اُن کے توضیحات پر چند اعتراض کئے پھر صحیح طور پر ان مسایل اور ان کے حل کو بیان کیا۔ اس کیفیت نے حاضرین پر قاضی صاحب کی قابلیت اور تبحر علمی کا سکہ بٹھا دیا۔ وزیر بھی اس مجلس میں موجود تھا اس نے قاضی صاحب کو تبریز کی قضایت پر مامور کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد قاضی صاحب کو ترقی منصب کی خواہش ہوئی شیخ محمد بن محمد کحتائی سے جو اس عہد کے مشاہیر صوفیہ سے تھے۔ سفارش چاہی۔ شیخ محمد ایک روز حسب عادت وزیر کے یہاں تشریف لے گئے اور اس سے قاضی صاحب کی نسبت کہا کہ یہ مرد عالم وفاضل ہیں اور امیر کے ساتھ سعیر میں اشتراک چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے منصب میں ترقی دیکر بقدر سجادہ نار میں انھیں حصہ دیا جائے۔ قاضی صاحب پر اس گفتگو کا بے حد اثر ہوا اور منصب قضا سے مستعفی ہوکر گوشہ نشین ہوگئے اور عمر کا آخری حصہ شیخ محمد کی خدمت فیض درجت میں گزرا [2] یہاں تک کہ تبریز میں انتقال فرمایا

---

[1] مراۃ الجنان جلد سوم ص ۲۱۹ [2] طبقات الکبریٰ جلد پنجم ص ۵۹ مفتاح السعادۃ جلد اول ص ۴۳۶

چرنداب کے قبرستان میں خواجہ ضیاء الدین یحییٰ کی تربیت سے جانب شرق مدفون ہوئے[1]
قاضی صاحب کے سنہ وفات کو مورخین نے اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے

سنہ ۶۴۱ھ مفتاح السعادۃ جلد اول صہ ۴۳۶
سنہ ۶۸۰ھ ہفت اقلیم صہ ۲۰۷
سنہ ۶۸۱ھ کشف الظنون جلد دوم صہ ۵۳۸
سنہ ۶۸۲ھ کشف الظنون جلد اول صہ ۱۶۲
سنہ ۶۸۵ھ مفتاح السعادۃ جلد اول صہ ۴۳۶ بحوالہ صلاح الدین الصفدی المتوفی ۷۶۴ھ
بغیۃ الوعاۃ للسیوطی صہ ۲۸۶ حبیب السیر جلد سوم جزو اول صہ ۵۳
کشف الظنون جلد اول صہ ۱۶۲ جلد دوم صہ ۱۴۸ تاریخ گزیدہ صہ ۸۱۱
سنہ ۶۹۱ھ بغیۃ الوعاۃ صہ ۲۸۶ تاج العروس جلد پنجم صہ ۱۱
سنہ ۶۹۲ھ مراۃ الجنان یافعی جلد چہارم صہ ۴۱۹ حبیب السیر جلد سوم جزو اول صہ ۵۳
بحوالہ امام یافعی - ہفت اقلیم صہ ۲۰۷

پہلی تاریخ یعنی سنہ ۶۴۱ھ یقیناً غلط ہے کیونکہ قاضی صاحب کا اس کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہنا ثابت ہے اور انھوں نے اپنی کتاب نظام التواریخ سنہ ۶۷۴ھ میں تصنیف کی ہے - سنہ ۶۹۲ھ کو صرف امام یافعی نے بیان کیا ہے اور ان کی تاریخ مراۃ الجنان سے خوندمیر نے حبیب السیر میں اور حبیب السیر سے امین رازی نے ہفت اقلیم تاریخ میں یہ تاریخ نقل کی ہے؛ سنہ ۶۹۱ھ کو بیان کرنے والے بھی صرف ایک ہی مصنف یعنی امام سیوطی ہیں اور تاج العروس میں یہ تاریخ انھیں کی کتاب بغیۃ الوعاۃ سے اخذ کی گئی ہے - سنہ ۶۸۰ھ و سنہ ۶۸۱ھ اور سنہ ۶۸۲ھ کو اختلافی روایات کی حیثیت سے بیان کیا ہے لیکن ان کی نسبت لکھنے والوں نے توثیق کے لئے کوئی سند نہیں بیان کی ہے - سنہ ۶۸۵ھ پر اکثر مورخین کا اتفاق ہے اور یہ سن سب سے

---

[1] درر وضات الجنات صہ ۳۵۴

قدیم کتاب حمد اللہ مستوفی کی تاریخ گزیدہ میں ملتا ہے جو قاضی صاحب کی وفات کے (۲۵)
سال بعد تصنیف ہوئی ہے سلسلہ یادگار گب میں اس کتاب میں جو مخطوط ذریعہ عکس شائع
ہوا ہے اس میں خمس وستمائۃ درج ہے۔ (ص ۱۸۰۷ لیکن حقیقت میں یہ کتابت کی غلطی ہے
اور کاتب سے سہواً لفظ ثمانین چھوٹ گیا ہے چنانچہ پروفیسر نکلسن نے اپنے انگریزی
اقتباس میں اس کی تصحیح کر دی ہے (دیکھو جلد دوم ص ۲۲۲) اور نیز ہم نے گزیدہ کے دو مخطوطے
دیکھے ہیں ان میں صاف طور پر یہ تاریخ خمس وثمانین وستمائۃ یعنی ۶۸۵ھ لکھی ہوئی ہے۔
اس کے بعد اس تاریخ کے بیان کرنے والوں میں شیخ صلاح الدین الصفدی ہیں جن کا ۷۶۴ھ
میں انتقال ہوا ہے[1] اور انھوں نے یہ تاریخ شیخ نجم الدین الدہلی سے سنی ہے[2] جو قاضی صاحب
کے معاصر اور دوست ہیں۔ اس بنا پر یہ تاریخ دوسری تاریخوں کے مقابلہ میں زیادہ صحیح اور
قابل وثوق معلوم ہوتی ہے۔

قاضی صاحب نے مختلف علوم و فنون میں متعدد متون تصنیف کئے ہیں مثلاً

(۱) الغایۃ القصوی فی فروع الشافعیہ۔ یہ فقہ شافعی میں معتبر کتاب ہے۔ شیخ عبد اللہ بن
محمد الفرغانی اور غیاث الدین محمد بن محمد الاقسرائی نے اس کی مبسوط شرحیں لکھی ہیں۔

(۲) منہاج الوصول الی علم الاصول تقریباً بیس علما نے اس پر شروح و حواشی لکھے ہیں
منجملہ ان کے شیخ فخر الدین ابو المکارم احمد بن حسن الجاربردی المتوفی ۷۴۶ھ کی شرح جو
سراج الوہاج کے نام سے موسوم ہے نہایت مشہور ہے۔

(۳) طوالع الانوار فی اصول الدین۔ تقریباً بیس بائیس علما نے اس پر بھی شروح و حواشی
لکھے ہیں منجملہ ان کے شیخ شمس الدین محمود بن عبد الرحمن الاصفہانی المتوفی ۷۴۹ھ کی شرح
مطالع الانظار جو ملک الناصر محمد بن قلاؤون المصری کے لئے لکھی گئی ہے۔ نہایت مشہور اور
مقبول عام ہے۔ اس کے نسخے برٹش میوزیم و ۱۸۶ انڈیا آفس ۱۰۸ و کتب خانہ ،

[1] ابجد العلوم ص ۷۶۵ [2] مفتاح السعادۃ جلد اول ص ۴۳۶

ملی پیرس ۱۲۵۵ میں محفوظ ہیں۔

(۴) مصباح الارواح فی الکلام۔ شیخ سعد الدین تفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ اور قاضی عبید اللہ العبیدی نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔ علامہ تفتازانی کی شرح کا ایک نفیس نسخہ برٹش میوزیم میں موجود ہے

(۵) لب الالباب فی علم الاعراب۔ علامہ جمال الدین حاجب المتوفی ۶۴۶ھ کی کتاب کافیہ فی النحو کا اختصار ہے۔ اس کا نسخہ کتب خانہ ملی میں محفوظ ہے ۱۲۰۴ ملا محمد برکلی المتوفی ۹۸۱ھ اور بایزید بن عبد الغفار القونوی نے اس پر شروح لکھے ہیں۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۳۵۳

(۶) رسالہ فی موضوعات العلوم۔ اس کا نسخہ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔

قاضی صاحب نے ان کے علاوہ متعدد متون پر مفید و نافع شروح و حواشی لکھے ہیں

(۱) امام حسین بن مسعود الفرا البغوی المتوفی ۵۱۶ھ نے المصابیح السنۃ کے نام سے ایک ضخیم کتاب حدیث میں لکھی ہے۔ اس میں کتب صحاح ستہ کے مکررات کو حذف کر کے چار ہزار سات سو انیس حدیثیں جمع کی ہیں منجملہ ان کے گیارہ سو اکاون حدیثیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ ہیں ان کے سوا تین سو پچیس صحیح بخاری سے اور آٹھ سو چھہتر صحیح مسلم سے اور باقی دوسری کتابوں سے منقول ہیں۔ قاضی صاحب نے اس کتاب کی مبسوط شرح لکھی ہے اور اس کے نسخے ایا صوفیہ اور جامع سلطان احمد کے کتب خانوں میں محفوظ ہے

(۲) ابن حاجب نے اصول فقہ میں ایک متن لکھا ہے جس کا نام منتہی السوال والامل فی علم الاصول والجدل ہے۔ قاضی صاحب نے اس کی شرح لکھی ہے اور اسے مرصاد الافہام الی مبادی الاحکام کے نام سے موسوم کیا ہے کشف الظنون جلد دوم صفحہ ۵۳۸

(۳) امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ نے اصول فقہ محصول کے نام سے ایک کتاب لکھی پھر اس کا ایک خلاصہ مرتب کیا جو منتخب من المحصول کے نام سے مشہور رہے۔ قاضی صاحب نے اس منتخب کی شرح لکھی ہے اور اس کا نسخہ کتب خانہ ملی ۴۹۰ میں محفوظ ہے

(۴) شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن علی الفقیہ الشیرازی المتوفی ۴۷۶ھ نے فروع شافعیہ میں ایک کتاب تنبیہ کے نام سے لکھی ہے۔ جو فقہ شافعیہ کی کتب خمسہ میں بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے قاضی صاحب نے اس پہ چار ضخیم جلدوں میں شرح لکھی ہے اور اس کا ایک نسخہ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔

قاضی صاحب کی تصنیفات میں اُن کی تفسیر "انوار التنزیل فی اسرار التاویل" نہایت مشہور اور مقبول بین الجمہور ہے۔ اس میں اعراب اور معانی و بیان کے مباحث امام ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری المتوفی ۵۳۸ھ کی تفسیر کشاف عن حقایق التنزیل سے تلخیص کئے ہیں حکمت و کلام کے مسایل کو امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی المتوفی ۶۰۶ھ کی تفسیر مفاتیح الغیب سے لیا ہے۔ اشتقاق اور ادب کے لطائف و معارف امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل المعروف با الراغب الاصفہانی کی تفسیر سے اخذ کئے ہیں اور اُن کے ساتھ ساتھ اپنے نتائج افکار کو بھی درج کر کے کلام الٰہی کے اسرار و غوامض کو حل کیا ہے۔

یہ تفسیر بلاد یورپ میں بھی نہایت مشہور ہے۔ ایک جرمن مستشرق فلیشر نے اسے نہایت اہتمام کے ساتھ دو جلدوں میں بہ مقام لیپزگ ۱۸۴۸ء میں چھپوایا ہے ایک اور مستشرق فل نے اس کی انڈکس بنائی ہے جو ۱۸۶۱ء میں طبع ہوی ہے۔ اس کے جو نسخے بلاد مشرق میں طبع ہوے ہیں اُن میں سے بعض ممتاز اشاعتوں کی تاریخیں یہ ہیں۔ دہلی ۱۲۷۱ھ دو جلدوں میں طہران ۱۲۷۲ھ ایک جلد میں بمبئی ۱۲۷۹ھ دو جلدوں میں۔ لکھنو ۱۲۸۲ھ دو جلدوں میں

عرب و عجم کے اکثر مشاہیر علما نے اس تفسیر پر حواشی اور تعلیقات لکھے ہیں جنکی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ اور ان کی تفصیل کا بیان کرنا اس مختصر میں دشوار ہے۔ منجملہ اُن کے بعض مشہور اور ممتاز حواشی یہ ہیں۔

(۱) وہ حواشی جو طبع ہو چکے ہیں اور عام طور پر دستیاب ہوتے ہیں۔

(۱) حاشیہ محی الدین محمد بن مصلح الدین مصطفٰے قوجوی المتوفی ۹۵۱ھ۔ آٹھ جلدوں میں

بمقام مصر ۱۲۹۲ھ میں چھپا ہے۔

(۲) حاشیہ شیخ اسمعیل القونوی المتوفی ۱۱۶۵ھ۔ سات جلدوں میں بہ مقام قسطنطنیہ ۱۲۸۶ھ میں طبع ہوا ہے۔

(۳) حاشیہ مصلح الدین مصطفٰے بن ابراہیم مشہور با بن التمجید معلم سلطان محمد فاتح حاشیہ قوجوی نمبر ۲ کے حاشیہ پر چھپا ہے۔

(۴) حاشیہ قاضی شہاب الدین خفاجی المتوفی ۱۰۶۹ھ اس کا نام عنایۃ القاضی و کفایۃ الراضی ہے اور آٹھ جلدوں میں بہ مقام بولاق ۱۲۸۳ھ میں طبع ہوا ہے۔

(۵) حاشیہ ملا عبد الحلیم سیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۷ھ میں قسطنطنیہ میں چھپا ہے۔

(۲) وہ حواشی جن کے قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

(۶) حاشیہ شیخ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ الموسوم بنواہد الابکار و شوارد الافکار کتب خانہ آصفیہ (فن تفسیر ۵۰) میں محفوظ ہے۔

(۷) حاشیہ ابو الفضل قریشی مشہور بہ خطیب کا ررونی المتوفی ۹۴۰ھ۔ اس کا نسخہ کتب خانہ خدیویہ (جلد اول ص ۱۶۹ میں محفوظ ہے

(۸) حاشیہ محمد بن جمال الدین شیروانی اس کے نسخے کتب خانہ آصفیہ (تفسیر ۵۴ تا ۵۷) کتب خانہ خدیویہ (جلد اول ص ۱۶۶ اور کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۱ میں محفوظ ہیں۔

(۹) حاشیہ ملا خسرو محمد بن فرامرز المتوفی ۸۸۵ھ۔ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔ جلد اول ص ۱۶۰

(۱۰) حاشیہ عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ اسفرائینی المتوفی ۹۴۳ھ کتب خانہ آصفیہ فن تفسیر ۵۲ اور کتب خانہ خدیویہ (جلد اول ص ۱۶۷ میں اس کے نسخے محفوظ ہیں۔

(۱۱) حاشیہ سنان الدین بن حسام الدین رومی المتوفی سنہ ۹۸۶ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صفحہ ۱۶۵

(۱۲) حاشیہ بستان افندی مصطفےٰ بن محمد الرومی المتوفی سنہ ۹۷۶ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صفحہ ۱۶۰

(۱۳) حاشیہ ملا حسین تملعاتی المتوفی سنہ ۱۰۴۱ھ (کتب خانہ خدیویہ جلد اول ص ۱۶۵)

(۱۴) حاشیہ ابن کمال بادشاہ احمد بن سلیمان المتوفی سنہ ۹۴۰ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صفحہ ۱۶۳

(۱۵) حاشیہ شیخ بہاء الدین محمد بن حسین الآملی المتوفی سنہ ۱۰۳۰ھ۔ کتب خانہ آصفیہ (تفسیر ۵۱) اور کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۶)

(۱۶) حاشیہ شیخ صدر الدین شیرازی — کتب خانہ خدیویہ (مجموعہ ۱۰۱)

(۱۷) حاشیہ قاضی نور اللہ شوستری — کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۸)

کتابیات

قاضی صاحب کے حالات کتب ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

کتب عربی

۱ مراۃ الجنان — امام عفیف الدین ابو عبد اللہ اسعد الیافعی المتوفی سنہ ۷۶۸ھ ہجری طبع حیدر آباد جلد چہارم صفحہ ۴۱۹

۲ طبقات الکبریٰ — امام تاج الدین عبد الوہاب السبکی المتوفی سنہ ۷۷۱ھ طبع مصر جلد پنجم صفحہ ۵۹

۳ بغیۃ الوعاۃ — امام جلال الدین السیوطی المتوفی — طبع مصر صفحہ ۲۸۶

۴ مفتاح السعادۃ — علامہ حسام الدین طاشکبری زادہ المتوفی سنہ ۹۶۲ھ حیدر آباد سنہ ۱۳۲۹ھ جلد اول صفحہ ۴۳۶

۵ کشف الظنون — حاجی خلیفہ علامہ مصطفےٰ رومی

۶۔ تاج العروس — علامہ مرتضیٰ بلگرامی ۔ طبع مصر، جلد پنجم ص ۱۱
۷۔ نزہۃ الجلیس — عباس بن علی المکی طبع مصر ۱۲۹۳ھ جلد دوم ص ۸۷، ۸۸
۸۔ روضات الجنات — محمد باقر خنساری — طبع ایران ص ۳۵۴
۹۔ اکتفاع القنوع — ایدورد فاندیک — طبع مصر ص ۱۱۴
۱۰۔ آداب اللغۃ العربیہ — جرجی زیدان — طبع مصر جلد سوم ص ۲۲۶

فارسی اردو

۱۱۔ تاریخ گزیدہ — حمد اللہ مستوفی — لیڈن ۱۳۲۹ھ ص ۵۱۱
۱۲۔ حبیب السیر — غیاث الدین خوندمیر طبع بمبئی، جلد سوم ص ۵۵
۱۳۔ ہفت اقلیم — امین احمد رازی طبع کلکتہ ص ۲۰۲
۱۴۔ محبوب الالباب — فہرست کتب خانہ مولوی خدا بخش ص ۵۷ طبع حیدر آباد ۱۳۳۰ھ
۱۵۔ فضلاء الادب ۔ مولوی ذوالفقار احمد طبع آگرہ ص ۳۳۷

جرمنی انگریزی

۱۶۔ تاریخ ادبیات عرب — استاد بروکلمان جلد اول ص ۴۱۶
۱۷۔ تاریخ ہندوستان — سر جان ایلیٹ — جلد دوم ص ۲۵۲
۱۸۔ انسائکلوپیڈیا آف اسلام — جلد اول ص ۵۹۱
۱۹۔ مخطوطات فارسی برٹش میوزیم — ڈاکٹر چارلس ریو — جلد دوم ص ۸۲۳
۲۰۔ مخطوطات فارسی انڈیا آفس — ڈاکٹر ہرمن ایتھے — نمبر ۱۹
۲۱۔ مخطوطات فارسی بوڈلین لائبریری — ڈاکٹر ہرمن ایتھے — نمبر ۱۸-۲۲
۲۲۔ مخطوطات مشرقیہ کتب خانہ وائنا — ڈاکٹر گستاو فلوگل جلد دوم ص ۱۰۰

(۲) نظام التواریخ

چنگیز خاں کی تاخت و تاز کے بعد مورخین عجم نے فارسی زبان میں جس قدر عمومی تاریخیں لکھی ہیں ان میں قدامت کے اعتبار سے نظام التواریخ کو خاص اہمیت حاصل ہے یہ کتاب سنہ ۶۷۴ھ میں تالیف ہوئی ہے[1] اس کے ترتالیس سال بعد سنہ ۷۱۰ھ میں وزیر رشید الدین فضل اللہ ہمدانی نے جامع التواریخ لکھی[2]۔ اس کے سات سال بعد سنہ ۷۱۷ھ میں فخر الدین ابو سلیمان داود بن محمد البناکتی نے روضۃ اولی الالباب فی تواریخ الاکابر و الانساب مدون کی[3] اس کے تیرہ سال بعد سنہ ۷۳۰ھ میں حمد اللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ کو تصنیف کیا[4]۔ ان تینوں مصنفوں نے اپنی کتابوں کی ترتیب و تدوین میں نظام التواریخ کی تقلید کی ہے۔ اور اسے اپنے لئے دلیل راہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان چاروں کی ترتیب و تبویب کو باہم مقابلہ کرنے سے یہ امر بخوبی نمایاں ہوتا ہے۔

---

[1] ریو - مخطوطات فارسی ص ۸۲۴

[2] ریو - مخطوطات فارسی ص ۸۰

[3] ریو مخطوطات فارسی ص ۷۴

[4] ریو مخطوطات فارسی ص ۸۱

نظام التواریخ

قسم اول در احوال انبیا و اوصیا
قسم دوم - در ذکر ملوک فارس
طبقۂ اول - پیشدادیان
طبقۂ دوم - کیانیان
طبقۂ سوم - اشکانیان
طبقۂ چہارم - ساسانیان
قسم سوم - احوال محمد مصطفےؐ و خلفا
شرح احوال پیغمبر
طبقۂ اول - خلفائے راشدین
طبقۂ دوم - خلفائے بنی امیہ
طبقۂ سوم - خلفائے بنی عباس
قسم چہارم - سلاطین عظام و ملوک کرام

جامع التواریخ

مقدمہ در آفرینش آدم
قسم اول - بادشاہان پیش از اسلام
طبقۂ اول - پیشدادیان
طبقۂ دوم - کیانیان
طبقۂ سوم - ملوک الطوائف
طبقۂ چہارم - ساسانیان
قسم دوم - در ذکر محمد مصطفےؐ و خلفا
شرح احوال پیمبر
طبقۂ اول - خلفائے راشدین
طبقۂ دوم - خلفائے بنی امیہ
طبقۂ سوم - خلفائے بنی عباس

تاریخ بناکتی

قسم اول در ذکر انبیا و اوصیا
قسم دوم - در ذکر ملوک فارس
طبقۂ اول - پیشدادیان
طبقۂ دوم - کیانیان
طبقۂ سوم - اشکانیان
طبقۂ چہارم - ساسانیان
قسم سوم - در ذکر محمد مصطفےؐ و خلفا
شرح نسب و احوال پیغمبر
طبقۂ اول - خلفائے راشدین و ائمۂ اطہار
طبقۂ دوم - خلفائے بنی امیہ
طبقۂ سوم - خلفائے بنی عباس
قسم چہارم - سلاطین عظام و ملوک کرام

تاریخ گزیدہ

فاتحہ در ذکر آفرینش کائنات
باب اول - در ذکر انبیا و حکما
باب دوم - بادشاہان پیش از اسلام
طبقۂ اول - پیشدادیان
طبقۂ دوم - کیانیان
طبقۂ سوم - ملوک الطوائف
طبقۂ چہارم - ساسانیاں
باب سوم - در ذکر محمد مصطفےؐ و خلفا
شرح نسب و احوال پیغمبر
طبقۂ اول - خلفائے راشدین و ائمۂ اطہار
طبقۂ دوم - خلفائے بنی امیہ
طبقۂ سوم - خلفائے بنی عباس
باب چہارم - بادشاہان بعد از اسلام

نظام التواریخ

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم - دیلمیان
طبقہ پنجم - سلجوقیان
طبقہ ششم - سلغریان
طبقہ ہفتم - خوارزمیان
طبقہ ہشتم - مغول

جامع التواریخ

تاریخ غزنویاں

تاریخ سلجوقیاں
تاریخ خوارزمیان
تاریخ سلغریان
تاریخ اسمعیلیان

تاریخ بناکتی

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم - دیلمیان
طبقہ پنجم - سلجوقیان
طبقہ ششم - خوارزمیان
طبقہ ہفتم - اسمعیلیان

تاریخ گزیدہ

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم - غوریان
طبقہ پنجم - دیلمیان
طبقہ ششم - سلجوقیان
طبقہ ہفتم - خوارزمیان
طبقہ ہشتم - اتابکان شام و فارس
طبقہ نہم - اسمعیلیان
طبقہ دہم - قراختائیان
طبقہ یازدہم - اتابکان لرستان
طبقہ دوازدہم - مغول

مذکورہ بالا تاریخوں سے صرف تاریخ گزیدہ پروفیسر براؤن کی سعی و کوشش سے طبع ہوئی ہے۔ جامع التواریخ کے بعض اجزا جو تاریخ مغولیہ سے تعلق رکھتے ہیں مختلف اوقات میں شائع ہوئے ہیں لیکن وہ حصہ جس میں تاریخ عمومی مذکور ہے اور تاریخ بناکتی دونوں نہایت نایاب و کمیاب ہیں۔ ان کے مخطوطے صرف بڑے بڑے کتب خانوں میں محفوظ ہیں اور ان سے فایدہ اٹھانا عوام کی دسترس سے بالاتر ہے[1]

نظام التواریخ کی تالیف کے بعد مشرق میں جس قدر مورخ گزرے ہیں ان سب نے نظام التواریخ کو اپنا ماخذ قرار دیا ہے اور نہایت وثوق کے ساتھ ملوک عجم کے انساب و سنین اپنی کتابوں میں اس تاریخ سے نقل کئے ہیں۔ حمد اللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ کے دیباچہ میں اپنے ماخذات کی جو تفصیل بیان کی ہے اس میں نظام التواریخ کا نام بھی شامل ہے[2] فخر الدین بناکتی نے اپنی تالیف میں ماخذات کی تفصیل نہیں بیان کی ہے لیکن تاریخ بناکتی اور نظام التواریخ دونوں کا مقابلہ کریں تو ثابت ہوتا ہے کہ بناکتی نے اغلب مطالب نظام التواریخ سے اخذ کئے ہیں بلکہ اکثر مقامات پر نظام التواریخ کی عبارتیں

---

[1] تاریخ گزیدہ کا مکمل نسخہ ۸۵۰ھ کا لکھا ہوا معتمد الدولہ حاجی فرہاد مرزا کے یہاں محفوظ تھا۔ پروفیسر براؤن نے اسے ایران سے حاصل کر کے اوقاف گب کی طرف سے ۱۳۲۸ھ میں عکس کے ذریعہ چھپوا کر شائع کیا ہے اس سے پہلے موسیو جولیس گانٹن نے صرف باب چہارم کو جس میں ملوک عجم بعد از اسلام کے حالات ہیں۔ فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ سنہ ۱۹۰۳ء میں پیرس میں چھپوایا تھا۔

جامع التواریخ دو جلدوں میں منقسم ہے۔ جلد اول میں مغلوں کے حالات ہیں جلد دوم میں تاریخ عام تحریر ہے ان دونوں جلدوں سے صرف جلد اول کے بعض اجزا شائع ہوئے ہیں چنگیز خاں کے فتوحات اور آبا و اجداد کے حالات موسیو برزین نے سنہ ۱۸۸۸ء میں پیٹرز برگ میں چھپوائے۔ آل چنگیز کی تاریخ موسیو بلوشہ نے سلسلہ اوقاف گب کے ذریعہ سنہ ۱۳۲۹ھ میں شائع کی۔ ہلاکو خاں کا تذکرہ موسیو کاترمر کے اہتمام سے سنہ ۱۸۳۶ء میں پیرس میں طبع ہوا۔ تاریخ عام تا حال طبع نہیں ہوئی ہے

[2] تاریخ گزیدہ ص۸

بھی لفظا بہ لفظا نقل کرلی ہیں۔ چنانچہ تاریخ بناکتی سے اس نوعیت کے دو مقام بطور نمونہ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) در تذکرہ کیومرث اول بادشاہ فرس۔ صد ۲۴

باتفاق ارباب تواریخ اول کسی کہ بادشاہی کرد و نام بادشاہی آنجہاں آورد کیومرث بود۔ و مغان گویند کہ او آدم ست وغزالی در کتاب نصائح الملوک آوردہ است کہ او برادر شیث است

مقابلہ کرو نسخہ حاضرہ سے صد سطر ۹ تا سطر (۱۱)

(۲) در تذکرۂ سلطان مسعود بن محمود غزنوی۔ صد ۱۹۵

سلطان محمود وصیت کردہ بود تا سلطنت خراسان و عراق مسعود را باشد و ملک ہند و غزنہ محمد را مسعود از برادر التماس کرد تا او را خطبہ بنہمد گرداند محمد اجابت نہ کرد۔ مسعود آہنگ غزنہ کرد و پیش از وصول او یوسف بن سبکتگین محمد را اسیر کردہ بہ قلعہ تکینابا د فرستاد مسعود برسید و یوسف را نیز محبوس کرد و تمامت ممالک پدر در حکم خود آورد و بانفراد دران تصرف نمود و در ایام او آل سلجوق از جیحون بگذشتند و بہ خراسان آمدند و مسعود را با ایشان محاربات بسیار شد و آخر الامر در سنہ اثنین وثلثین واربع مائۃ از ایشان منہزم گشت و روے بغزنہ نہاد و محمد در ایام انتقال اشتغال از اخلاص استقلالے یافتہ بود چوں مسعود برسید محمد او را بہ قلعہ فرستاد و پسرش احمد بن محمد نزد او رفت و او را ہلاک کرد در سنہ ثلث وثلثین واربع مائۃ مدت بادشاہی او سیزدہ سال بود سلطان محمد بن محمود بعد از برادر بادشاہ شد مودود بن مسعود آہنگ او کرد و غالب آمد و بہ قصاص پدر او را با تمامت اولاد بہ قتل آورد و در سنہ

ابرع و ثلثین و اربعمائۃ[۱]

عز الدین فضل اللہ شیرازی نے امیر نصرت الدین احمد بن رکن الدین یوسف شاہ ہزار اسپی اتابک لرستان (۶۹۵ھ تا ۷۳۳ھ) کے عہد میں المعجم فی آثار ملوک العجم کے نام سے ایران قدیم کی تاریخ لکھی ہے۔ اس مصنف نے کہیں بھی اپنے ماخذ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ لیکن نظام التواریخ کو اس کے ساتھ پہلو بہ پہلو مطالعہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں بیشتر مطالب نظام التواریخ سے منقول ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر تاریخ معجم سے مقالات ذیل پیش کئے جاتے ہیں۔[۲]

(۱) جاویدان خرد اور اس کی عربی تلخیص و تضمین کا تذکرہ صفحہ ۷۹ سطر ۴ تا ۱۵

(۲) جمشید کے عہد میں عمارت اصطخر کی تجدید۔ آبادی کی وسعت۔ آثار باقیہ اور قیام جشن نوروز کی کیفیت صفحہ ۱۳۲ سطر ۹ تا ۱۸

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کا آہنگ کیخسرو کے خلاف صفحہ ۱۴۴ سطر ۷

نویں صدی کے اخیر ایام میں جبکہ آل تیمور کو انحطاط شروع ہو گیا تھا وسط ایشیا میں دو عام تاریخیں لکھی گئی ہیں جنکے نام روضۃ الصفا فی سیر الانبیا والملوک والخلفاء اور حبیب السیر فی اخبار افراد البشر ہیں۔ روضۃ الصفا کو امیر برہان الدین میر خوند بن خاوند شاہ بلخی المتوفی ۹۰۳ھ نے وزیر معظم نظام الدین علی شیر کی فرمائش سے لکھا ہے۔ دوسری کتاب حبیب السیر میر غیاث الدین خوندمیر المتوفی ۹۴۲ھ کی تصنیف ہے جو وزیر سترگ خواجہ کریم الدین حبیب اللہ کے لئے لکھی گئی ہے۔ ان دونوں کتابوں کے ماخذ میں نظام التواریخ بھی شامل ہے اور ان مصنفوں نے ملوک عجم کی نسبت اختلافی روایات کو بیان کرنے کے بعد قاضی بیضاوی کے اقوال کو راجح قرار دیا ہے۔ روضۃ الصفا جلد اول ص ۱۵

---

[۱] اس بیان کو نسخہ حاضرہ کے صفحہ (۶۰) سطر ۸ سے صفحہ (۶۱) سطر (۲۱) تک مقابلہ کیجئے۔

[۲] ان بیانات کو علی الترتیب نسخۂ حاضرہ کے صفحات ذیل سے مقابلہ کیجئے۔

(۱) صفحہ ۹ سطر (۱۱) تا (۱۳) (۲) صفحہ ۱۰ سطر ۱۶ تا ۲۱ (۳) صفحہ ۱۵ سطر ۱۱ تا ۱۴

صـ ۱۲ سطر ۸ صـ ۲۱۹ سطر ۱ حبیب السیر جلد اول جزو دوم صـ ۲ سطر ۲۶ صـ ۲۱ سطر ۲ صـ ۱ سطر ۲۶ سطر ۲۹۔

سنہ ۱۰۰۲ھ کے حدود میں امین احمد رازی نے ہفت اقلیم کے نام سے جغرافیہ اور تاریخ و تراجم کا ایک مبسوط انسائکلوپیڈیا مرتب کیا ہے۔ اور اس میں اغلب مقامات پر نظام التواریخ سے مطالب اخذ کئے ہیں۔ اقلیم خامس کے تحت میں خاقانی شیروانی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے ممدوح شروان شاہ ملک فخر الدین منوچہر کا نسب قاضی بیضاوی کی سند سے نقل کیا ہے۔

قاضی ابو سعید عبد اللہ البیضاوی در نظام التواریخ آوردہ کہ ملوک شیروان از نسل بہرام چوبین اند و نسب او چند پشت باردشیر بابکان می رسد[1]

اس کے دو سال بعد سنہ ۱۰۰۴ھ میں ملا عبد القادر بدایونی نے سلاطین دہلی کی تاریخ لکھی ہے جس کا نام منتخب التواریخ ہے۔ اس میں مصنف نے ملوک غزنویہ کی نسبت اختلافی واقعات نظام التواریخ سے اخذ کئے ہیں اور محمد بن محمود اور اس کے بھائی مسعود بن محمود کے ایام حکومت کا تذکرہ الفاظ ذیل میں نظام التواریخ سے نقل کیا ہے صـ سطر ۲

اما قاضی بیضاوی نوشتہ کہ در سنہ ۴۳۲ھ اثنی و ثلثین واربعمائۃ مسعود از پیش سلاجقہ منہزم شدہ بغزنہ رفت۔ امیر محمد کہ در ایام انتقال استقلال یافتہ بود اورا بہ قلعہ فرستاد و پسرش احمد بن محمد بن محمود بر سے او بقلعہ رفتہ اورا ہلاک کرد۔ حکومت سلطان مسعود یازدہ سال بود۔ مخفی نماند کہ وفات مسعود بن محمود را قاضی بیضاوی در سنہ ۴۳۳ھ ثلث و ثلثین واربعمائۃ آوردہ و نوشتہ کہ محمد بن محمود چہاردہ سال در ولایت غزنہ بادشاہی کرد

---

[1] اس بیان کو نسخہ حاضرہ کے صـ ۳۲ سطر ۱۲ سے مقابلہ کرو۔

یکسال بعد از وفات پدر و نہ سال در زمان برادر و چہار سال بعد از برادر[1]

ملا صاحب نے ملوک غزنویہ کی مدت حکومت قاضی بیضاوی کی روایت کے بموجب
اس طرح بیان کی ہے۔

قاضی بیضاوی مدت ملک غزنویہ را از سلطان محمود تا خسرو شاہ صد و شصت
و یک سال دانستہ بدست دوازدہ نفر[2]

نظام التواریخ اگرچہ مختصر سی کتاب ہے لیکن اس میں تاریخ عجم کے متعلق تمام ضروری
سوانحات جمع ہیں۔ خاندانوں کا عزل و نصب۔ ہر عہد کے سیاسی انقلاب۔ اہم
واقعات۔ بیرونی حملے۔ بلاد و بقاع کی آبادانی۔ عمارات و ابنیہ کی تعمیر و تجدید اسی نوعیت
کی اور بہت سی باتیں جو ہر ملک کی تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں۔ قاضی صاحب نے
نہایت عمدگی کے ساتھ بالاختصار بیان کی ہیں۔ ان کے علاوہ واقعات کے ذکر کرنے میں
تاریخی تسلسل کو احتیاط کے ساتھ قائم رکھا ہے۔ ملوک و امراء کے انساب اور ان کے ایام
حکومت بالالتزام بیان کئے ہیں۔

اس کتاب میں بظاہر ایک کمی نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اکثر مقامات پر بادشاہوں
کے سنین جلوس اور تواریخ وفات ترک ہو گئے ہیں لیکن حقیقت میں یہ کوئی اہم فروگزاشت
نہیں ہے کیونکہ ایام حکومت کی رو سے حساب لگایا جائے تو یہ سنین بآسانی برآمد ہو جاتے ہیں
چنانچہ فخر بناکتی۔ قاضی غفاری اور ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی تاریخوں میں قاضی صاحب
کے حوالے سے اسی طرح سنین و تواریخ کا استخراج کیا ہے۔

(۴) متن مطبوعہ

نظام التواریخ کا متن مطبوعہ دو مخطوطوں پر مبنی ہے۔ ان کے علاوہ تاریخ کی بعض
مطبوعہ اور خطی کتابوں سے بھی اس کا مقابلہ کیا گیا ہے جن کی فہرست اس مقدمہ کے آخر
میں لگا دی گئی ہے۔

پہلا مخطوط جس پر اس متن کی بنیاد قائم ہے کتب خانہ آصفیہ میں محفوظ ہے دوسرا
مخطوط ہماری ذاتی ملک ہے اور اس سے ہم نے جگہ جگہ مشکوک عبارتوں کی اصلاح کی ہے۔

پہلا مخطوطہ چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے ۹۹ ورق ہیں خط نسخ ہے ۱۲ ربیع الثانی
سنہ ۷۲۵ھ میں کتابت ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے اسے کسی ایسے نسخہ سے نقل کیا ہے
جو آٹھویں صدی میں یا اس کے بعد نویں صدی کے اوائل میں مکتوب ہوا ہوگا اور بلاد
ماوراء النہر میں اس کی کتابت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس میں بعض ایسی خصوصیات موجود ہیں
جو آٹھویں صدی کے ترکستانی مخطوطات میں بالعموم پائی جاتی ہیں۔

اولاً فارسی حروف کو عربی حروف کے مانند لکھا ہے۔ پ - چ - ژ - گ اور ب
ج - ز - ک میں کوئی فرق نہیں کیا ہے مثلاً پیش - قراچہ - گهندز اور گشتاسب کو بیش
قراجہ - کهندز - کشتاسب لکھا ہے یا کہیں کہیں ب کو ف سے اور گ کو ج سے تبدیل
کر دیا ہے جیسے ارجاسپ کو ارجاسف اور گودرز کو جودرز

ثانیاً حرف اضافت ہر جگہ غیر منفصل لکھا ہے۔ مثلاً ببغداد - برستم - بدست -

ثالثاً بحالت اضافت الف کے بعد ہمزہ مکسور کے عوض یائے مجہول لکھی ہے
جیسے نباے اوست۔ بالاے درو غیرہ
رابعاً۔ کلمات آنکہ۔ بلکہ۔ چنانچہ۔ آنچہ کو آنک۔ بلک۔ چنانچ آنچ لکھا ہے
اور آخر کی ہائے مخفی حذف کر دی ہے۔
خامساً باستثنا چند مقامات کے بالعموم حروف روابط ساقط کر دئے ہیں۔
دوسرا مخطوطہ یہ بھی چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے ۵۲ ورق ہیں خط نستعلیق ہے
اوراق ۴ سے ۲۰ تک تلف ہو گئے ہیں۔ کرم خوردہ اور فرسودہ ہونے کی وجہ سے
اکثر اوراق کا زیرین حصہ ناقص ہو گیا کہیں کہیں سوراخ بھی پڑ گئے ہیں اور ان
نقائص کے باعث عبارت کا مسلسل پڑھا جانا غیر ممکن ہے۔ یہ نسخہ ۱۰۹۱ھ میں مکتوب ہوا ہے
محمد علی جبل رودی[۱] نے اس کی کتابت کی ہے اس میں کوئی خصوصیت قابل ذکر نہیں ہے
دونوں مخطوطوں میں کاتبوں نے صحت اسماء کا بہت کم لحاظ رکھا ہے بعض جگہ سلسلہ
انساب میں اضافت اسم ترک کر دی ہے ولد و والد دونوں کے نام بلا فصل لکھ دئے ہیں مثلاً
عمر بن لیث۔ محمد بن تکش اور سعد بن زنگی کو عمر لیث۔ محمد تکش سعد زنگی لکھا ہے ان اغلاط
کی تا امکان تصحیح کر دی اور حسب موقع اضافت ابنیہ زیادہ کر کے اس ابہام کو بھی رفع کر دیا ہے
پہلے مخطوطے میں ایک ورق (۱۱ ، ۱۲) گم ہو گیا ہے۔ دوسرے مخطوطے میں جو مقدمہ

۱۔ محمد علی جبل رودی سلطان عبداللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ھ تا ۱۰۸۳ھ) کے زمانہ کا ممتاز مصنف ہے ۱۰۵۰ھ
میں ولایت سے گولکنڈہ آیا۔ پیشواے سلطنت امیر شمس الدین محمد بن خاتون کی فرمائش سے فارسی
امثال مدون کئے۔ اور ان کے تلمیحات کی توضیح و تشریح لکھ کر ایک ضخیم کتاب مرتب کی اور اس کا
نام جامع التمثیل رکھا۔ یہ کتاب ۱۲۹۱ھ میں بمبئی میں میرزا الحاج احمد بن ابراہیم کاشی کے اہتمام سے
طبع ہوئی ہے۔

اس میں یہ ورق شامل ہے۔ ہمارے مکرم پروفیسر محمد شفیع ایم اے پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور نے اسے پنجاب یونیورسٹی کے مخطوطے سے نقل کرا کے ارسال فرمایا جس کے باعث یہ نقص رفع ہو گیا۔ ہم ان کی اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دونوں مخطوطوں میں دیباچہ کی عبارت ابتدا سے فہرست ابواب تک کسی قدر مختلف ہے خصوصاً حمد و نعت میں صریحاً اختلاف ہے۔ لیکن نظام التواریخ کے جو مخطوطے انڈیا آفس اور وانتا کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں ان کے ساتھ دوسرے مخطوطے کی عبارت مطابق ہو جاتی ہے اس لئے ہم نے دیباچہ کے نقل کرنے میں آخر الذکر مخطوطہ کو ترجیح دی ہے۔

فہرست کتب

جن سے متن مطبوعہ کی تصحیح میں مدد لی گئی ہے

۱۔ تاریخ سنی ملوک الارض	حمزہ بن حسن الاصفہانی	طبع کلکتہ سنہ ۱۸۶۶ء
۲۔ الکامل	ابن اثیر الجزری	طبع مصر سنہ ۱۳۰۱ھ
۳۔ معجم البلدان	یاقوت الحموی	طبع مصر سنہ ۱۳۲۵ھ
۴۔ المختصر	ابو الفدا الحموی	طبع مصر سنہ ۱۳۰۶ھ
۵۔ زین الاخبار	عبدالحی گردیزی	طبع برلن سنہ ۱۹۲۸ء
۶۔ طبقات ناصری	منہاج الدین جوزجانی	طبع کلکتہ سنہ ۱۸۶۴ء
۷۔ تاریخ جہانگشاے	علاء الدین جوینی	طبع لندن سنہ ۱۹۱۱ء
۸ المعجم فی آثار ملوک العجم	فضل اللہ شیرازی	طبع لاہور سنہ ۱۸۹۲ء
۹ تاریخ بناکتی	فخر الدین بناکتی	نسخہ خطی
۱۰ تاریخ گزیدہ	حمد اللہ مستوفی	طبع لندن سنہ ۱۹۱۰ء
۱۱ نزہۃ القلوب	حمد اللہ مستوفی	طبع لندن سنہ ۱۳۳۱ھ

۱۲- فارس نامہ	ابن بلخی	طبع لندن ۱۳۳۹ھ
۱۳- روضۃ الصفا	میر خوند بلخی	طبع بمبئی ۱۲۷۰ھ
۱۴- حبیب السیر	غیاث الدین خوندمیر	طبع بمبئی ۱۲۷۰ھ
۱۵ نگارستان	احمد غفاری	طبع بمبئی ۱۲۷۵ھ
۱۶ ہفت اقلیم	امین احمد رازی	طبع کلکتہ ۱۹۱۶ء
۱۷ طبقات اکبری	نظام الدین احمد ہروی	طبع لکھنؤ ۱۲۹۲ھ
۱۸ منتخب التواریخ	عبدالقادر بدایونی	طبع لکھنؤ ۱۲۸۴ھ
۱۹ تاریخ فرشتہ	محمد قاسم فرشتہ	طبع لکھنؤ ۱۲۸۱ھ

(۴) متون مورخین عرب وعجم در احوال مصنف

من کتاب مرآۃ الجنان للامام عفیف الدین ابو عبداللہ اسعد الیافعی المتوفی ۷۶۷ھ

سنۃ ۶۹۲- توفی الامام اعلم علماء الاعلام ذو التصانیف المفیدۃ المحققۃ والمباحث المجیدۃ المدققۃ قاضی القضاۃ ناصر الدین عبد اللہ ابن الشیخ الامام قاضی القضاۃ امام الدین عمر ابن العلامۃ القاضی القضاۃ فخر الدین محمد ابن الامام صدر الدین علی القدوۃ الشافعی البیضاوی- تفقہ بابیہ وتفقہ والدہ بالعلامۃ مجیر الدین محمود بن ابی المبارک البغدادی الشافعی وتفقہ مجیر الدین بالامام معین الدین ابی سعید منصور بن عمر البغدادی وتفقہ ہو بالامام زین الدین حجۃ الاسلام ابی حامد الغزالی رحمہم اللہ تعالیٰ- قلت

ونسبة الغزالی فی الفقه الی الشافعی معروفته وکذالک نسبته
ونسبة اخیه الشیخ الامام احمد الغزالی فی التصوف معروفتان
وقد ذکرت مشایخ الحرفة فی کتاب نشر الریحان فی فضل المتحابین
فی الله الاخوان وللقاضی ناصرالدین المذکور مصنفات عدیدة
ومولفات مفیدة منها الغایته القصوی فی الفقه علی مذهب
الشافعی وله شرح المصابیح وتفسیر القران ومنهاج الوصول
الی علم الاصول فی اصول الفقه والطوالع فی اصول الدین وکذالک
المصباح وله المطالع فی المنطق وغیر ذلک مما شاع فی البلدان
وسارت به الرکبان وتحرج به ائمة کبار رحمهم الله تعالی رحمة الابرار

من کتاب طبقات الکبری للامام تاج الدین عبدالوهاب السبکی المتوفی ۷۷۱ھ

عبدالله بن عمر بن محمد بن ابوالخیر القاضی ناصرالدین البیضاوی
صاحب الطوالع والمصباح فی اصول الدین والغایته القصوی
فی الفقه والمنهاج فی اصول الفقه ومختصر الکشاف فی التفسیر
وشرح المصابیح فی الحدیث کان اماماً مبرزاً نظاراً صالحاً متعبداً
زاهداً ولی قضاء القضاة بشیراز ودخل تبریز وناظر بها و
صادف دخوله الیها مجلس درس قد عقد بها لبعض الفضلاء
فجلس القاضی ناصرالدین فی اخریات القوم بحیث لم یعلم به احد
فذکر المدرس نکتة زعم ان احداً من الحاضرین لایقدر علی
جوابها وطلب من القوم حلها والجواب عنها فان لم یقدروا فالحل
فقط فان لم یقدروا فاعادتها فلما انتهی من ذکرها شرع القاضی

ناصر الدين فی الجواب فقال له لا اسمع حتی اعلم انک فهمتها بین
اعادتها بلفظها او معناها فبهت المدرس وقال اعدها بلفظها
فاعادها ثم حلها وبین ان فی ترکیبها ایاها خللاً ثم اجاب عنها وقابلها
فی الحال بمثلها ودعا المدرس الی حلها فتعذر علیه ذلک
فاقامه الوزیر من مجلسه وادناه الی جانبه وساله من انت
فاخبره بانه البیضاوی وانه جاء فی طلب القضاء بشیراز فاکرمه
وخلع علیه فی یومه ورده وقد قضی حاجته

من کتاب مفتاح السعادة للمولی طاش کبری زاده خیر الدین احمد الرومی المتوفی سنه ۹۶۲ھ

الامام القاضی ناصر الدین ابو الخیر عبد الله بن عمر بن محمد بن علی
الشیرازی البیضاوی من قریة یقال لها البیضا من عمل شیراز
قال الاسنوی فی طبقات الشافعیه کان عالماً بعلوم کثیرة
صالحاً خیراً صنف التصانیف المشهورة فی انواع العلوم منها
مختصر الکشاف ومختصر الوسیط فی الفقه المسمی بالغایة والمنهاج
فی اصول الفقه والطوالع فی علم الکلام وتولی قضاء القضاة
باقلیمه وتوفی سنة احدی واربعین وستمائة وقال الصلاح
الصفدی مات بتبریز سنة خمس وثمانین وقال القاضی تاج الدین
السبکی فی طبقات الکبری کان اماماً مبرزاً نظاراً صالحاً الخ
وقال الصلاح الصفدی فی تاریخه قال لی الحافظ نجم الدین

سعید المدهلی توفی القاضی ناصر الدین البیضاوی سنة خمس
وثمانین وستمائة بتبریز ودفن بها وهو صاحب التصانیف
المشهورة البدیعة منها المنهاج فی الاصول وشرحه ایضًا
وشرح مختصر ابن حاجب فی الاصول وشرح الکافیة فی النحو
لابن الحاجب وشرح المنتخب فی الاصول للامام فخر الدین وشرح
المطالع فی المنطق۔

از کتاب تاریخ گزیدہ تصنیف حمد اللہ مستوفی در سنہ ۷۳۰ھ

القاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن علی البیضاوی تبریز در سنہ خمس و
ثمانین وست مائة درگذشت. تفسیر قاضی وشرح مصابیح وغایة القصوی ومنهاج
وطوالع ومصباح درکلام ومرصاد در اصول فقہ از مصنفات اوست۔

از کتاب حبیب السیر تصنیف امیر غیاث الدین خواند میر المتوفی ۹۴۱ھ

ودیگری از جملہ اعیان علماء اعلام واشراف فضلاء لازم الاحترام قاضی القضاة
ابو سعید ناصر الدین عبد اللہ البیضاوی با ارغون خان معاصر بود وہموارہ بدرس علوم
معقول ومنقول وتحقیق مسائل فروع واصول مشغولی می فرمود وپدر قاضی بیضاوی
امام الدین عمر بن فخر الدین محمد بن صدر الدین علی الشافعی است وآنجناب نزد والد خود
امام الدین تحصیل علوم دین فرمودہ بود وسند امام الدین بدو واسطہ بحجة الاسلام ابی حامد الغزالی
می رسد وقاضی ناصر الدین بیضاوی را مولفات مفیدہ ومصنفات پسندیدہ بسیار است
تفسیر قرآن وغایة القصوی وشرح مصابیح ومنہاج وطوالع ومطالع ومصباح ومرصاد
ونظام التواریخ از آنجملہ است انتقال قاضی ناصر الدین بیضاوی بمتنزہات عالم آخروی

بروایت شیخ جزری در سنہ خمس وثمانین وستمائۃ اتفاق افتادہ بقول امام یافعی آنحضرت
در سنہ اثنی وتسعین وستمائۃ دست داد

از کتاب ہفت اقلیم تصنیف امین احمد رازی در ۱۰۰۲ھ

ایضاً قاضی ناصرالدین است کہ ہموارہ بدرس علوم معقول ومنقول وتحقیق مسائل
فروع واصول مشغولی داشتہ۔ والد وی قاضی امام الدین عمر بن فخرالدین علی است کہ
بدہ واسطہ بحجۃ الاسلام ابوحامد الغزالی می پیوندد۔ وقاضی ناصرالدین مولفات پسندیدہ
بسیار دارد مثل تفسیر وغایۃ القصوری وشرح مصابیح ومنہاج ومتن طوالع ومطالع
ومصباح درکلام مرصاد در اصول فقہ وشرح تنبیہ در چہار مجلد وشرح منتخب وشرح
محصول۔ فوتش در شش صد وہشتاد یا نود ودو بودہ۔

(۵) تصحیحات وتنبیہات

جس وقت نظام التواریخ کی کتابت وطباعت کا کام شروع ہوا تو راقم الحروف
تاریخ سلطان محمد قطب شاہی کی تصحیح وتبیض میں مصروف تھا جس کی وجہ سے اسکی
کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور یہ کام میں نے اپنے ایک کارکن
کے تفویض کردیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متن کی قابل اطمینان تصحیح نہ ہوسکی اور اکثر جگہ
غلطیاں باقی رہ گئیں۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے آخر میں ایک غلط نامہ لگادیا گیا ہے
سوا اس کے انساب وسنین کی فہرستوں میں اسماء کی صحت کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے
ان کی جانب رجوع کرنے سے بھی متن کی اکثر غلطیاں بآسانی درست ہوجاتی ہیں۔

قاضی صاحب نے سلاطین غزنویہ کے بارہ نام شمار کئے ہیں۔ لیکن دیگر تاریخوں سے ان کی تعداد چودہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے انساب کے تحت میں چودہ نام درج کئے ہیں۔

ملوک دیالمہ سے اکثر بادشاہ یکے بعد دیگرے برسر حکومت نہیں ہوئے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے معاصر ہیں۔ اور وقت واحد میں ملک کے مختلف قطعات میں ان کی حکومت رہی ہے۔ اس کی توضیح کے لئے انساب وسنین کی فہرست ملاحظہ فرمائیے

قاضی صاحب نے ملوک سلاجقہ کے چودہ نام شمار کئے ہیں لیکن ان کی تفریق نہیں بیان کی ہے۔ ان میں سے پہلے چھ فرماں روا سلاجقہ اعظم کہلاتے ہیں۔ آخر کے (آٹھ) فرمانروا سلاجقہ کی اس شاخ سے تعلق رکھتے ہیں جس کی حکومت عراق میں قائم تھی۔

حکیم سید شمس اللہ قادری

اَنسَابُ وَسِنِیْن

ملوک عجم
آل فریدون
(۱) فریدون
سلم
تور
ایرج
دختر
زادشم
دختر
میشخوریار
پشنگ
افراسیاب
(۲) منوچهر
نودر
طہماسپ
نابـ
زو
(۱) کیقباد
گرشاسپ
شاہان کیانیہ
ملوک ہخامنشیہ
(۲) کیکاؤس
کیمش
سیاوش
فریبرز
طوس
(۳) کیخسرو
اروند
(۴) لہراسپ
(۵) گشتاسپ
اسفندیار
(۶) بہمن اردشیر
(۷) خمانی
(۸) داراب
(۹) دارا اصغر
اشک مورث اشکانیان
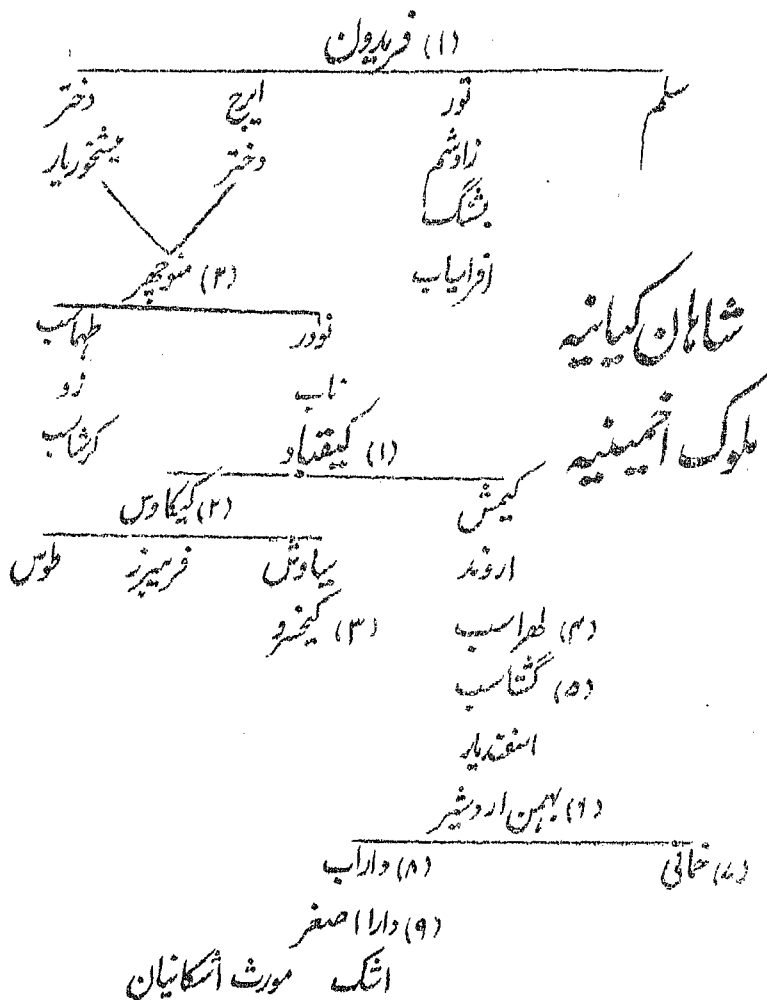
ملوک اشکانیہ

دارا اصغر

(۱) اشکان

(۲) اشک ✣

۳ شاپور بزرگ

۴ بہرام گودرز ✣

۵ بلاس

نرسی — ۶ ہرمز ✣

بلاس — ۷ بہروز یا فیروز

۹ خسرو — ۸ بلاس ✣

۱۰ خسرو — بلاسان ✣

۱۱ اردوان اول

اشغ

۱ اردوان دوم — ۲ خسرو — ۳ بلاس

۴ گودرز اول

۵ بیژن

۶ نرسی

۷ گودرز دوم

۸ اردوان سوم

ملوک ساسانیہ

سنہ ۲۳۱ء — سنہ ۶۵۱ء

نام	از	تا
۱ - اردشیر بابکان	سنہ ۲۳۱ء	سنہ ۲۴۵ء
۲ - شاپور اول بن اردشیر بزرگ	سنہ ۲۴۵ء	سنہ ۲۷۶ء
۳ - ہرمز اول بن شاپور اول	سنہ ۲۷۶ء	سنہ ۲۷۸ء
۴ - بہرام اول بن ہرمز	سنہ ۲۷۸ء	سنہ ۲۸۱ء
۵ - بہرام دوم بن بہرام اول	سنہ ۲۸۱ء	سنہ ۲۹۸ء
۶ بہرام سوم بن بہرام دوم	سنہ ۲۹۸ء	سنہ ۳۱۲ء
۷ - نرسی بن شاپور بزرگ	سنہ ۳۱۲ء	سنہ ۳۲۰ء
۸ - ہرمز دوم بن نرسی	سنہ ۳۲۰ء	سنہ ۳۲۸ء
۹ - شاپور دوم بن ہرمز دوم	سنہ ۳۲۸ء	سنہ ۴۰۰ء
۱۰ - اردشیر دوم بن ہرمز دوم	سنہ ۴۰۰ء	سنہ ۴۰۴ء
۱۱ - شاپور سوم بن شاپور دوم	سنہ ۴۰۴ء	سنہ ۴۰۹ء
۱۲ - بہرام چہارم بن ہرمز دوم	سنہ ۴۰۹ء	سنہ ۴۲۰ء
۱۳ - یزدجرد اول بن بہرام چہارم	سنہ ۴۲۰ء	سنہ ۴۴۲ء
۱۴ - بہرام گور پنجم بن یزدجرد اول	سنہ ۴۴۲ء	سنہ ۴۶۵ء
۱۵ - یزدجرد دوم بن بہرام گور	سنہ ۴۶۵ء	سنہ ۴۸۳ء
۱۶ - فیروز بن یزدجرد دوم	سنہ ۴۸۳ء	سنہ ۴۸۷ء
۱۷ بلاس بن فیروز	سنہ ۴۸۷ء	سنہ ۴۹۱ء
۱۸ قباد بن فیروز	سنہ ۴۹۱ء	سنہ ۵۳۴ء
۱۹ جاماسب بن فیروز	سنہ ۵۳۴ء	سنہ ۵۳۷ء
۲۰ خسرو نوشیروان بن قباد	سنہ ۵۳۷ء	سنہ ۵۷۷ء
۲۱ ہرمز سوم بن نوشیروان	سنہ ۵۷۷ء	سنہ ۵۸۸ء
۲۲ خسرو پرویز دوم بن ہرمز سوم	سنہ ۵۸۸ء	سنہ ۶۲۲ء
۲۳ شیرویہ بن خسرو پرویز	سنہ ۶۲۶ء	سنہ
۲۴ اردشیر سوم بن پرویز	سنہ ۶۲۶ء	سنہ ۶۲۷ء
۲۵ خسرو بن ارسلان	سنہ ۶۲۷ء	
۲۶ خسرو سوم بن قباد بن ہرمز سوم	سنہ ۶۲۷ء	سنہ ۶۲۹ء
۲۷ پوران دخت بنت پرویز	سنہ ۶۲۹ء	سنہ ۶۳۰ء
۲۸ پرویز خشنو شنبد	سنہ ۶۳۰ء	سنہ ۶۳۱ء
۲۹ آزرمی دخت بنت پرویز	سنہ ۶۳۱ء	
۳۰ فرخ زاد بن پرویز	سنہ ۶۳۱ء	
۳۱ - یزدجرد سوم بن شہریار بن پرویز	سنہ ۶۳۱ء	تا ۶۵۱ء

ملوک ساسانیہ

۱- اردشیر بابکان

۲- شاپور اول

۳ ہرمز اول

۴- بہرام اول

۵- بہرام دوم

۶ بہرام سوم

۷ نرسی

۸ ہرمز دوم

۹ شاپور دوم

۱۱ شاپور سوم

۱۰ اردشیر دوم

۱۲ بہرام چہارم

۱۳- یزدجرد اول

۱۴ بہرام گور پنجم

۱۵ یزدجرد دوم

۱۶ فیروز

۱۷ بلاس

۱۸ قباد

۱۹ جاماسب

۲۰ خسرو نوشیروان

۲۱ ہرمز سوم

۲۲ خسرو پرویز

قباد

۲۶ خسرو سوم

۲۸ پرویز خوشنو شبند

۲۳ شیرویہ

۲۴ اردشیر سوم

۲۷ پوران دخت

۲۹ آزرمی دخت

۳۰ فرخ زاد

شہریار

۳۱ یزدجرد سوم
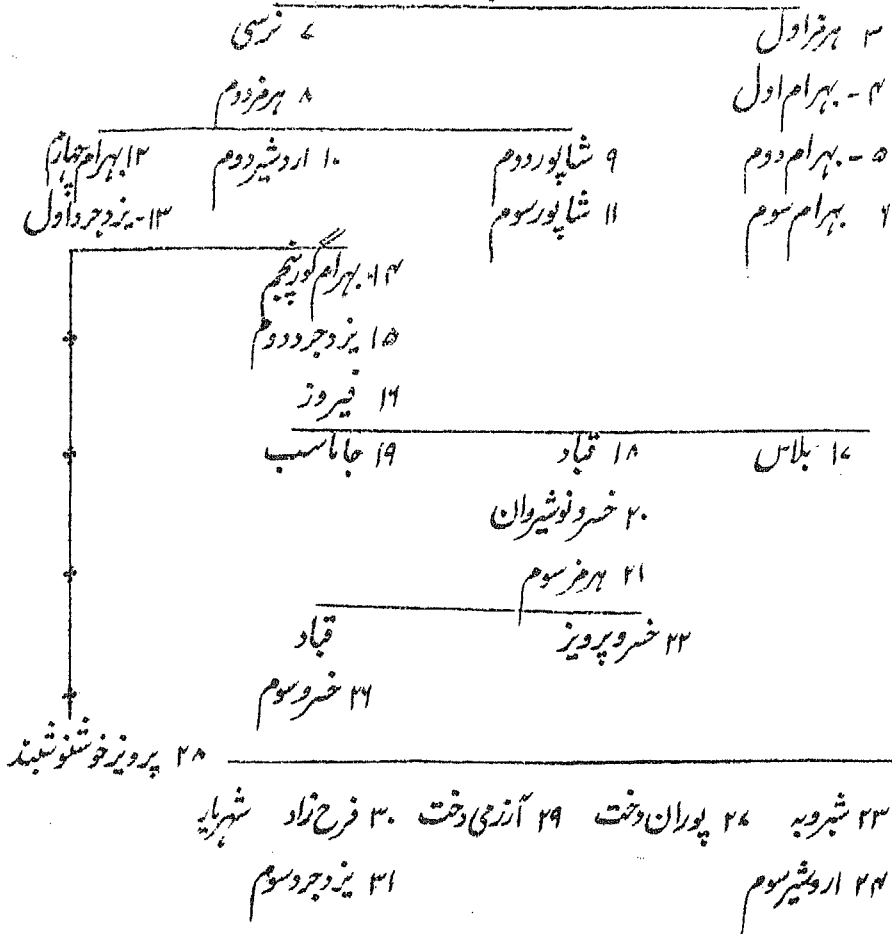
خلفاے اربعہ

۱۔ امیرالمومنین ابوبکر الصدیق رضہ	سنہ ۱۱ھ	سنہ ۱۳ھ
۲۔ امیرالمومنین عمر الفاروق رضہ	سنہ ۱۳ھ	سنہ ۲۳ھ
۳۔ امیرالمومنین عثمان ذوالنورین رضہ	سنہ ۲۳ھ	سنہ ۳۵ھ
۴۔ امیرالمومنین علی المرتضیٰ رضہ امام اول	سنہ ۳۵ھ	سنہ ۴۰ھ

ائمہ اثنی عشر

	ولادت	وفات
۱۔ حسن بن علی المرتضیٰ — امام دوم	سنہ ۳ھ	سنہ ۴۹ھ
۲۔ حسین بن علی المرتضیٰ — امام سوم	سنہ ۴ھ	سنہ ۶۱ھ
۳۔ السجاد زین العابدین علی بن حسین — امام چہارم	سنہ ۳۶ھ	سنہ ۹۴ھ
۴۔ الباقر محمد بن علی بن حسین — امام پنجم	سنہ ۶۵ھ	سنہ ۱۱۷ھ
۵۔ الصادق جعفر بن محمد بن علی بن حسین — امام ششم	سنہ ۸۳ھ	سنہ ۱۴۸ھ
۶۔ الکاظم موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین — امام ہفتم	سنہ ۱۲۸ھ	سنہ ۱۸۳ھ
۷۔ الرضا علی بن موسیٰ بن جعفر الصادق — امام ہشتم	سنہ ۱۵۱ھ	سنہ ۲۰۳ھ
۸۔ التقی محمد بن علی الرضا — امام نہم	سنہ ۱۹۵ھ	سنہ ۲۲۰ھ
۹۔ النقی علی بن محمد التقی — امام دہم	سنہ ۲۲۴ھ	سنہ ۲۵۴ھ
۱۰۔ العسکری حسن بن علی النقی — امام یازدہم	سنہ ۲۳۲ھ	سنہ ۲۶۰ھ
۱۱۔ المہدی محمد بن حسن العسکری — امام دوازدہم	سنہ ۲۵۵ھ	سنہ ۲۶۴ھ

مقام سامرہ
غائب ہو گئے

خلفائے اربعہ رض

شجرۂ قریش

- غالب
  - لوی
    - کعب
      - مرہ
        - کلاب
          - قصی
            - عبدالمناف
              - عبدالشمس
                - امیہ
                  - ابی العاص
                    - عفان
                      - عثمان ذوالنورین
                        - امیر المومنین
                        - خلیفہ سوم
                  - حرب
                    - ابوسفیان
                      - معاویہ
                        - مورث خلفائے بنی امیہ
              - ہاشم
                - عبدالمطلب
                  - ابوطالب
                    - علی المرتضیٰ
                      - امیر المومنین
                      - خلیفہ چہارم
        - تیم
          - سعد
            - کعب
              - عامرہ
                - عثمان
                  - ابوبکر الصدیق
                    - امیر المومنین
                    - خلیفہ اول
      - عدی
        - زراح
          - قرط
            - عبداللہ
              - ریاح
                - عبدالعزی
                  - نفیل
                    - خطاب
                      - عمر الفاروق
                        - امیر المومنین
                        - خلیفہ دوم

ائمہ اثنا عشرؑ

ہاشم

عبدالمطلب

عبداللہ	ابوطالب	عباس
محمد رسول اللہ	علی المرتضیٰ	عبداللہ
	امام اول	علی
فاطمہ الزہراؑ	خلیفہ چہارم	محمد

۲ حسنؑ	۳ حسینؑ	سفاح	منصور
		ابوالعباس عبداللہ	ابوجعفر عبداللہ

خلفائے بنی عباس

۴ علی زین العابدینؑ
۵ محمد باقرؑ
۶ جعفر صادقؑ

۷ موسیٰ کاظمؑ	اسمٰعیل
۸ علی رضاؑ	محمد

۹ محمد تقیؑ
۱۰ علی نقیؑ
۱۱ حسن عسکریؑ
۱۲ محمد مہدیؑ

خلفائے بنی امیہ

سنہ ۴۱ھ — سنہ ۱۳۲ھ

۱ - معاویہ بن ابی سفیان	سنہ ۴۱ھ	سنہ ۶۰ھ	۷ - عمر بن عبدالعزیز بن مروان	سنہ ۹۹ھ	سنہ ۱۰۱ھ
۲ - یزید اول بن معاویہ	سنہ ۶۰ھ	سنہ ۶۴ھ	۸ - یزید دوم بن عبدالملک	سنہ ۱۰۱ھ	سنہ ۱۰۵ھ
۳ - مروان اول بن الحکیم	سنہ ۶۴ھ	سنہ ۶۵ھ	۹ - ہشام بن عبدالملک	سنہ ۱۰۵ھ	سنہ ۱۲۵ھ
۴ - عبدالملک بن مروان	سنہ ۶۵ھ	سنہ ۸۶ھ	۱۰ ولید دوم بن یزید دوم	سنہ ۱۲۵ھ	سنہ ۱۲۶ھ
۵ - ولید اول بن عبدالملک	سنہ ۸۶ھ	سنہ ۹۶ھ	۱۱ یزید سوم بن ولید اول	سنہ ۱۲۶ھ	
۶ سلیمان بن عبدالملک	سنہ ۹۶ھ	سنہ ۹۹ھ	۱۲ ابراہیم بن ولید اول	سنہ ۱۲۶ھ	سنہ ۱۲۷ھ

۱۳ - مروان دوم بن محمد بن مروان سنہ ۱۲۷ھ سنہ ۱۳۲ھ

خلفائے بنی امیہ

امیہ

حرب — ابوالعاص

ابوسفیان — حکم

۱ - معاویہ اول — ۳ مروان

۲ یزید اول

عبدالعزیز — ۴ عبدالملک — محمد

۷ عمر

۵ ولید اول — ۶ سلیمان — ۸ یزید — ۹ ہشام

۱۱ یزید سوم — ۱۲ ابراہیم — ۱۰ ولید دوم

۱۳ مروان

خلفائے بنی عباس

۱۔ السفاح ابوالعباس عبداللہ سنہ ۱۳۲ھ سنہ ۱۳۶ھ
۲۔ المنصور ابوجعفر عبداللہ سنہ ۱۳۶ھ سنہ ۱۵۸ھ
۳۔ المہدی ابوعبداللہ محمد بن المنصور سنہ ۱۵۸ھ سنہ ۱۶۹ھ
۴۔ الہادی ابومحمد موسیٰ بن المہدی سنہ ۱۶۹ھ سنہ ۱۷۰ھ
۵۔ الرشید ابوجعفر ہارون بن الہادی سنہ ۱۷۰ھ سنہ ۱۹۳ھ
۶۔ الامین محمد بن الہارون سنہ ۱۹۳ھ سنہ ۱۹۸ھ
۷۔ المامون ابوالعباس عبداللہ بن الہارون سنہ ۱۹۸ھ سنہ ۲۱۸ھ
۸۔ المعتصم ابوالحسن محمد بن الہارون سنہ ۲۱۸ھ سنہ ۲۲۷ھ
۹۔ الواثق ابوجعفر ہارون بن المعتصم سنہ ۲۲۷ھ سنہ ۲۳۲ھ
۱۰۔ المتوکل ابوالفضل جعفر بن المعتصم سنہ ۲۳۲ھ سنہ ۲۴۷ھ
۱۱۔ المستنصر ابوجعفر محمد بن المتوکل سنہ ۲۴۷ھ سنہ ۲۴۸ھ
۱۲۔ المستعین ابوالعباس احمد بن محمد بن المعتصم سنہ ۲۴۸ھ سنہ ۲۵۱ھ
۱۳۔ المعتز ابوعبداللہ زبیر بن المتوکل سنہ ۲۵۱ھ سنہ ۲۵۵ھ
۱۴۔ المہتدی ابواسحٰق محمد بن الواثق سنہ ۲۵۵ھ سنہ ۲۵۶ھ
۱۵۔ المعتمد ابوالعباس احمد بن المتوکل سنہ ۲۵۶ھ سنہ ۲۷۹ھ
۱۶۔ المعتضد ابوالعباس احمد بن طلحہ بن المتوکل سنہ ۲۷۹ھ سنہ ۲۸۹ھ
۱۷۔ المکتفی ابوعلی محمد بن المعتضد سنہ ۲۸۹ھ سنہ ۲۹۵ھ
۱۸۔ المقتدر ابوالفضل جعفر بن المعتضد سنہ ۲۹۵ھ سنہ ۳۲۰ھ
۱۹۔ القاہر ابومنصور محمد بن المعتضد سنہ ۳۲۰ھ سنہ ۳۲۲ھ
۲۰۔ الراضی ابوالعباس محمد بن المقتدر سنہ ۳۲۲ھ سنہ ۳۲۹ھ
۲۱۔ المتقی ابواسحٰق ابراہیم بن المقتدر سنہ ۳۲۹ھ سنہ ۳۳۳ھ
۲۲۔ المستکفی ابوالقاسم عبداللہ بن المکتفی سنہ ۳۳۳ھ سنہ ۳۳۴ھ
۲۳۔ المطیع ابوالقاسم فضل بن المقتدر سنہ ۳۳۴ھ سنہ ۳۶۳ھ
۲۴۔ الطائع ابوبکر عبدالکریم بن المطیع سنہ ۳۶۳ھ سنہ ۳۸۱ھ
۲۵۔ القادر ابوالعباس احمد بن اسحٰق بن المقتدر سنہ ۳۸۱ھ سنہ ۴۲۲ھ
۲۶۔ القائم ابوجعفر عبداللہ بن القادر سنہ ۴۲۲ھ سنہ ۴۶۷ھ
۲۷۔ المقتدی ابوالقاسم عبداللہ بن القائم سنہ ۴۶۷ھ سنہ ۴۸۷ھ
۲۸۔ المستظہر ابوالعباس احمد بن المقتدی سنہ ۴۸۷ھ سنہ ۵۱۲ھ
۲۹۔ المسترشد ابومنصور فضل بن المستظہر سنہ ۵۱۲ھ سنہ ۵۲۹ھ
۳۰۔ الراشد ابومنصور جعفر بن المسترشد سنہ ۵۲۹ھ سنہ ۵۳۰ھ
۳۱۔ المقتفی ابوعبداللہ محمد بن المستظہر سنہ ۵۳۰ھ سنہ ۵۵۵ھ
۳۲۔ المستنجد ابوالمظفر یوسف بن المقتفی سنہ ۵۵۵ھ سنہ ۵۵۶ھ
۳۳۔ المستضی ابومحمد حسن بن المستنجد سنہ ۵۶۶ھ سنہ ۵۷۵ھ
۳۴۔ الناصر ابوالعباس احمد بن المستضی سنہ ۵۷۵ھ سنہ ۶۲۲ھ
۳۵۔ الظاہر ابونصر محمد بن الناصر سنہ ۶۲۲ھ سنہ ۶۲۳ھ
۳۶۔ المستنصر ابوجعفر منصور بن الظاہر سنہ ۶۲۳ھ سنہ ۶۴۰ھ
۳۷۔ المستعصم ابومحمد عبداللہ بن المستنصر سنہ ۶۴۰ھ سنہ ۶۵۶ھ

خلفائے بنی عباس

عباس

عبداللہ

علی

محمد

ابراہیم — ۱۔ السفاح — ۲۔ المنصور

۳۔ المہدی

۴۔ الہادی

۵۔ الرشید

۸۔ المعتصم — ۷ المامون — ۶ الامین

۹ الواثق — ۱۰ المتوکل — محمد

۱۴ المہتدی — ۱۲ المستعین

۱۱ المستنصر — ۱۳ المعتز — ۱۵ المعتمد — ابواحمد طلحہ

۱۶ المعتضد

۱۷ المکتفی — ۱۸ المقتدر — ۱۹ القاہر

۲۲ المستکفی

اسحق — ۲۰ الراضی — ۲۱ المتقی — ۲۳ المطیع

۲۵ القادر — ۲۴ الطائع

۲۶ القائم

۲۷ المقتدی

۲۸ المستظہر

ملوک صفاریہ

۱- یعقوب بن لیث	سنہ ۲۵۴ھ	سنہ ۲۶۵ھ
۲ عمرو بن لیث	سنہ ۲۶۵	سنہ ۲۸۷
۳ طاہر بن محمد بن عمرو	سنہ ۲۸۷	سنہ ۲۹۰ھ

ملوک سامانیہ

۱- اسمٰعیل بن احمد	سنہ ۲۷۹	سنہ ۲۹۵ھ
۲ احمد بن اسمٰعیل	سنہ ۲۹۵	سنہ ۳۰۱
۳ نصر بن احمد	سنہ ۳۰۱	سنہ ۳۳۱
۴ نوح بن نصر	سنہ ۳۳۱	سنہ ۳۴۳
۵ عبدالملک بن نوح	سنہ ۳۴۳	سنہ ۳۵۰
۶ منصور اول بن نوح اول	سنہ ۳۵۰	سنہ ۳۶۶
۷ نوح دوم بن منصور	سنہ ۳۶۶	سنہ ۳۸۷
۸ منصور دوم بن نوح دوم	سنہ ۳۸۷	سنہ ۳۸۹
۹ عبدالملک بن نوح دوم	سنہ ۳۸۹	سنہ ۳۹۰
۱۰ اسمٰعیل بن نوح دوم	سنہ ۳۹۰	سنہ ۳۹۳

ملوک سامانیہ

احمد

۱ اسمٰعیل

۲ احمد

۳ نصر

۴ نوح اول

۵ عبدالملک اول — ۶ منصور اول

۷ نوح دوم

۸ منصور دوم — ۹ عبدالملک دوم — المنتصر اسمٰعیل

ملوک غزنویہ

۱	محمود بن سبکتگین	سنہ ۳۸۷ سنہ ۴۲۱
۲	محمد بن محمود	سنہ ۴۲۱ سنہ
۳	مسعود اول نصر الدولہ بن محمود	سنہ ۴۲۱ سنہ ۴۳۲
۴	محمد بن محمود مکرر	سنہ ۴۳۲ سنہ ۴۳۲
۵	مودود بن مسعود	سنہ ۴۳۲ سنہ ۴۴۱
۶	مسعود ثانی بن مودود	سنہ ۴۴۱
۷	علی بن بہاء الدولہ مسعود اول	سنہ ۴۴۱
۸	عبد الرشید بن محمود	سنہ ۴۴۱ سنہ ۴۴۴
۹	فرخ زاد بن جمال الدولہ	سنہ ۴۴۴ سنہ ۴۵۰
۱۰	ابراہیم ظہیر الدولہ بن مسعود	سنہ ۴۵۰ سنہ ۴۹۲
۱۱	مسعود سوم بن ابراہیم	سنہ ۴۹۲ سنہ ۵۰۸
۱۲	شیرزاد بن مسعود	سنہ ۵۰۹
۱۳	ارسلان شاہ بن سلطان الدولہ مسعود	سنہ ۵۰۸ سنہ ۵۱۲
۱۴	بہرام شاہ	سنہ ۵۱۲ سنہ ۵۴۷
۵	خسرو شاہ معز الدولہ	سنہ ۵۴۷ سنہ ۵۵۵

ملوک غزنویہ

سبکتگین

نصر — محمود — یوسف

محمد عماد الدولہ — مسعود اول — عبد الرشید

احمد

مودود — علی — فرخ زاد — ابراہیم

مسعود دوم — مسعود سوم

شیرزاد — ارسلان — بہرام شاہ

خسرو شاہ

ملوک دیالمہ

۱۔ عماد الدولہ علی سنہ ۳۲۲ سنہ ۳۳۸	۱۰ شرف الدولہ ابو الفوارس سنہ ۳۷۲ سنہ ۳۷۹
۲۔ رکن الدولہ حسن سنہ ۳۲۳ سنہ ۳۶۶	۱۱ صمصام الدولہ ابو کالیجار مرزبان سنہ ۳۷۲ سنہ ۳۸۸
۳۔ معز الدولہ احمد سنہ ۳۳۴ سنہ ۳۵۶	۱۲ بہاء الدولہ ابو نصر خسرو سنہ ۳۷۹ سنہ ۴۰۳
۴۔ عضد الدولہ ابو شجاع فنا خسرو سنہ ۳۳۸ سنہ ۳۷۲	۱۳ سلطان الدولہ سنہ ۴۰۳ سنہ ۴۱۵
۵۔ عز الدولہ علی سنہ ۳۶۷	۱۴ مشرف الدولہ سنہ ۴۱۱ سنہ ۴۱۶
۶ موید الدولہ سنہ ۳۶۶ سنہ ۳۷۳	۱۵ عز الملوک ابو کالیجار مرزبان سنہ ۴۱۵ سنہ ۴۴۰
۷ عز الدولہ بختیار سنہ ۳۵۶ سنہ ۳۶۷	۱۶۔ الملک الرحیم ابو نصر خسرو فیروز سنہ ۴۴۰ سنہ ۴۵۰
۸ فخر الدولہ ابو الحسن علی سنہ ۳۷۳ سنہ ۳۸۷	۱۷۔ ابو منصور فولاد ستون سنہ ۴۴۰ سنہ ۴۴۸
۹ مجد الدولہ ابو طالب رستم سنہ ۳۸۷ سنہ ۴۲۰	۱۸۔ ابو علی کیخسرو سنہ ۴۴۱ سنہ ۴۸۷

ملوک دیالمہ

بویہ

۱۔ عماد الدولہ علی — ۲ رکن الدولہ حسن — ۳ معز الدولہ احمد

۷ عز الدولہ بختیار

۴ عضد الدولہ خسرو — ۵ عز الدولہ علی — ۶ موید الدولہ — ۸ فخر الدولہ علی

مجد الدولہ رستم — شمس الدولہ محمد — عز الدولہ

شرف الدولہ — صمصام الدولہ — بہاء الدولہ

جلال الدولہ — مشرف الدولہ — سلطان الدولہ

عز الملوک ابو کالیجار مرزبان

ابو نصر خسرو — فولاد ستون — ابو علی کیخسرو

ملوک سلجوقیہ

۱۔ رکن الدین ابوطالب طغرل بک سنہ ۴۲۹ھ تا سنہ ۴۵۵ھ
۲۔ عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان سنہ ۴۵۵ھ تا سنہ ۴۶۵ھ
۳۔ معزالدین ابوالفتح ملک شاہ سنہ ۴۶۵ھ تا سنہ ۴۸۵ھ
۴۔ رکن الدین ابوالمظفر برکیارق سنہ ۴۸۵ھ تا سنہ ۴۹۸ھ
۵۔ غیاث الدین محمد سنہ ۴۹۸ھ تا سنہ ۵۱۱ھ
۶۔ معزالدین ابوالحرث سنجر سنہ ۵۱۱ھ تا سنہ ۵۵۲ھ
۷۔ مغیث الدین ابوالقاسم محمود سنہ ۵۱۱ھ تا سنہ ۵۲۵ھ
۸۔ رکن الدین طغرل سنہ ۵۲۵ھ تا سنہ ۵۲۶ھ
۹۔ غیاث الدین ابوالفتح مسعود سنہ ۵۲۶ھ تا سنہ ۵۴۷ھ
۱۰۔ مغیث الدین ابوالفتح ملکشاہ سنہ ۵۴۷ھ
۱۱۔ غیاث الدین ابوشجاع محمد سنہ ۵۴۸ھ تا سنہ ۵۵۴ھ
۱۲۔ معزالدین ابوالحارث سلیمان شاہ سنہ ۵۵۵ھ
۱۳۔ رکن الدین ارسلان بن محمد سنہ ۵۵۶ھ تا سنہ ۵۷۳ھ
۱۴۔ مغیث الدین طغرل سنہ ۵۷۳ھ تا سنہ ۵۹۰ھ

ملوک سلجوقیہ

سلجوق
میکائیل
طغرل — چغر
الپ ارسلان
ملک شاہ
برکیارق — سنجر
محمود — طغرل — مسعود
ملک شاہ — مسعود — محمد
سلیمان شاہ
ارسلان
طغرل

آتابکان سلغریہ

۱- مظفر الدین سنقر	سنہ ۵۴۳ سنہ ۵۵۶	۶- مظفر الدین ابوبکر	سنہ ۶۲۳ سنہ ۶۵۸
۲- مظفر الدین زنگی	سنہ ۵۵۶ سنہ ۵۷۱	۷ مظفر الدین سعد	سنہ ۶۵۸
۳- مظفر الدین تکلہ	سنہ ۵۷۱ سنہ ۵۹۱	۸ مظفر الدین محمد	سنہ ۶۵۸ سنہ ۶۶۰
۴- مظفر الدین طغرل	سنہ ۵۷۳	۹ مظفر الدین	سنہ ۶۶۰
۵- مظفر الدین سعد	سنہ ۵۹۱ سنہ ۶۲۳	۱۰ مظفر الدین سلجوق شاہ	سنہ ۶۶۰ سنہ ۶۶۲

۱۱- مظفر الدین آبش سنہ ۶۶۲ سنہ ۶۸۶

آتابکان سلغریہ

مودود

۱- سنقر ۔۔۔ ۲- زنگی

۴- طغرل ۔۔۔ ۳- تکلہ ۔۔۔ ۵- سعد

۶- ابوبکر ۔۔۔ ۸ محمد ۔۔۔ سلغر

۷- سعد

۱۱- ابش خاتون ۔۔۔ ۱۰- سلجوق ۔۔۔ ۹ محمد

شاہان خوارزم شاہیہ

۱- خوارزم شاہ محمد	سنہ ۴۹۰ سنہ ۵۲۱	۴ سلطان شاہ بن ارسلان	سنہ ۵۵۳
۲- خوارزم شاہ اتسز	سنہ ۵۲۱ سنہ ۵۵۱	۵ سلطان علاء الدین تکش	سنہ ۵۶۸ سنہ ۵۹۶
۳ ارسلان بن اتسز	سنہ ۵۵۱ سنہ ۵۶۸	۶ سلطان محمد بن تکش	سنہ ۵۹۶ سنہ ۶۱۷

۷- سلطان جلال الدین بن محمد سنہ ۶۱۷ سنہ ۶۲۸

شاہان خوارزم شاہیہ

نوشتگین

۱ محمد

۲ اتسز

۳ ارسلان

۴ سلطان شاہ ۔۔۔ تکش

ا

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد و ثنا و آفرین بی منتها آفریدگاری را که بیک امر کن عالم ارواح و اشباح پیدا کرد و اجرام فلکی و اجسام عنصری از عدم بفضای وجود آورد. صانعی که طباق افلاک برافراشت و بساط خاک را بازهار و انوار بیاراست. قادری که از صخره صما گل رعنا برویانید و در تضاعیف سحاب آتش و آب تعبیه گردانید. و بر صفحات لعاب صورت جانوران بنگاشت. و آدمی زاد را بزیور عقل و زینت نطق اختصاص داد. تا بدان تاج کرامت و خلعت خلافت یافت. و او را از نتایج الوان و موالید ارکان برگزید. و زمین و زمان را در ربقهٔ تسخیر ایشان کشید. و درود بی شمار بر پیغمبر محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم که جهانیان را از هاویهٔ بطالت و ضلالت برهانید. و بر آنانی که وی را یاری کردند و ما را راه نمودند.

اما بعد چنین گوید امام معظم عالم و فاضل ناصر الحق و الدین ابو سعید عبد الله بن قاضی القضات المغفور امام الدین ابو القاسم عمر بن امام السعید فخر الدین ابی الحسن علی البیضاوی که این مختصریست مشتمل بر ذکر مشاهیر انبیا و سلاطین عظام و ملوک کرام و شطری از احوال ایشان بر وجه ایجاز چنانک خوانند؁ طول نباشد و آنچه این علم را لابد است تمامت ایراد کرده آمد و این را از تاریخهای معتبر فراهم آوردم و نظام التواریخ نام کردم و دران سلسله حکام و ملوک ایران زمین که طول آن از فرات ست تا بجیحون بلک از دیار غرب تا حد و خجند چنانک یاد کرده اند من الآن آدم علیه السلام الی یومنا هذا و هو الحادی و العشرون فی شهر الله الحرام المحرم سنه اربع

وسبعین وستمائة من الهجرة النبویه برسبیل اتصال آوردم وآن را بر چهار قسم نهادم۔ وبزبان فارسی ساختم تا فواید آن عام تر باشد۔ والله سبحانه هو الموفق والهادی۔

وهذا فهرست الکتاب

قسم اوّل در بیان احوال انبیاء واوصیا وحکّامی که از ابتدار دور آدم تا آخر نوح علیه السلام بوده اند عدد ایشان ده تن بوده اند مدت ایشان قریب دو هزار وپانصد سال.

قسم دوم اندر تعداد ملوک فرس۔ وشرح احوال ایشان باضحاک علوانی وافراسیاب تورانی واسکندر یونانی وانطیخس رومی هفتاد وسه تن مدت ملک ایشان چهار هزار دوصد وهشتاد ویک سال وچند ماه ست۔

قسم سیوم درشرح حال خلفاء وایمه اسلام رضی الله عنهم عدد ایشان پنجاه وپنج مدت خلافت ایشان ششصد وپنجاه سال۔

قسم چهارم اندر اخبار سلاطین عظام وملوک کرام که در ایام خلفاء بنی عباس باستقلال واستبداد در ممالک ایران بادشاهی کرده اند وایشان هشت طایفه اند عدد ایشان هفتاد وهشت مدت ملک ایشان من وقت خروج یعقوب بن اللیث الی یومنا چهار صد وبیست۔

قسم اوّل

دربیان احوال وشرح آثار انبیاء و اصفیا و اوصیاء و حکامی کہ از اوّل دور آدم تا آخر ایام نوح بوده اند

عدد ایشان ده تن و مدت ایشان قریب دو هزار و پانصد سال

آدم صفی الله علیه السّلام	شیث بن آدم
انوش بن شیث	قینان بن انوش
مهلائیل بن قینان	یرد بن مهلائیل
اخنوخ بن یرد و هو ادریس علیه السّلام	متوشلخ بن اخنوخ
لمک بن متوشلخ	نوح بن لمک علیه السّلام

آدم صفی الله علیه السّلام

علمای تواریخ آورده اند که آدم و حوا علیهما السّلام چون از عالم علوی بعالم سفلی نقل کردند و از بهشت باقی بدین جهان فانی پیوستند و بزمین هند فرود آمدند و آنجا که مقام ساختند و نهصد و چند سال زیستند و حواهی نوبت که آبستن شدی پسری و دختری آوردی و ماده هر بطنی با نر بطن دیگر دادی پس خواست که توام قابیل در ربقهٔ نکاح هابیل آرد و قابیل با وی میل داشت و مانع گشت و او را هلاک کرد و هابیل بیست ساله بود و قابیل بیست و پنج ساله و سنت قتل در بنی آدم نهاد

و آدم علیه السّلام بداغ فراق سوخته شد و متحیر و مبتلا در جهان می گردید و بزبان سریانی شعری بخواند که ترجمه آن انیست شعر

تغیرت البلاد و من علیها — و وجه الارض مغبر قبیح
تغیر کل ذی لون و طعم — و قل بشاشته الوجه الملیح

تا باری تعالی شیث بوی داد بدان تسلّی گشت۔

چون سال وی از نهصد بگذشت یازده روز مریض شد پس بجوار حق پیوست و حوا بعد از وی سالی دیگر بزیست و هر دو را در زمین هند دفن کردند، و گویند بکوه ابوقبیس و طایفه گویند که نوح علیه السّلام بوقت طوفان اجزا ایشان برداشت با خود و بعد از زوال آن بزمین بیت المقدس دفن کرد و قصه آفرینش وی و سجده ملائکه و وسوسه ابلیس و اخراج ایشان از بهشت مشهور است و در قرآن مجید مذکور، و آن از شرح مستغنی و هی خلیفة الله۔

شیث بن آدم

آدم چون اجلش در رسید، و خطاب ارجعی بگوش هوش شنید، شیث را وصی کرد و همگیان را بطاعت و متابعت او فرمود، و باری تعالی او را خلعت رسالت داد، و تاج نبوت بر تارک میمونش نهاد، و مدت چهل دو سال عالم را بانوار شرع و آثار عدل منور و مزین گردانید، و سالش به نهصد و دوازده سال کشید، عمرش بفرجام رسید، و در جوار آدم نیس دفن کردند۔

انوش بن شیث

چون شیث آثار ضعف و انکسار در خود بدید، انوش را وصی گردانید، و ریاست اولاد آدم با و داد، و زمام امور ریاست در قبضه تصرف وی نهاد، و برعایت رعیت وصیت فرمود پس قریب ششصد سال بدان قیام نمود آنگاه عمرش سپری شد و گویند عمرش هم نهصد بود۔

قینان بن انوش

بحکم وصیت برجای پدر بایستاد، و بامر اسم پیشوائی و سرداری قیام نمود، و هیچ قدر از متابعت و اقتفار آثار آبار بزرگوار تجاوز و انحراف نکرد، و قریب نود و پنج ساله دران بسر برد، و در وقت وفات پسر بزرگ ترین را عقد وصایت و عهد ولایت استوار کرد، و درگذشت و گویند عمر او نهصد و ده سال بوده است۔

مهلائیل بن قینان

در زمان او بنی آدم بسیار شدند، و از انبوهی در زحمت بودند، بس مهلائیل ایشان را در اقطار زمین متفرق گردانید، و خود با ولاد شیث علیه السّلام بزمین بابل آمد و شهر سوس ساخت و بابل نیز گویند که وی آباد کرده است، و پیش از وی شهر نساخته بودند، و ماوای بنی آدم در مغارها و بیشه ها بودند نهصد و بست و شش سال بزیست، و یرد را وصی کرد، و درگذشت و در بعضی تواریخ آورده اند که عمر او هشتصد و نود و پنج سال بود۔

یرد بن مهلائیل

بعد از پدر خلافت وی قیام نمود، و او را فرزند بسیار بودند، و از ایشان یکی اخنوخ بود و مدت عمر او نهصد و شصت و دو سال بود و در آخر عمر اخنوخ را وصی کرد۔

اخنوخ بن یرد

چنین گویند که در ایام یرد بتها ساختند و به عبادت آن مشغول شدند، بس باری تعالی باخنوخ که او را ادریس گویند، وحی فرستاد، تا مردمان را دعوت کند و از بت پرستی باز دارد،

وچنین گویند که سنت جهاد وحی بنهاد که با اولاد قابیل مقابله کرد و زنان و کودکان ایشان را برده آورد و استنباط خیاطت او کرده است، وچون سیصد و شصت پنج سال از عمر او بگذشت باری تعالی او را بآسمان برد، و آنجاست۔

متوشلخ بن اخنوخ

مرد موحد بود و بسیاری بواسطۂ ارشاد او از بت پرستی تبرّا نمودند،

نوح بن لمک

چنین گویند ابن عباسؓ که چون عمر نوح به چهارصد و هشتاد سال رسید، او را وحی آمد و مدت صد و بیست سال دعوت خلق کرد، و درین مدت هشتاد تن بوی ایمان آوردند، پس باری تعالی طوفان فرستاد، او باین هشتاد تن در کشتی نشستند و خلاص یافتند، و بعد از طوفان سیصد سال دیگر بزیست، و ازین هشتاد تن سه تن پسر نوح بودند، سام و حام و یافث سام پدر ایرانیان و اہل عجم حام پدر ہندیان و زنگیان و حبشیان و بربریان۔ و یافث پدر ترکان و باقی اولاد شیث علیه السّلام بودند، او را پسر دیگر بود یام نام او کافر بود، در طوفان ہلاک شد، و چنین گویند که این جمعے که با نوح بودند ایشان نیز بعد از طوفان وفات یافتند و نوح با این سه پسر بماند و انتشار بنی آدم بعد از طوفان با این سه تن است والعلم عند اللہ۔

قسم دوم

در ذکر ملوک فارس و مشاهیر انبیاء و اکابر علماء که در ایام ایشان بوده اند

اتفاق ست که جمله ملوک فرس چهار طبقه اند همه از یک اصل و عدد ایشان با ضحاک علوانی و افراسیاب تورانی هفتاد و یک تن و مدت ملک ایشان تا روزگار فطیخس رومی چهار هزار و صد و هشتاد و یک سال و چند ماه بوده طبقات ایشان این ست۔

طبقهٔ اول پیشدادیان با ضحاک و افراسیاب یازده تن مدت ملک ایشان دو هزار و پانصد و شصت و هشت سال۔

طبقهٔ دوم کیانیان عدد ایشان نه تن مدت ملک ایشان هفصد و سی و هشت سال

طبقهٔ سیوم اشغانیان عدد ایشان بیست تن مدت ملک ایشان چهار صد و بیست و سه سال۔

طبقهٔ چهارم ۔ساسانیان عدد ایشان سی و یک بادشاه مدت ملک ایشان چهار صد و بیست و نه سال۔

طبقه اوّل. در ذکر پیشدادیان

(۱) کیومرث	چهل سال	(۲) هوشنگ	چهل سال
(۳) طهورث	سی سال	(۴) جمشید	ہفصد و شانزده سال
(۵) ضحاک	ہزار سال	(۶) افریدون	پانصد سال
(۷) منوچهر	صد و بیست سال	(۸) نوذر پسر منوچهر	شست سال
(۹) افراسیاب	دوازده سال	(۱۰) زو بن طهماسب	سی سال
(۱۱) کرشاسب	بیست سال		

کیومرث

بادشاه اول ست، باتفاق ارباب تواریخ اول کسی که بادشاهی کرد و این بادشاهی بجهان آورد کیومرث بود و مغان گویند که او آدم است و دیگر مورخان ایشان را از اولاد شمارند، و امام جهان ابو حامد محمد الغزالی قدس الله روحه درکتاب نصایح الملوک آورده است که وی برادر شیث علیه السّلام است و جمعی دیگر گویند که اولاد نوح است علیه السّلام و این ظاهر تر ست از برای آنکه اتفاق است که ابراهیم خلیل علیه السّلام در زمان ضحاک علوانی بوده است، و از ایام ضحاک تا عهد کیومرث قریب ہزار سال ست، و از دور ابراهیم خلیل تا زمان طوفان قریب ہزار و چهار صد سال، و ہمچنین اتفاق کردند که موسیٰ علیه السّلام در ایام دولت منوچهر بوده است و از دور او تا زمان کیومرث بقول عجم قریب دو ہزار و دویست سال است، و بقول علماء بنی اسرائیل از ایام موسیٰ تا وقت طوفان قریب این مقدار باشد دوم آنکه نسّابۂ عجم ضحاک را نسبت به عاد برند که پدر عرب بوده است

و هوشنج از نبیرگان کیومرث که اصل عجم بوده است، و نسابهٔ عرب نسبت او به ارم برند از اولاد سام
بن نوح که پدر عرب بود، برادر ارفخشد که پدر فرس بوده است، و توافق میان این هردو نقل آنست
که هوشنج ارفخشد، و کیومرث حام بن یافث است، و این قول ضعیف است که یافث پدر ترک
است والعلم عند الله فی الجمله باجماع کیومرث اول پادشاهانست و گویند که ابتداء بنیاد کردن
شهر او کرد، و در جهان دو شهر بنیاد نهاد یکی اصطخر و بیشتر اوقات آنجا مقام ساختی، دوم شهر دماوند
و گاه گاه آنجا بودی و او را پسری بود سیامک نام بر دست دیوان کشته شد، پس کیومرث لشکر
کرد و پسرزاده را هوشنگ با خود ببرد و دیوان را هلاک کرد و مدت هزار سال بزیست اما قریب
چهل سال پادشاهی کرد، و بعد از خود نبیره را هوشنگ بن سیامک ولی عهد کرد۔

هوشنج

پادشاهی بود با علم و داد و کتابی در حکمت عملی دارد و آن را جاویدان خرد گویند و شطری
از آن خواجه حسن بن سهیل وزیر مامون یافته و بزبان عربی آورده و شیخ ابوعلی مسکویه در کتاب
آداب العرب والفرس تضمین کرده و مطالع آن دلیلی ظاهر است بر حصانت نفس و کمال فضل
او، و عجم دعوی کنند که پیغامبر بوده و از غایت معدلتش "پیشداد" لقب کردند و مدت چهل سال
پادشاهی کرد و تاج بر سر نهاد و از سنگ آهن بیرون آورد، و از آن سلاح ساخت و در عمارت
اصطخر که دارالملک بود بیفزود، و دو شهر دیگر بنا کرد سوس و بابل و جمعی گویند که بابل ضحاک ساخته
است و در بعضی از تواریخ آورده اند که او طریق تجرد سپردی و همواره در کوهها بعبادت مشغول
بودی جمعی از دیوان در حالت سجود سنگی بر سر وی زدند و برا هلاک کردند پس طهمورث مدتها تفحص
میکرد و نمی شکیبید، تا شبی در خواب از حال وی آگاهی یافت و روزگار آهنگ آن جمع کرد
و از ایشان کینه باز خواست و ایشان را هلاک کرد، و در مقام شهری بنا کرد و آن شهر
بلخ است۔

طهمورث بن انوجهان

چون هوشنگ درگذشت نبیرهٔ وی طهمورث که ولی عهد وی بود بر جای وی بنشست و برعایت خلایق و حمایت ولایت قیام نمود و طریق عدل و نصفت در پیش گرفت و مدت سی سال پادشاهی کرد، و شهر نشاپور از فارس و کهندز از مرو و در خطهٔ اصفهان شهر سبا و ساروبه بنا کرد و اندر زمان وی قحطی پیدا گشت و منعمان را فرمود که بطعام شبانگاه قناعت کنند و خورش بامداد بدرویشان دهند و سنت روزه بنهاد و چنین گویند که وبائی عظیم ظاهر گشت و هر کرا عزیزی می رفت صورتی می ساخت و بدعت بت پرستی از آن برخاست، و گویند نوشتن و خواندن او بنیاد کرد، و در تاریخی چنان یافته شد که بعده از هوشنگ ششصد سال جهان را بادشاهی و کدخدا نبود، تا او جمعی را تبع خود گردانید و پادشاهی بدست آورد۔

جمشید بن انوجهان

طهمورث را فرزند نبود و جمشید برادر وی بود و بروایتی برادرزاده، و بغایت جمال و فر و بها بود، و در علم و عقل مشار الیه عظمای فرس بروی جمع شدند، و او را پیشوائی و ملک گردانیدند و کمر مطاوعت او بستند پس او بتدبیر امور و ترتیب ادوات و آلات حرب و استنباط صنایع مشغول شد و شهر اصطخر را که دار الملک بود بزرگتر گردانید، چنانکه طول آن از صحرای حد خفرک بود تا آخر رامجرد و بقدر دوازده فرسنگ در طول و ده فرسنگ در عرض و بنائی عظیم در آن بساخت و امر و زطاق و ستونهای آن مانده و آن را چهل مناره خوانند و کس در جهان مثل آن عمارت نشان نداده است و چون این عمارت تمام گشت جملهٔ ملوک و اکابر اطراف بخواند و در آن ساعت که آفتاب بنقطهٔ اعتدال ربیعی رسید در آن خانه بر تخت نشست و همگنان را بعدل و شفقت وعده داد، و آن روز را "نوروز" نام کردند و مدت پادشاهی وی قریب بهفتصد سال

رسید در طلب نعمت گرفت، وسودائی حماقت وتجبر بروی غلبه کرد، وجهانیان را بعبادت خویش فرمود، وبتان بصورت خویش بساخت، وباقالیم فرستاد تا آن را می پرستند، پس باری تعالی شداد عاد را غلبه داد تا برادرزاده خود ضحاک بن علوان را بفرستاد، تا جمشید را قمع کرد، وپاره پاره کرد۔

حکایت عادیان، بدانکه ارم برادر ارفخشد را هفت پسر بود عاد وثمود وصحار وطسم وجدیس وجاسم وبار، عاد به یمن شد وثمود بمیان حجاز وشام مقام ساخت وطسم بعمان وبحرین فرود آمد وجدیس بزمین یمامه وصحار باراضی طی وجاسم بمیان حرم وبار بزمینی که بروی واخوانند واولاد عاد بسیار شدند ومستولی گشتند ومهتر ایشان عملیق بن عاد بود چون وی درگذشت از پسران وی شداد وشدید پادشاه گشتند وبرجهانیان غلبه کردند وضحاک را بزمین فارس وبابل فرستادند تا جمشید را قهر کند وآنجا که فرود گرفت وآغاز ستم وجور کردند پس باری تعالی هود بن خالد بن الخلود بن عوض بن عملیق پیغامبری فرستاد وعادیان را دعوت کرد وشداد بوی التفات نکرد تا بلای آسمانی بوی رسید وبادیگر معاندان به ریح العقیم هلاک شدند ومرثد بن شداد بنشست وهود علیه السّلام بگروید وبا وی درحضرت موت می بود واز انجا درگذشتند۔

فریدون بن اثفیان

از اسباط جمشید بود وپدران او از ضحاک گریخته بودند ودرمیانه شبانان می بودند چنین گویند که چون قرب هزار سال ضحاک بادشاه ایران زمین بود وهموار برعیت ستم میکرد ونیز درآخر الامر دوسلعه بشکل دومار از دوشهاره وی برآمد ووجع آن بمغز سر آدمی ساکن میشد، وآن برای طلاء آن خلقی بسیار رتقبل آوردند تا کاوه آهنگر از اصفهان بجهت آنکه دو پسر وی کشته بود خروج کرد، وپوست آهنگران برسر چوب کرد، وضحاک را دشنام داد، وخلقی بسیار

بر وی جمع شدند، و روی بضحاک کردند، و ضحاک از ایشان بگریخت، پس ایشان فریدون را طلب کردند و به بادشاهی نشاندند، و ضحاک را بازوست آوردند، و قتل کردند، و آن چوب را بفال داشتند، و درفش کاویان لقب کردند و فریدون آهنگر عادیان را ایهر کرد و ایشان را متفرق گردانید، و بر مملکت ایشان مستولی گشتند، و عزم دیگر مواضع کرد و بیشتر معموره عالم بگشود و تمامت رعیت در ظل رافت و معدلت خویش بداشت جمله ممالک به پسران سگانه قسمت کرد، روم و مغرب تا حد و دین بسلم داد و ترکستان و صین بتور، و پارس و عراق و قهستان و خراسان با یرج داد سبب آنکه او را دوست تر می داشت پس ایشان هرد و متفق شدند و ایرج را بکشتند بعد از مدتی منوچهر که از نژاد وایرج بود با شارت فریدون برفت، وچون حدا از ایشان باز خواست، پس عمر فریدون سپری شد و مدت ملکش پانصد سال بود۔

منوچهر

جمعی گویند که دختر زاده ایرج بوده است، وجمعی گویند پسرزاده۔ چون پسر فریدون درگذشت منوچهر بحکم ولی عهدی بپادشاهی بنشست۔ و به هر اقلیمی بادشاهی و به هر دهی دهقانی فرستاد۔ و نهر فرات را حفر کرد۔ و آب بعراق آورد۔ و بتا بها ساخته و انواع اشجار ور یاحین از بیشه ها و کوهها بدان نقل کرد۔ و بعمارت مشغول بود و ایام دولتش بشصت سال رسید۔ در آن ایام افراسیاب از نسل تور بود آهنگ وی کرد با لشکر عظیم۔ منوچهر از وی بگریخت بطبرستان شد۔ و افراسیاب از پی نتوانست رفت پس صلح کردند۔ بر آنکه ماوراء جیحون افراسیاب را باشد و ترکستان دختن منوچهر را باز گشت۔

و هم در زمان وی باری تعالی شعیب را علیه السلام باولاد مدین بن اسمعیل بن ابراهیم فرستاد و موسی و هارون علیهما السلام بفرعون، و نام این فرعون ولید بن مصعب

و از اولاد عادیان بود که شداد او را بجا کمی مصر فرستاده بود۔ و قصه ایشان مشهور است۔

افراسیاب بعد از وفات منوچہر بفارس آمد و مدت دوازده سال بقتل و خرابی مشغول شد۔

زاب بن طہماسب

از اسباط منوچہر بود۔ چون خروج کرد افراسیاب از وی گریخت و باز در حدود ترکستان رفت واصلاح فساد و خرابی افراسیاب مشغول شد۔ و رود آب بعراق آورد که آن را زابین گویند و سی سال بعدل و رای بسر برد پس مملکت برادرزاده را داد۔

کرشاسف

برادرزاده زاب بیست سال پادشاهی کرد۔ رستم دستان از نسل او بود۔ مادرش از نسل بنیامین بن یعقوبؑ۔

طبقہ اول۔ در ذکر کیانیان

مدت ملک ایشان هفت صد و سی و هشت سال بود۔ و عدد ایشان نه پادشاه و اسکندر رومی در آخر ایام ایشان بوده است و مدت ملک او سیزده سال بوده است۔

(۱) کیقباد	صد و بیست سال	(۲) کیکاؤس	صد و پنجاه سال
(۳) کیخسرو	شصت سال	(۴) لهراسف	صد و بیست سال
(۵) گشتاسف	صد و بیست سال	(۶) بهمن	صد و دوازده سال
(۷) همای بنت بهمن	سی و نه سال	(۸) دارا بن بهمن	دوازده سال

(۹) دارا بن دارا چهارده سال

کیقباد

او اول کیانیان ست. و از اسباط نوذر بن منوچهر بوده است و مدت صد و بیست سال بادشاهی کرد و همواره برکنارهٔ جیحون بودی و با ترک محاربت کردی و از پیغمبرانی که در زمان او بوده اند حزقیل والیاس والیسع و سموئیل علیهم السلام بوده اند.

کیکاؤس

پسر زادهٔ کیقباد. در بلخ مقام داشت. مدت صد و پنجاه سال بادشاهی کرد. در کمال شجاعت یگانه بود. گویند پسر کیکاؤس ولی عهد او بود. و نام او سیاوش و از رستم دستان تربیت یافته بود. و زن کیکاؤس بروی عاشق شد. و پدر بروی متغیر شد. پس سیاوش پیش افراسیاب رفت و دختری را زن کرد و برادر افراسیاب سعایت وی کرد. تا او را بقتل آوردند و زنش بعد از دو سه ماه پسری آورد و نامش کیخسرو کرد. او در ترکستان پرورش یافت. تا بحد بلوغ رسید. آنگاه گیو در از اصفهان برفت و او را با مادرش بفارس آورد. و چنین گویند که موی فروگذاشتن و جامه کبود پوشیدن مردان و زنان بتعزیت سیاوش در میان خلق باقی مانده است و از پیغمبران و حکیمان که در زمان وی بوده اند داود و سلیمان و لقمان علیهم السلام بوده اند و از آثار وی آنست در صد در بابل بساخت و این ساعت آن را تل عقرقون گویند.

کیخسرو

بن سیاوش. چون کیخسرو بدین جانب آمد کیکاؤس بغایت مسرور [illegible] و بادشاهی بدو [illegible]

باز گذاشت. و او بر تخت نشست و خطبه کرد. کیخسرو چون بپادشاهی نشست همگنان را
بعدل و عاطفت وعده داد. و عم خویش فریبرز و طوس را که از ابنا ملوک بود با لشکر تمام
بجنگ افراسیاب فرستاد و یک نوبت دیگر خود برفت. و ایشان از مقاومت عاجز آمدند
پس رستم دستان را با جمعی دیگر بمعاونت ایشان فرستاد. و نیز گویند که کیخسرو و میان ایشان
محاربات عظیم رفت و باخرالامر شیده پسر افراسیاب با لشکری تمامتر پیش خوارزم آمد و کیخسرو را
بمبارزت خواند. کیخسرو با وی محاربت کرد. و باول ضربت شیده را هلاک کرد. و آن حرب را خوارزم
خواندند و آن زمین را بدان نام کردند. پس افراسیاب بگریخت و بآذربایجان رفت و آنجا بگه
گرفتار شد. و کیخسرو او را بقتل آورد. و دل از کینه صافی کرد. پس چون ایام دولتش بشصت سالی
رسید لهراسب را وصی و ولی عهد کرد. و خود کرانه گرفت و ناپیدا گشت. بوجه که کس ندانست
او متابع سلیمان علیه السلام بود. و بدین وی بود. و از غایت خداپرستی بکوه بعبادت رفت
و در رمه بمرد. و جمعی گویند که سلیمان علیه السلام آهنگ وی کرد. و او از اصطخر بگریخت و ببلخ
رفت و آنجا هلاک شد. و از مشاهیر حکما که در عصر وی بوده اند فیثاغورث بوده است تلمیذ
داود نبی و لقمان حکیم بوده است.

لهراسب

نبیرهٔ برادر کیکاوس است. و مقام او بیشتر ببلخ بودی. و همواره بتسخیر ملوک و ممالک مشغول
بودی، تا بیشتر ممالک بگشود و ایام پادشاهی وی بصد و بیست سال رسید. و ضعف پیری بر وی
اثر کرد پس پسر خویش را قائم مقام خویش کرد و انبیاء و از مشاهیر انبیا که در عهد وی بوده اند عزیر
و ارمیا و دانیال علیهم السلام رحبعم بن سلیمان بن داود نبی بخت نصر بن کیولی که بمحاربت رحبعم
بن سلیمان رفت و بیت المقدس را دو نوبت با زمین راست کرد. کاشته وی بود و زمین بابل گویند
بخت النصر دانیال نبی را اسیر کرد و بعد از آن او را رها کرد. و بنی اسرائیل باز به بیت المقدس

فرستاد، ایشان بیت المقدس را باز عمارت کردند، ولشکر کشیدند بحرب بخت نصر بطرف خراسان گریخت وبقلعه سوس متحصن شد، ودانیال عقب او رفت ودرانجا دانیال را اجل فرارسیده مدفن او اکنون آنجاست والعلم عندالله۔

گشتاسب بن طهراسب

درزمان وی زردشت بدین مجوسی دعوت کرد، ومردمان را از دین صابیان باز داشت، ودرکوه نخشب از اصطخر مقام ساخت، ودرین کوه وحوالی آن صورتها ودخمها باشد، ومدفن ملوک عجم بیشتر آنجاهاست، وگورهای ملوک عجم که پیش از اسلام بوده اند برسه گونه باشد، بعضی درغارها ودخمها که درکوهها ساخته اند وچند درمابین کوه نهاده اند، وسنگ بسیار برسر آن ریخته اند، چنانکه یکی گشته، وبعضی دیگر درخمها نهاده وخم درزیر زمین تعبیه کردند، پس گشتاسب بدو بگروید وباصطخر آمد، وبرآن کوه نشست، وبژند خواندن مشغول گشت وآتشکدها ساختن فرمود، طهراسب پدرش سخت پیر بود ودربلخ بود که ارجاسب ملک ترک خراسان را خالی یافت آهنگ بلخ کرد وطهراسب را بکشت ودختران گشتاسب ببرد، گشتاسب ازین حال خبردار شد، پسر خویش اسفندیار را بفرستاد وبا ارجاسب ملک ترک جنگ کرد، واو را بکشت وبسی از ترکستان خراب کرد وخواهران را باز ستد، وبادشاهی باولاد غریزت بن پشنگ برادر افراسیاب واد که از پیغمبر انش شمرده اند وخبروی درترک پیغمبر نبرده، ودردست ایشان بماند تا زمان اسکندر، وگشتاسب چون اسفندیار، بجنگ سیفرستاد از قلعه اصطخر فرستاد ویا او گفت البته ای پسر می باید که چون پدرم طهراسب باز خواهی وباز نکردی تا درس گاویان که آنرا عز بز میدانستند باز ستانی اسفندیار همچنان کرد وخواست وغارت بسیار آورد وچون باز گشت از پدر بادشاهی خواست وپدرش اجابت نکرد واو را بجنگها سیفرستاد ومظفر ومنصور بازمی آمد ودرآخر کار که وعده، بادشاهی از حد گذشت گفت یک حرب

دیگر مانده است اگر از اتمام کنی بادشاهی تبو سپارم، او را جنگ رستم دستان فرستاد و اسفندیار
از وی بسی مردانه تر بود، اما بحیل او را بگشت گشتاسپ از فرستادن پشیمان گشت و ولی عهد
به پسر اسفندیار بهمن داد، و از آثار گشتاسب بیضاست و از حکما که در روزگار وی بوده اند سقراط
عابد تلمیذ فیثاغورث و جاماسب که در علم نجوم بی نظیر بوده و مدفن وی در شهر خضراست از فارس
و از حوادث زمان وی آن بود که تبع ملک یمن کنعان بدست فرو گرفت و مستولی گشت۔

بهمن بن اسفندیار

چون بتخت نشست بکینه پدر لشکر فرستاد و زاولستان خراب کرد، و برادر رستم
را بکشت، رستم نمانده بود، و بخت نصر بن بخت النصر از بابل معزول کرد و کیرش که از اسباط لهراسپ
بود و مادرش دختر یکی از انبیای بنی اسرائیل بود بعوض وی فرستاد و بفرمود تا بنی اسرائیل
جمله را به بیت المقدس فرستد و کسی که ایشان خواهند بر سر ایشان گمارد کیرش ایشان را
جمع کرد و دانیال پیغامبر علیه السلام را باتفاق ایشان ریاست بنی اسرائیل کرد، و ملک شام
بوی داد، و ایشان را بامقام خویش گسیل کرد، و بیت المقدس را عمارت فرمود، و مادر بهمن از اولاد
طالوت بود، و زنش از نژاد رحبعم بن سلیمان علیه السلام واو را دو پسر بود ساسان و دارا و دو
دختر خمانی و فرنگیس و بهمن دخت، ساسان زهد و عبادت اختیار کرد، و از خلق کرانه شد، و دارا
خورد بود و بهمن خمانی را ولی عهد کرد، و بعضی گویند که بهمن رنجور شد، و خمانی که او را هما ی نام بود
از پدرش آبستن بود و از دارا بدین مجوس، تاج بر شکم وی نهاد، ساسان از آن گرفته شد
و زهد بیش گرفت، و ملوک و اکابر چون تاج بر شکم زن دیدند بیعت کردند، و از آثار بهمن در
فارس بند گو است که بر رود سیگان بسته و منبع این رود از دهیست از کوهستان گنجوره و
امیر سعید مقرب الدین بر آن رباطی ساخته بر راه بغداد است در صحرای زربان وقف کرده
و شهر قسار، جهرم و برشکان و مدت ملک از صد و دوازده سال بود و از اکابر علما و سلاطین و حکما

که در عصر وی بوده اند دیمقراطیس حکیم و بقراط طبیب وارسطاطالیس۔

خمانی بنت بهمن

زنی باخود بوده است د سیرتی ورائی پسندیده داشته شده است و مدت سی سال بادشاهی کرد و باخر الامر ملک بدارا تفویض کرد، و بعضی گویند چهل منارا و خانه عظیم، که در وسط اصطخر بوده است، و مسلمانان آنرا این ساعت مسجد ساخته اند، و این مسجد خراب شده است والله اعلم۔

دارا ابن بهمن

بادشاهی بود باعدل ورائی، و بیشتر ملوک آفاق ویرا اطاع ومنقاد بوده اند، و وزیری باعقل ورای داشت رستین نام، و بیشتر مقام دارا پارس بوده شهر دارا جرد و کوره که بدان منسوب است وی ساخته و مدت ملک او دوازده سال بود و از حکماء عصر وی افلاطون تلمیذ سقراط عابد بوده است

دارا ابن دارا

وجهی او را اردشیر میگویند چون پدرش درگذشت و ملک بروی مقرر گشت، رستین وزیر متغیر شد، چون رستین آگاه شد، وکس فرستاد نزد اسکندر رومی تا بروی عاصی شد، و خراجی که پدر اسکندر می فرستاد، بازگرفت و هر سال چون خراج می فرستاد درمیان تحف بیضه زرین می نهاد چون یک سال نفرستاد دارا کس فرستاد که پدر تو باجی فرستاد چرا تو نمی فرستی، او جواب فرستاد که آن مرغ که خاید زرین می نهاد بمرد یعنی پدرش واکنون میان ما جراست، و حرب ساخت، و دو صرد همدانی، از لشکر دارا فریب قبول کردند، ایشان دارا را زخم زدند و در لشکر اسکندر رگریختند اسکندر دران حال بیاید، و سروی بر زانو نهاد، و سوگند خورد که من نفرمودم

وقصد تونکردم دارا ازوی التماس کرد تا کشندگان وی بکشند و دختر او زن کند و برا ولاد ملوک فرس بیگانه نگمارد اسکندر ازوی پذیرفت وبدان وفا کرد، وازین جهت ملوک طوایف بگماشت که نخواست که مخالفت عهد کرد از اقارب دارا کسی قائم مقام او و داشتن سبادا مستولی شود و ازوی یا از اولاد وی کینه خواهد، ونیز گویند که ارسطاطالیس تلمیذ افلاطون اورا بدین امر اشارت کرد۔

اسکندر الملقب بذی القرنین

این اسکندر پسر فیلقوس الیونانی بوده نبیره عیص بن اسحاق النبی علیه السّلام وجمعی گویند که دارا بن بهمن دختر فیلقوس خواست چون بوی رسید از بوی دهن نفور گشت و اورا باز پیش پدر فرستاد و با سکندر ازوی آبستن بودسی وشش سال بزیست وسیزده سال در جمله جهان بگردید وتمامت معمورۀ زمین درتحت امر خود آورد، چند شهر بنا کرد و از آن جمله آن شهرستان مرو وهراة واصفهان واسکندریه وسد یاجوج وماجوج گویند این اسکندر غیر از ذوالقرنین بوده است وبوقت مراجعت در شهر روز وجمعی گویند که در بابل از دنیا رحلت کرد وبجوار حق رسید وملک بر پسرش عرض کردند وقبول نکرد وبعلم وعبادت مشغول گشت پس بطلمیوس بجائی اسکندر داشتند والعلم عند الله۔

طبقه سیوم اشکانیان وملوک طوایف

اسکندر چون فارس بگشود، انبار ملوک جمع کرد، ومحبوس گردانید، ونامه بارسطاطالیس نوشت که این فتح که مرا افتاد از تائید آسمانی وتوفیق ربّانی بود، وآن ملوک زادگان مردمانی با فره بها اند، واز گذاشتن ایشان می اندیشم ارسطاطالیس جواب کرد که بمجرد استشعار ایشان را نشاید کشتن وبی جنایتی خون نشاید ریختن شرعاً وعقلاً واگر تو ایشان را هلاک کنی باری تعالی کسانی دیگر بگمارد تا تلافی از خاندان تو بکند پس صواب آنست که هریکی را برصوبی گماری تا پیوسته با یکدیگر

مشغول باشند، اسکندر ہمچنین کرد و ممالک ایران بر ایشان قسمت کرد و فارس کہ دار الملک اصلی بوده است و زمین عراق و جزیره کہ متاخر ممالک رومیان بوده است با انطیخس رومی داد، و قریب چهار سال با وی بماند پس اشک بن دارا خروج کرد و انطیخس را ہلاک کرد و متصرفات وی بدست فرو گرفت و با دیگر ملوک طوایف بساخت و باتفاق ایشان ممالک ایران از رومیان خالی کرد، و ایشان او را با خویشاوندان و خاندان او را پیوسته موجب معظم داشتند و جمعی گویند اشک دختر دارا خروج کرد، و چون وی درگذشت اشک خال وی بود، و از نسل برادر کیخسرو او قائم مقام وی گشت، و مدت ملک اشغانیان و دیگر ملوک طوایف قریب دویست و پنجاه سال بود و جمعی گویند چهار صد و سی سال و بیشتر مورخان ذکر ایشان بتفصیل بدین طریق نیاورده اند اما اشغانیان چون تختگاه داشته اند و ممالک ایشان فسیح تر بوده است و بر دیگران مقدم بوده اند اسامی ایشان مفصل باز کشیم و از انبیاء بزرگ کہ در زمان وی بوده جرجیس بوده است در جزیره، ذکریا علیہ السلام و عیسیٰ و یحییٰ در شام، و از حوادث واقعہ اصحاب الکہف و دلیس در این از ملوک طوایف بوده اند بجانب خراسان، و عدد ایشان و زمان ملکت ایشان بدین موجب بوده۔

(۱) **اشکان بن دارا**۔ اول اشغانیان بوده و جملہ ایشان بوی نسبت کنند و مدت ملک او ده سال۔

(۲) **اشک بن اشکان**۔ شصت سال بادشاہی کرد و عیسیٰ علیہ السلام در زمان وی مبعوث گشت۔

(۳) **بہرام بن شاپور**۔ یازده سال بادشاہی کرد۔

(۴) **بلاس بن بہرام**۔ او ہم یازده سال بادشاہی کرد۔

(۵) **ہرمز بن بلاس**۔ چہل سال بادشاہی کرد۔

(۶) **نرسی بن ہرمز**۔ ہفده سال۔

(۷) بلاس بن فیروز۔ دوازده سال۔

(۸) خسرو بن بلاس۔ پسر عم فیروز چهل سال بادشاهی کرد۔

(۹) خسرو بن بلاس بن فیروز۔ بیست و چهار سال۔

(۱۰) اردوان بن بلاسان۔ سیزده سال۔

(۱۱) اردوان بن اشغان۔ ابن عم اشک بیست و سه سال۔

(۱۲) خسرو بن اشغان۔ یازده سال۔

(۱۳) بلاس بن اشغان۔ دوازده سال۔

(۱۴) گودرز بن اشغان۔ سی سال بادشاهی کرد و این جودرز بود که بشام رفت بسبب کشتن یحیی بن زکریا جهود و جهودان را قمع کرد، و ذلیل گردانید و ایشان را بدده کرد،

(۱۵) بیژن بن جودرز۔ بیست سال بادشاهی کرد۔

(۱۶) جودرز بن بیژن۔ یازده سال۔

(۱۷) اردوان۔ سی و یک سال بادشاهی کرد و این اردوان آخر اشغانیان است که اردشیر بابگان بر و خروج کرد و ویرا هلاک کرد۔

طبقه چهارم ساسانیان

مدت ملک ایشان چهارصد و سی سال عدد ایشان سی و یک نفر۔

(۱) اردشیر بابک	چهارده سال و دو ماه	(۲) شابور اردشیر	سی و یکسال و نیم
(۳) هرمز بن شاپور	دو سال	(۴) بهرام بن هرمز	سه سال و سه ماه
(۵) بهرام بن بهرام	هفده سال	(۶) بهرام بن بهرام بن بهرام	سیزده سال
(۷) نرسی بن بهرام بن هرمز	هفت سال و نیم	(۸) هرمز بن نرسی بن بهرام	هشت سال و نیم

(۹) شابور بن هرمز هفتاد و دو سال — (۱۰) اردشیر بن هرمز چهار سال
(۱۱) شابور بن شابور بن هرمز پنج سال — (۱۲) بهرام بن شابور بن هرمز یازده سال
(۱۳) یزدجرد بن بهرام بیست و یکسال و پنج ماه — (۱۴) بهرام گور بن یزدجرد بیست و سه سال
(۱۵) یزدجرد بن بهرام گور هجده سال و پنج ماه — (۱۶) فیروز بن یزدجرد چهار سال
(۱۷) بلاس بن فیروز چهار سال — (۱۸) قباد بن فیروز چهل و سه سال
(۱۹) حاماست بن فیروز سه سال — (۲۰) کسری نوشیروان بن قباد چهل و هفت سال
(۲۱) هرمز بن کسری نوشیروان یازده سال و چهار ماه — (۲۲) پرویز بن هرمز سی و هشت سال
(۲۳) شیرویه بن برویز هشت ماه — (۲۴) اردشیر بن شیرویه یک سال و شش ماه
(۲۵) کسری بن ارسلان یک سال و پنج ماه — (۲۶) کسری بن قباد بن هرمز سه سال
(۲۷) پوران دخت کسری بنت پرویز یک سال و چهار ماه — (۲۸) پرویز بن بهرام شش ماه
(۲۹) آزرمی دخت بنت پرویز چهار ماه — (۳۰) فرخ زاد برویز شش ماه
(۳۱) یزدجرد بن شهریار بیست سال آخر ملوک فرس است۔

آمدیم با سر حدیث ایشان چگونه بوده اند

اردشیر بابکان

نبیره ساسان بن بهمن است در روزگار اردوان خروج کرد، و اصطخر فرو گرفت
بسبب آنکه پدر مادرش بابک آنجایگه حاکم بود، و گردان که پیوسته لشکر فرس ایشان بوده اند
بادی متفق شدند بجهت آنکه ساسان درمیان ایشان بود، و نیز از ظلم ملوک طوایف تباه شده
بودند و اردوان را بکشتند و دیگر ملوک را قمع و قهر کردند، و چنین گویند که از ملوک چهارگانه که جمله
جهانرا در تحت حکم خود آورده اندیکی اردشیر بوده و در عدل و سیاست قاعده نهاد که پیش از وی
نهاده بودند و او را وصایا و عهود ست بغایت خوب و از آثار وی کوزه آردشیر است از

پارس و اصل ان کوزه فیروزآباد ست که بقدیم آنرا جور گویند، و بعد از اردشیر خراب گشت، شاه فیروز آن را عمارت کرد، و فیروز آباد نام کرد، و شهری قدیم است و درمیان اخره افتاده است و آنرا سوری محکم بوده چون اسکندر بانجا رسید عاجز شد از گرفتن آن، پس رودی که از بالای آن می آید و بر سر کوه میرود و در آنجایگه انداخت و خراب کرد، و از آن آب بتوانم آنجایگه میرفت و منفذی نمی یافت و جمع میگشت تا همچون دریا گشت اردشیر هندسان بفرستاد تا سبب آن طلب کردند و کوه ببریدند و از ان خالی کردند، و شهر مدور بنیاد نهادند، و در آنجایگه عمارتها غریب و بناهائی عالی ساختند و آن هنوز مانده است، و شهر یزدشیر که آنرا کواشیر گویند و از کرمان، و اهواز از خوزستان و جزیره از موصل از بنای اوست و خضر رود مهرقان هم وی کرده و مدت سی سال رایت بادشاهی برافراخت حکم او در اکثر ربع مسکون نفاذ یافت۔

شابور بن اردشیر

بادشاهی بود با عدل و سخاوت و رای و شجاعت مدت سی و یک سال و چند ماه بادشاهی کرده و در جهان بسیار عمارت کرد، و از جمله شهر نشاپور که طهمورث بنا کرده و اسکندر آن را خراب کرده بود آبادان گردانید و در صوب آن غاری هست و صورت شابور از سنگ تراشیده، چنانکه بشکل ستونی در میان غار ایستاده است و بر سه شعب صورتی چند کرده اند، و درمیان شهر ایستاده ساخته اند و بلاد شاپور از جبل جیلوی از اعمال فارس، و جند شابور از خوزستان و شارلوان شاپور از ارمینان از آثار اوست۔

هرمز بن شابور

مردی بود با جمال و قوت و بها، علم و داد مدت دو سال بادشاهی کرد و رامهر از خوزستان و دستکره کرد درمیان بغداد و خوزستان بوده است وی بنا کرده است۔

بهرام بن هرمز

چون بهرام بادشاه گشت شیعه مانی کرم داشت واز خوزستان نزدیک کرد تا مانی بروی آمد ووا ثق شد واتباع او را جمله باز دست آورد آنگاه علمار را حاضر کرد تا باوی بحث کردند وملزمش گردانیدند، وکفر وی مبین گشت، و توبه بروی وامتش عرضه کردند، وقبول نکردند، بس بفرمود تا پوستش بیرون کردند وبجاه آگندند وپوست را بیا ویختند ونائیبان آن را هلاک کردند، واز ایشان هرکه دعوی کرده بود بفرمود تا در زندمجبوس داشتند ومذهب وی جملگی از آن طرف کشته شد وچنین گویند که اثر آن در صین مانده است ومدت ملک او سه سال وسه ماه بود۔

بهرام بن بهرام

مردی بغایت نیکو سیرت بوده است واز آثار وی چیزی مشهور نیست ومدت بادشاهی وی هفده سال بوده است ومقام بجندشابور داشت۔

بهرام بن بهرام

واو را اشکان شاه گویند سبب آنکه در زمان پدر بادشاه سجستان بوده، ومدت ملک او سیزده سال ونیم بوده است ودرین مدت بجندشابور بوده است۔

نرسی بن بهرام

سیری نیکو داشت وهم بجای پدر مقام داشت ومدت ملک وی هفت سال ونیم بود۔

هرمز بن نرسی

مردی بود بد خلق ذلک عدل داشت ومقام او نیز بجند شابور بود ومدت ملک وی هفت سال وپنج ماه۔

شابور بن هرمز المعروف بذی الاکتاف

هرمز چون وفات یافت فرزندی نداشت اما زنش آبستن بود پس امرا واکابر وموبدان جمع شدند وتاج از بالا سر آن زن بیاویختند ومطاوع وی گشتند تا آن زمان که شاپور در وجود آمد وبزرگ شد بس وزرا بخدمتش شدند وخطوطی که از حدود ممالک آورده بودند بشکایت از تغلب وتعدی عرب وغیرهم عرضه داشته شابور خود با لشکری عظیم آهنگ عرب کرد وخلقی تمام از ایشان هلاک کرد

وبقیه جاهای ایشان انباشته کرده آواره گردانید وچهار قوم از ایشان که امان خواستند آهنگ بجانبی فرستاد، بنی تغلب بجانب بحرین فرستاد بنی قیس وبنی تمیم بهجر ویمامه وبنی بکر بن وائل به عمان وحدود کرمان وبنی حنظله بجانب اهواز وبصره وبعد از آن آهنگ روم کرد وقسطنطین یونانی ملک روم را ضعیف کرد وخراج از وی بستد وبازگشت ومداین ساخت وایوان بنا کرد ودار الملک بساخت واز آثار او فیروز شابور ست که آنرا انبار گویند وطیسفون از حد ود بغداد وشادروان وسوس ونیشابور از خراسان وچند شهر از سجستان وچند شهر دیگر در هند بساخت ومدت ملک او هفتاد ودو سال بود۔

شابور بن شابور

مردی مشفق بود نیکو خلق ومدت پنج سال وپنج ماه بادشاهی کرد بس روزی در زیر خیمه او نشسته بود وبادی برآمد گردهی گویند که طناب سست شد وخیمه بروی آمد ودرگذشت۔

بهرام بن شاپور بن شاپور

واورا کرمانشاه گویند سبب آنکه در زمان پدر و برادر ملک کرمان بود و همواره بخود مشغول بود و بتدبیر ملک نپرداختی و مدت ملک او یازده سال بود۔

یزدجرد اثیم بن بهرام

مردی بوده است بداندیش و دانشمندان را ترحیب نکردی و اکابر را خوار داشتی وبادنی بهانه استیصال مردم بردی، و بیست و یک سال بادشاهی کرد پس روزی اسبی بغایت نیکو بیامد، و نزدیک قصر وی ایستاد، و مردمان سعی کردند، تا آن اسب بگیرند و میسر نشد یزدجرد از غایت حرص خود بیرون آمد و نزدیک اسب رفت اسب بایستاد و یزدجرد او را بگرفت و زین بخواست و بدست خود بدان نهاد چون خواست که پاردم راست کند جفتهٔ بسینهٔ وی زد، و در حال او را هلاک کرد، و ناپید اگشت، لاشک عاقبت ظالمان چنین باشد۔

بهرام بن یزدجرد الملقب بگور

یزدجرد وی را به نعمان بن منذر لخمی سپرد تا او را تربیت کند و چون یزدجرد نماند مردم از وی بستوه آمده بودند و گفتند پسر او در میان عرب پرورش یافته است و آداب فرس نداند پس کسری نامی را هم از اولاد اردشیر به بادشاهی نشاندند بهرام نعمان منذر را با لشکر بفرستاد ناحیت مدائن که سرحد فرس است بغارت بیدادند و کشتن کردند، بزرگان فرس رسولی به منذر فرستادند تا پسر را باز گرداند منذر گفت من محکوم و حاکم آنست که بهرام فرماید، رسول به بهرام رفت و باوی گفت بهرام جواب داد که ملک حق منست و لابد طلب آن خواهم کرد رسول گفت صواب آنست، که بهرام بسرحد آید تا بزرگان عجم او را ببینند، بهرام و منذر با سی[۳۰] هزار سوار بسرحد آمدند و امراء معاریف بر بهرام آمدند و او را خدمت کردند و از پدرش شکایت کردند، و ستمهای وی برشمردند

وگفتند مابدین سبب نظر در دیگری زدیم بهرام ایشان را مصدق داشت و بعدل و شفقت وعنایت
ورعایت وعده داد، بزرگان او را دعا گفتند، و بیرون آمدند، ودو گروه گشتند ومیان ایشان
منازعت ظاهر گشت، بهرام گفت ملک میراث منست وامروز دیگری دارد من ودی بیکدیگر رها
کنیم هرکه چیره آید ملک ویرا بود یا تاج میان دو شیر گرسنه بنهند هر آنکس که بردارد ملک ویرا باشد
مردم دانستند که کسری نه مرد جنگ و نبرد نیست و بدوهم راضی گشتند وکسری و بهرام حاضر شدند
وتاج میانه دو شیر نهادند کسری گفت تو بدعوی آمده بیشتر رو بهرام پیش خرامید شیر دوید دروی
نهاد او بر پشت شیر نشست وباوی درمیان شیر بیفشرد وبگرزی که داشت سرش بکوفت وهلاک
کرد پس هران شیر دیگر حمله کرد ویک ضرب بوی زد و پایش گرفت و بر سر آن دیگر میزد تا هلاک
گشت کسری چون بدید بر پای او بوسه داد و از وی عذر خواست وهمگنان بخدمت وی کمر ببستند
وپادشاهی بر وی مقرر گردانیدند، وبعد مدتی خاقان با دویست وپنجاه هزار مرد از جیحون بگذشت
وپارسیان بغایت خوفناک شدند وهر چند که بهرام را میگفتند التفات نمی کرد وعشوه میداد پس
هفت صد کس از اقارب خود وسیصد مرد از سپهبدان با تمامت هزار مرد سبا زر برگزید
وبرادرش نرسی را نیابت داد وگفت من باین جماعت باذربایجان خواهم رفت تا آتشگاه را
زیارت کنم واز انجا بگیم بشهر ارمینه بشکار روم چون باز گردم تدبیر کار زار کنم وبزرگان فرس نجاقان
نامه کردند، که بهرام بگریخت، وما محکومیم باید که بسکون می آیی تا مردم از تو بهترند، خاقان خرم
وفارغ گشت وبا آسنی تمام می آید، بهرام برفت وزیارت آتشخانه بکرد ودو روزه براه آرمینیه
رفت پس راه بگردانید بسوی خوارزم چون بجوائی آنجا گه رسید جامه ترکان بپوشید وتعجیل تمام
بتاخت چون بیک منزلی خاقان رسید فرود آمد وجاسوس بفرستاد واز حال وجای خاقان
تفحص کرد پس در شبانه برسروی شبخون کرد وخود با دویست مرد بر سر خاقان رفت واز هر جانب
دویست مرد بداشت تا چون خاقان از لشکر بر آید نام بهرام یاد کنند وطبل باز بزنند وهرکس
که بر ایشان گذرد بکشند واو با آن جماعت خواص بر آمدند و بر در خیمه خاقان رفتند وحامیانرا

بکشتند و اندر خیمه رفتند و خاقان را مست خفته بر سر تخت یافتند سرش بریدند و خلقی بسیار بکشتند و بعضی را اسیر کردند و باقی بگریختند چون روز بر آمد لشکرگاه از اتراک خالی دید و غنیمت فراوان یافت در حال بشارت‌ها باطراف فرستاد و خود آهنگ هند کرد، ملک هند چون از آمدن وی آگاه شد رسول فرستاد و با وی صلح کرد و دختر بزنی بهرام داد و دبیل و مکران بوی تسلیم کرد، بعد از ان قصد جانب یمن و حبشه کرد، و نرسی را بروم فرستاد و بهر دو برادر مظفر باز گشتند پس روی بنخچیر نهاد و در زمینی شوره افتاد، و اسپ و ران بر اند، فرو رفت و ناپدید شد و مدت ملک وی بیست و سه سال بود۔

یزدجرد بن بهرام

بادشاهی عادل نیکو سیرت بود و از غایت لطف و حلم که داشت او را یزدجرد نرم خواندندی و مدت ملک او هژده سال و پنج ماه بود۔

هرمز بن یزدجرد

پسر کوچکتر یزدجرد بود، بر برادر بزرگتر غلبه کرد، و ملک بقهر فرو گرفت برادرش به ملک هیاطله التجا کرد و بمدد وی بعد از مدت اندک بادشاهی باز شد و هرمز را اسیر کرد۔

پیروز بن یزدجرد

مردی خیر و دین دار بود، و در اول بادشاهی او قحط عظیم ظاهر گشت و مدت هفت سال خراج از خلق بینداخت، و بسیار مال از خزینه بهر کس داد، و از آثار وی فیروز رام ست از اعمال وی و تفلیس فیروز از جرجان، و رام فیروز از بلاد هند و شهر نو اصفهان و شادفیروز از آذربایجان و دیواری بنجاه فرسنگ میان ایران و توران و کام فیروز از اعمال فارس،

ومدت ملک وی بیست وشش سال بود وسبب هلاک وآن بود که درزمین ترک از دنباله ایشان
میرفت وملک ترک در راه وی خندقی ساخته بود وپنهان کرده او درآن افتاده وهلاک شد و
نیز گویند بهرام میان ایران وتوران مناره ساخت وحد ترک پدید کرد تا هیچ مداخلت با یکدیگر
نکنند وفیروز بظفر بود وبمیدان بیاوردند وکرد او ها ساخت وبینداخت سبب جنگ ازین افتاد

بلاس بن فیروز

چون به بادشاهی بنشست برادرش قباد بگریخت وبترکستان رفت واز خاقان مدد
خواست، خاقان وی را مدد داد، وبا وی لشکر گران فرستاد چون بنشاپور رسید خبر مرگ برادرش
بشنید ولشکر باز گردانید وبیامد وبپادشاهی نشست۔

قباد بن فیروز

در زمان وی مزدک ظاهر گشت واباحت بدید آورد وآنرا مذهب عدل نام کرد و
عبادت از خلق برداشت، ومردمان را رخصت داد، تصرف کنند در مال وزن یکدیگر
وبدین سبب زنود بسیار بروی جمع شدند، وقباد را نیز بفریفت ومطیع خود کرد، وبقوت
وی مال از منعمان می کشید وبدیگران میداد، خلق از آن مضطرب شدند واز قباد برگشتند
ووی را بگرفتند وبادشاهی ببرادرش جاماسب دادند مزدک بگریخت وباذربایجان رفت وخواهر
قباد بحیل او را بجهانید وببلاد ترک رفت واز ایشان استمداد کرد وباز گشت وبادشاهی باز نهد
وباز در زمان وی شمر ذو الجناح از ملوک یمن خروج کرد، وقباد از مقاومت او عاجز آمد، و
با وی صلح کرد، واو را تحفها داد، وهاونت کرد تا بگذشت وبماوراء النهر رفت وانجا که بگرفت
واز آثار قباد جوزه است واصل آن شهر ارجان ست وحلوان وهفتاد آن از عراق وشهر آبار
در جانب جرجان وجابور از دیار موصل وچند ناحت از طبرستان ومدت چهل سال بادشاهی کرد

و بآخر الامر بجانب روم شد و مظفر بازگشت و ملک به پسر سپرد ۔

انوشیروان بن قباد العادل

داد عهود و وصایا و عدل از اردشیر بیش نهاد و بدان کار بند شد و بوزرجمهر را وزارت
داد و با وی دیگر مدبران در کار مزدک مشورت کرد، و رای ایشان بر آن قرار گرفت که وی را بمکر
و حیل بر باید داشتن پس او را بخود نزدیک کرد و مغرور گردانید و بلطائف الحیل از وی تفصیل
اتباع و اعوان خواست و بهر جایگاه بنواب خط فرستاد با بروز مهرخان کسان وی که انجا یگه باشند
همه را هلاک کنند و روز مهرخان مزدک و اعیان وی را بر مائده حاضر کرد و ایشان را هلاک کرد،
و انوشیروان بدست خود مزدک را زخم زد، و بعد از مدتی عزیمت روم کرد و ملک روم بگرفت
پس باز او را بادشاهی داد بشرط آنکه هر چند سال بدرگاه اید و از انجایگه بازگشت و بماوراءالنهر
رفت و با خاقان صلح کرد بشرط آنکه تا فرغانه انوشیروان را باشد و دختر وی بخواست و باتفاق
بمحاربه هیاطله رفتند و ایشان را قهر کردند، و بجانبان هند و چین رفت و ایشان صلح کردند و
مال و مواضع بر خود گرفتند و چون بازگشت از دربند خبر آمده بود که قبچاق مستولی شده اند و دربند
را مختل و خراب کرده اند پس انوشیروان آهنگ ایشان کرد و ایشان را قمع کرد و دربند معمور
کرد و جمعی از لشکریان آنجا برداشت تا نگاه دارند و بفرمود تا حصنها بساختند و پلها عمارت
کردند و راهها نگاه داشتند از دزدان و مفسدان، و در ایام وی سیف ذوالیزن از ابنای
ملوک حمیر بر وی آمد و بر مسروق بن ابرهه که سورة الفیل در شان پدرش آمده است و مدد کرده
یمن از وی مستخلص گردانید و پیغمبر ما محمد المصطفی بن عبدالله بن عبدالمطلب الهاشمی صلوات
الله علیه در آخر زمان وی در وجود آمد، و در آن ساعت آتش و آتشکدها مرده گشت و دریای
ساوه خشک شد، و دوازده کنگره از ایوان انوشیروان بیفتاد و انوشیروان از آن متفکر شد و سطیح
کاهن [illegible] سطیح گفته [illegible] ولادت [illegible] و استقامت وی بر جمله

آتشکدها و بعد و هر کنگره که افتاده است یکی از ملوک فرس بادشاهی کند پس ملک از ایشان منقطع شود، از مناره اور و بیه است که بشکل الطاکیه ساخته است بجانب مداین پیوسته در بارگاه وی چهار کرسی زرین بودی یکی از برای بوزرجمهر دوم برای قیصر و سیوم برای ملک چین و چهارم برای ملک قبچاق، و مدت ملک او چهل و هفت سال و هفت ماه بوده است۔

هرمز بن انوشیروان

بادشاهی بوده است بعدل و رای اما مردم اصل را نتوانستی دید و پیوسته مردم دون را تربیت کردی و در زمان وی شابه بن خاقان ترک بخراسان آمد و رسول بهرمز فرستاد که عزیمت روم دارم بگو تا پولها را عمارت کنند و علوفه در منازل و مراحل مهیا کنند، هرمز بهرام چوبین را که از نژاد ملوک است، و اسفهسالار لشکر بود با لشکری تمام بفرستاد، و بتعجیل بر وقت ناگاه بر سر وی رسید، و چند روز در برابر یکدیگر نشستند و هر روز از طرفین رسولان می آمدند و میرفتند و بآخر الامر بهرام فرصتی یافت و چوبه تیر بر سینه شابه زد و او را کشت و لشکرش تباراج داد، بعد از آن پسرش بر بود بیامد با لشکری تمام و بهرام با وی چون حرب کرد و بقتل آورد، مال و غنیمت بهرمز فرستاد، و عزیمت آن ساخت که ببلاد ترک دررود، و هرمز را این معنی منصوب نیامد و در حق بهرام سخنان درشت گفت، و بهرام از آن آگاهی یافت پس عیان لشکر با خود متفق گردانید بتقریر آنکه وی بادشاه باشد تا زمانی که پرویز با ایشان رسد این حال بهرمز و پرویز رسید پرویز بگریخت و بآذربایجان رفت و هرمز لشکر بجنگ بهرام فرستاد و اتفاقاً شکسته شدند چون خبر هزیمت برسید اکابر فرس هرمز را اسیر کردند و چشمهایش کور گردانیدند و این حال در سال هفدهم بود از مولد حضرت رسالت و در نوزدهم او را بقتل آوردند و گویند مدت ملکش سیزده سال و چهار ماه بود۔
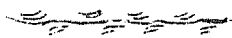
پرویز بن هرمز

چنین گویند که چون خبر حبس پدر بوی رسید، با زمداین آمد و برتخت نشست، و تاج
برسر نهاد و از پدر عذر خواست، و پدر را از وی درخواست کرد، تا کینه وی باز خواهد، در ان
نزدیکی بهرام آهنگ وی کرد پرویز کوچ کرد، و بآب نهروان به بهرام رسید پرویز دانست که
طاقت وی نیارد کس سوی پدر فرستاد و مشورت کرد، هرمز صواب آن دید که زنان وخزاین
در حصنی مضبوط گرداند وخود استمداد را روی بملک روم نهد، پرویز بتدبیر آن مشغول شد و
او را دو خال بود بندویه وبسطام واز جملهٔ زنان بودند که هرمز را گرفته بودند وازوی می ترسیدند
با پرویز گفتند مبادا که در غیبت ما هرمز ملجا انچه با وی رفت بهرام بیاورد، و مملکت بوی سپارد
مصلحت آنست که او را بکشیم، پرویز هیچ جواب نداد ایشان از خاموشی رضا فهم کردند، برفتند
و هرمز را بزه کمان بکشتند پس پرویز با ایشان چند سوار سعد و فرات را عبور کردند و براه بیابان
نیل براندند تا نزدیک دیری رسیدند و بانجا که فرود آمدند تا ایشان آسایشی یابند که لشکر
بهرام از دور بدیدند، بندویه با پرویز گفت که جامه و ساز خویشتن مرا ده و تو با دیگر سواد روم
براید که من ایشان لشکر از شما باز دارم پرویز جامه بوی داد و خود برفت بندویه جامه بپوشید
و در دیر استوار کرد، و خود بر بالای دیر رفت ولشکر چون در رسیدند بندویه با آن جامه وزیب
یافتند پنداشتند که پرویز است چه در آن زمان کس را یارا نبودی که زیب و زینت
بادشاهان داشتی بیرون دیر فرود آمدند بندویه گفت من پرویزم و دانید که مرا ازینجا یکه راه
گریز نیست خواهم که امروز وامشب مرا مهلت دهند تا بعبادت و استغفار مشغول شوم انگاه
بیرون آیم لشکر اجابت کردند روز دیگر نیز مهلت خواست تا شبگاه پس بیرون آمد لشکر چون
بندویه دیدند از حیل او آگاه گشتند و او را بنزد بهرام بردند بهرام کشتن او نارو اخواست
چه خویش و اتباع بسیار داشت و او را محبوس کرد پس بندویه بگریخت و بآذربایجان رفت

وانجا یکی می بود تا پرویز بروم رفت و مریم دختر قیصر زن کرد و لشکری تمام بستد و براه آذربایجان باز گشت
و بنداویه بادی بعراق آمد و با بهرام محاربت کرد و ظفر ویرا بود بهرام هزیمت یافت و بخراسان
رفت و انجا ثبات نیافت و بترکستان رفت و آنجا مقام کرد پرویز کس بزن خاقان فرستاد
باتحفه بسیار و التماس کرد تا بفرمودی آگاهی خاقان بهرام را بکشتند و چنین گویند که ملوک شیروان
از نژاد وی آمد و پرویز بدرجه رسید در بزرگواری و جباری و تنعم و کامگاری که هیچ ملک مانند
او نبود و قریب سی و هشت سال پادشاهی کرد و بر ملوک جهان تفوق نمود تا آفتاب دولتش
غروب کرد و گلبرگ حشمت از تند باد نکبت فرو ریخت و اعظم اسباب آن بود که پیغامبر ما
صلی الله علیه وسلم بملوک اطراف نامه نوشت و ایشان را باسلام دعوت کرد چون نامه با پرویز
رسید نام پیغامبر بالای نام خود دید طیره کرد و نامه بدرید خبر آن به پیغامبر رسید بر وی دعا کرد
و گفت مزق الله ملکه و کما مزق کتابی و دعا مستجاب گشت پرویز بباذان که عامل یمن بود
نامه کرد که کس فرست تا این مرد که در تهامه دعوی پیغامبری کند باز دین قوم خود برود و الا او
را بر من فرست باذان فیروز دیلمی را با چند معروف دیگر فرستاد چون ایشان این حکایت در
حضرت رسالت عرضه داشتند رسول علیه السلام جواب داد که پرویز دوش کشته شد شما
این حکایت از بهر که میکنید ایشان تاریخ ضبط کردند بعد از مدتی خبر قتل وی برسید
و موافق قول رسول آمد و آن جماعت جمله مسلمانان شدند و سبب کشتن پرویز آن بود که پرویز
بدخوی بود و بزرگان را خوار داشتی و بگناه اندک عذاب سخت فرمودی و در اواخر بنیاد و
مصادره و تاوان بنهاد و همگنان از وی نفور شدند و اکابر در سر با یکدیگر مواطاه کردند و شیرویه
بروی بیرون آوردند و او را بر آن داشتند تا پدر محبوس کرد و انوی راضی نشدند تا بفرمود
و او را بشمشیرکشان هلاک کردند و مدت ملک وی سی و هشت سال بود —

شیرویه بن پرویز

چون پدر را بکشت هفده تن از برادران و برادرزادگان را بکشت پس رنجور شد و علت طاعون بروی ظاهر گشت و او بیشتر بزرگان فرس بران هلاک شدند و مدت ملک او هشت ماه بود.

اردشیر بن شیرویه

چون پدرش درگذشت کسی دیگر نبود که استعداد پادشاهی داشت و او هفت ساله بود و بطیسفون بود و از آنجا یگه ویرا بر تخت نشاندند بی مشورت شهریار فراهین و او اسفهداری بزرگ بود خشم گرفت و اردشیر را بگفت و به پادشاهی بنشست پوران دخت پرویز جمعی بگماشت تا اورا ناگاه زخمی زدند و هلاک کردند و مدت ملک او یک سال و شش ماه بود.

کسری بن خاقان

از نسل ارسلان بن ساسان بن بهمن است چون دیگری نیافتند اورا پادشاهی دادند و یک سال و پنج ماه بیشتری ست.

کسری بن قباد بن هرمز

پرورش او بترکستان بود و باتفاق اکابر فرس پادشاهی بوی دادند و باقی عمرش بیش از سه ماه نبود.

پوران دخت بنت کسری پرویز

زنی عاقل عادل بود و درزمان وی لشکر اسلام خروج کردند و مدت ملک او یکسال چهار ماه بود.

فیروز بن خوشنو شنبد

از نژاد یزدجرد اثیم است و مادرش از نژاد انوشیروان و مدت شش ماه بادشاهی کرد۔

آزرمی دخت بنت پرویز

زنی عاقله بوده است و فرخ زاد از اسپهبدان خراسان خواست که او را زن کند، او با کرد
اما وعده داد که بسی بخلوت او را راه دهد فرخ بوعده برفت آزرمی دخت بفرمود تا او را بکشتند، و رستم
پسر فرخ بکینه آزرمی دخت را زهر داد و مدت ملک از چهار ماه بود۔

فرخ زاد خسرو بن پرویز

دران وقت که شیرویه برادران میکشت وی خرد بوده بدان سبب خلاص یافت اما
عقل و رای نداشت و مدت شش ماه بود که به بادشاهی نشسته بود که یزدجرد از فارس بیاوردند
و بادشاهی بوی دادند۔

یزدجرد بن شهریار بن پرویز

چون شیرویه خویشان را میکشت دایه یزدجرد او را پنهان بفارس آورد و بزرگان فارس
او را در اصطخر می بریدند پس چون شنیدند که فرخ زاد در مداین به بادشاهی نشسته است و
استعداد او ندارد، یزدجرد را بمداین بردند و به بادشاهی بنشاندند و همه اطراف مملکت متغلبان
فروگرفته بودند، و استیلاء مسلمانان را بود، و مدت هشت سال بمداین بود چون سعد بن ابی وقاص
قادسیه را بگرفت رستم بن فرخ را بجنگ وی فرستاد و تاج انوشیروان را با جوهری چند به صین
فرستاد بودیعت و خود به نهاوند آمد چون بشنید که رستم کشته شد و لشکر هزیمت گشت و عرب فراپیش آمد

باصفهان رفت ومدتی انجاگیه بود ماهویه که نائب او بود دران طرف بسبب خیانتی که کرده بود
می اندیشید، بس ملک هیاطله و گویند که خاقان را برسروی آورد، بر آنکه بمعاونت می آیند تا عرب
بردارند یزدجرد چون بدانست که عذر رخواهد کرد بگریخت، و در آسیائی شد، آسیابان او را بشناخت
و بر طمع جامه و زینت او را هلاک کرد، و ملک او را ملوک فرس بکلی منقطع گشت، و مسلمانان را مسلم
گشت. و این واقعه در خلافت امیر المومنین عثمان بود، و مدت ملک ایزدجرد
بیست سال بود، و مدت عمرش سی و پنج سال هلاکت او در سنه احدی وثلثین هجری بود۔

قسم سیوم

در شرح احوال خلفاء وغیرهم

مدت ملک ایشان ششصد وچهل وپنج سال بود وایشان سه طبقه بوده اند

جمله از قریش از نسل اسماعیل بن ابراهیم علیهم السّلام وایشان با ملوک فرس بار فخشا بهم
می رسند وار فخشد را بفرس هوشنگ گویند وایران گویند۔

وبیشتر سطری از احوال پیغامبر ما علیه الصلوة والسّلام یاد کنیم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
از قریش اند و مادرش از اولاد یعرب بن قحطان که بعد از سلیمان علیه السّلام ملوک یمن بوده اند
و پیغامبر علیه السّلام چون سال وی بچهل رسید باری تعالی او را بوحی مشرف کرد، وبرسالتش
بجمله خلق فرستاد، وبفرمود، تا بیشتر اقارب خویش را دعوت کند، واول کسی که به وی گروید از مردان
ابو بکر صدیق رضی الله عنه بود واز کودکان علی بن ابی طالب کرم الله وجهه واز زنان خدیجه رضی الله
عنها وبواسطهٔ دعوت ابو بکر بسیاری از اکابر صحابه مسلمان شدند، ولکن نیارستند اظهار کردن نماز
وجماعت و پیغامبر علیه السّلام دعا میکرد، تا باری تعالی اسلام را با بوجهل یا عمر قوی گرداند، ودر
حق عمر مستجاب گشت، عمر رضی الله عنه چون مسلمان شد، پیغامبر علیه السّلام را با جماعت در مسجد
آورد ونماز بگزاردند، قریش در خروش افتادند وقصدها کردند، اما به سبب آنکه ابو طالب رئیس
قریش بود، وبر همگنان مقدم بود، وحمایت پیغامبر علیه السّلام وهمگنان میکرد، شکایتی نتوانستند
کرد، چون ابو طالب درگذشت وعباس مردی حلیم بود، ودفع قریش اندوی نتوانست کرد، ...

پیغامبر علیه السّلام و مسلمانان بانواع متاذی می شدند آهنگ هجرت فرمود، و صحابه را بتفاریق بمدینه فرستاد، و خود از پی ایشان با ابوبکر صدیق برفت، در سال سیزده از بعث، و در مدینه اسلام ظاهر و قوی گشت و مدت ده سال آنجا بزیست و آیت سیف آنجا نازل شد و پیغامبر علیه السّلام بنفس خویش در بیست و هفت غزا حاضر شده بود، و در جمله مظفر آمد و در احد اگرچه بسبب عذر منافقان نکایتی رسید و حمزهٔ عم رسول در آن شهید گشت، اما در صدمه اوّل ظفر او را بود، و شرح معجزات و غزوات و حالات او بسیار است و کتابها مطول در آن ساخته اند و چون روی در نقاب کشید، و بجوار حق رسید، سال او شصت و سه بود، روز دیگرش در حجرهٔ عائشه رضی دفن کردند، و گویند روز سیوم صلّی الله علیه وسلّم و علی اله و التابعین لهم باحسان ۔

طبقهٔ اول خلفاء راشدین

و ایشان شش نفر اند چهار آنند که بیعت ایشان تمام شد و مدت خلافت ایشان قریب سی سال بوده است ۔

خلیفهٔ اوّل ابوبکر الصّدیق رضی الله عنه

چون پیغامبر صلّی الله علیه وسلّم از حضیض هستی باوج قدسی ارتقا فرمود انصار در دار السقیفه جمع شدند، و بسعد بن عباده اتفاق کردند که پیشوا گردانند، ابوبکر و عمر در مسجد حاضر بودند، و این خبر بایشان رسید، از محاربت و مخالفت مسلمانان اندیشیدند، برخاستند و پیش ایشان رفتند و سخن از هر باب براندند، و باخر الامر جمله بخلافه ابوبکر صدیق راضی شدند و با وی بیعت کردند، و کار خلافت بروی مقرر گشت، و بزرگواری و مساعی او در اسلام ظاهر ست، و اندر زمان وی دوازده طایفه از عرب مرتد گشتند و ده را او کفایت کرد، و در دیگر عمر و لشکر بجانب شام فرستاد و اغلب شام بگشود و مدت خلافت وی دو سال بود ۔

خلیفه دوم امیرالمؤمنین عمر الخطاب العدوی رضی الله عنه

و شهامت و معدلت و رای او جهانیان را متواتر گشته و همگنان را معلوم و مبرهن شده و در جهان چون وی بادشاهی نشان نداوه اند، دین محمدی بدایت و نهایت از وی قوت یافت، و رایات اسلام در مشارق و مغارب برافراشت، و تمامت ممالک شام و روم کشود و اکاسره را قمع کرد و فارس و عراق از ایشان متخلص گردانید، او را غلامی خالد بن ولید ضربه زد و شهید گشت و مدت خلافت وی ده سال و نیم بود۔

خلیفه سیوم امیرالمؤمنین عثمان رضی الله عنه

چون عمر را طعنه زدند شش کس بر خلافت معین کردند عثمان و علی و عبدالرحمن و طلحه و زبیر و سعد وقاص پس عثمان رضی الله عنه معین شد و پدر وی و پدر پیغامبر پسر عمان بوده اند، و دو دختر پیغامبر در نکاح او برده اند، ازین جهت وی را ذوالنورین میگویند، و مدت خلافت وی دوازده سال بوده است و در ایام وی خراسان و آذربایجان و طبرستان و کرمان کشوده شد، و مصر و حدود مغرب و اکثر بلاد روم بستدند و اول فتنه که در اسلام افتاد خروج جمعی از مسلمانان بود و شهید کردن وی۔

خلیفه چهارم امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب الهاشمی کرم الله وجهه

در نیم روز که امیرالمؤمنین عثمان رضی الله عنه شهید شد بر وی بیعت کردند، و اغلب مسلمانان بر وی متفق شدند، و عائشه و طلحه و زبیر از وی جدا گشتند و بر وی قتل عثمان نسبت کردند و بجانب بصره رفتند و علی رضی الله عنه از پی ایشان بشد و محاربت کرد، و عائشه را باز بمدینه آورد و طلحه و زبیر کشته شدند در جنگ، و معاویه در مطاوعت نمودن هم بدین عذر

تمسک ساخت، و میان ایشان محاربات عظیم رفت، و خلقی بی حد از طرفین کشته شدند، و باخر الامر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بکوفہ آمد و انجا مقیم شد، و معاویہ باز بشام شد، و آن دیار جملہ بدست فرو گرفت، و دعوی خلافت کرد، پس از خوارج سہ کس اتفاق کردند، تا ہر کس بجانبی روند و علی و معاویہ و عمرو عاص را سحرگاہ بیست و ہفتم رمضان ہلاک کنند عبد الرحمن ملجم لعنۃ اللہ بیامد و علی در نماز بود او را زخم زد دیگر کہ بشام رفتہ بود معاویہ را زخم زد اما کارگر نبود و قضاء اللہ عمرو عاص آن روز بیرون نیامد، و برادر زادہ را فرستاد و کشتہ شد، و مدت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ چہار سال و نہ ماہ بود۔

سبط رسول اللہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

چون امیر المومنین علی شہید گشت، اہل عراق با حسن بیعت کردند، و معاویہ بمحاربت وی برخاست، و آہنگ وی کرد، حسن رضی اللہ عنہ از غدر اہل عراق اندیشہ کرد، و با وی مصالحت کرد و بجانب حجاز رفت، و چنین گویند کہ زنش دارو ی زہر داد و او نماند۔

السبط الاخر الحسین بن علی رضی اللہ عنہ

چون معاویہ وفات یافت اہل عراق بیعت نامہ سوی حسین فرستادند او قصد کوفہ کرد عبید اللہ بن زیاد برادر زادہ معاویہ امیر کوفہ بود، و لشکر پیش وی باز فرستاد، تا او را دستگیر کنند، و در دشت کربلا بہم رسیدند و دو سہ شبانروز محاربہ و مقاتلہ رفت کہ لشکر حسین آنچہ بود بقتل آمدند، یک پسر کوچک داشت در گہوارہ میگریست حسین آواز او بشنید و دلش برجوشید و او را بخواست و در کنار گرفت ناگاہ یک حربہ زدند، و آن طفل ہلاک شد، و حسین بن علی رضی اللہ عنہ گفت انا للہ و انا الیہ راجعون و از کنار بزمین نہاد انگاہ تشنگی بر حسین رضی اللہ عنہ غلبہ کرد و برآب فرات رفت کہ آب خورد چون

آب در دهن کرد یک تیر در دهن حسین زدند و خون آلود گشت آب از دهن بریخت و باز آمد و

ازقوت فرو ماند و در شب نهم محرم بخسپید چون چشم در خواب

رفت پیغامبر صلّی اللہ علیہ وسلّم را بخواب دید گفت یا حسین غم مخور که فردا تو نزد من خواهی بود، روز

دیگر حسین بن علی بقتل آوردند و اهل بیت حسین را همه برهنه پا و علی بن حسین را که مانده بود،

پیش یزید علیه اللعنه فرستادند، سر و پای برهنه و جامه دریده و سر حسین نیز همبر بدان، چون پیش

وی بردند فرمود که این علی را نیز بکشند و سر حسین در طشت نهادند و پیش خود بنهاد و چوبی که در دست

داشت بر لب حسین می مالید، اکابر که پیش وی حاضر بودند منع کردند که لبی که پیغامبر علیه السلام

بوسه داده باشد نشاید که تو چوب زنی، و این پسر کوچکست چه از دست وی برآید رها کرد و از

نسل حسین او مانده۔

طبقه دوم۔ بنی امیه

مدت ملک ایشان نود و پنج سال عدد ایشان سیزده نفر و هذا اسامیهم

(۱) معاویه بن ابی سفیان
(۲) یزید بن معاویه
(۳) مروان بن الحکم
(۴) عبد الملک بن مروان
(۵) ولید بن عبد الملک
(۶) سلیمان بن عبد الملک
(۷) عمر بن عبد العزیز
(۸) یزید بن عبد الملک
(۹) هشام بن عبد الملک
(۱۰) ولید بن یزید
(۱۱) یزید بن ولید
(۱۲) ابراهیم بن ولید
(۱۳) محمد بن مروان الحکم۔

معاویه بن ابی سفیان

از دهاة عرب بود و از ایام عمر رضی الله عنه در جانب شام امیر بود اما استقامت

کار و استبداد در تدبیر ممالک اسلام مدت بیست سال یافت بعد از وفات علی رضی اللہ عنہ۔

یزید بن معاویہ

چون معاویہ درگذشت یزید برجای وی ایستاد و مدت چہار سال بادشاہی کرد، و در آخر عہد وی عبداللہ بن زبیر خروج کرد بحجاز، و چون یزید درگشت کار وی قوی گشت و جملہ عراق با وی اتفاق کردند، و بر وی بماند، تا ایام عبدالملک بن مروان، بس او بحجاز یوسف را بفرستاد، و با وی محاربت کرد و او را بیاویخت۔

مروان بن الحکم

چون یزید درگذشت و پسرش خالد خرد بود بنی امیہ بر مروان اتفاق کردند و شام از عبداللہ بن زبیر نگاہ داشتند، چون نہ ماہ بگذشت زن یزید کہ زن او شدہ بود او را زہر داد و ہلاک کرد۔

عبدالملک بن مروان

چون پدرش درگذشت اہل شام با وی بیعت کردند و او حجاج بن یوسف را بمقاتلہ ابن زبیر فرستاد چون از آن فارغ شد، و بجانب عراق و فارس آورد و برادرش محمد را بفارس فرستاد و شہر شیراز او ساختہ است کہ بیش ازین در اصطخر شہرستان بودہ و مدت ملک او بیست و یکسال بود۔

ولید بن عبدالملک

نہ سال و چند ماہ بادشاہی کرد و در ایام وی بیشتر ماوراءالنہر کشودہ شد۔

سلیمان بن عبدالملک

واو را مفتاح الخیر خواندندی چه ولیدظالم بود، و در ایام وی باران اندک بود، و قحطی عظیم پیدا شد، چون بادشاهی بسلیمان رسید عدل پیشه کرد، باری تعالی باران تمام بفرستاد و فراخی در عالم ظاهر گشت، و مدت ملک وی قریب دو سال و هشت ماه بود۔

عمر بن عبدالعزیز

بعد از خلفاء راشدین چون وی خلیفه بعلم و دیانت و تقوی نبوده و پیوسته با اہل بیت بتقریب حسبی چون نام امیرالمومنین علی شنیدی تعظیم داشتی و مردمان را از زشت وی منع کردی، و مادر وی از اسباط امیرالمومنین عمر بوده و در خلافت دو سال و نیم مہلت یافت۔

یزید بن عبدالملک

بادشاہی با جمال بود و ایام خلافت وی چہار سال بود، و در اثنا ر آن مدت عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس آغاز دعوت کرد، و ابومسلم الخراسانی را که از ابنار ملوک فرس است فرمود، تا در خراسان او را دعوت کند۔

ہشام بن عبدالملک

مردی صاحب رای بوده و بادشاہی او مدت نوزده سال و ہفت ماه بود۔

ولید بن یزید بن عبدالملک

سال و سه ماه بادشاہی کرد آنگاه محمد بن الخالد القشیری او را خلع کرد، و با یزید بیعت کرد۔

یزید بن ولید بن عبد الملک

مادرش شاه آفریده بود دختر فیروز بن یزدجرد بن شهریار جوانی عادل نیکو سیرت بود، ومدت ملک او شش ماه بود۔

ابراهیم بن الولید

ولی عهد برادر بود و مدت سه ماه و چند روز پادشاهی کرد پس مروان بروی خروج کرد وازوی بستد۔

مروان بن محمد بن مروان الحکم

از ایام ولید بن عبد الملک امیر حمص بود و چون بادی بیعت کردند برقرار آنجا که بود تا اولاد عباس بروی خروج کرد، و آفتاب دولت بنی امیه غروب کرد و مدت ملک او پنج سال و دو ماه بود۔

طبقهٔ سیوم خلفاء بنی العباس

عدد ایشان سی وهفت نفر مدت خلافت ایشان پانصد و بیست سال بود و هذا اسماؤهم

(۱) ابو العباس السفاح عبد الله بن محمد بن علی بن عبد الله بن عباس (۲) المنصور ابو جعفر بن محمد بن علی بن عبد الله المعروف بدوانیقی

(۳) المهدی ابو عبد الله محمد بن عبد الله	(۴) الهادی ابو محمد موسی بن محمد
(۵) الرشید ابو جعفر هارون بن محمد	(۶) الامین محمد بن هارون
(۷) المامون عبد الله بن هارون	(۸) المعتصم بالله ابو اسحق محمد بن هرون
(۹) الواثق بالله هرون بن المعتصم	(۱۰) المتوکل علی الله جعفر بن المعتصم
(۱۱) المنتصر بالله ابو العباس محمد بن المتوکل	(۱۲) المستعین بالله احمد بن محمد بن المعتصم
(۱۳) المعتز بالله ابو عبد الله محمد بن المتوکل	(۱۴) المهتدی بالله محمد بن هرون

(۱۵) المعتمد علی اللہ احمد بن المتوکل

(۱۶) المعتضد باللہ احمد بن طلحۃ بن المتوکل

(۱۷) المکتفی باللہ علی بن المعتضد

(۱۸) المقتدر باللہ جعفر بن المعتضد

(۱۹) القاہر باللہ محمد بن المعتضد

(۲۰) الراضی باللہ احمد بن احمد بن المقتدر

(۲۱) متقی باللہ ابراہیم بن احمد المقتدر

(۲۲) المستکفی باللہ عبداللہ بن علی بن احمد

(۲۳) المطیع للہ ابوالقاسم عبداللہ الفضل بن المقتدر

(۲۴) الطائع للہ عبدالکریم بن المطیع

(۲۵) القادر باللہ احمد بن اسحاق ابن المقتدر

(۲۶) القایم بامر اللہ ابوجعفر عبداللہ بن القادر

(۲۷) المقتدی باللہ ابوالقاسم عبداللہ بن احمد القایم

(۲۸) المستظہر باللہ ابوالعباس بن احمد المقتدر

(۲۹) المسترشد باللہ ابومنصور بن المعتدر بن المستظہر

(۳۰) الراشد باللہ ابوجعفر بن منصور بن مسترشد

(۳۱) المقتفی بامر اللہ ابوعبداللہ محمد بن مستظہر

(۳۲) المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف بن المقتفی

(۳۳) المستضی بامر اللہ الحسن بن المستنجد

(۳۴) الناصر لدین اللہ ابوالعباس احمد بن المستضی

(۳۵) الظاہر بامر اللہ ابونصر محمد بن الناصر

(۳۶) المستنصر باللہ منصور بن الظاہر

(۳۷) المستعصم باللہ ابواحمد عبداللہ بن المستنصر

ابوالعباس سفاح عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ العباس

سبب خلافت ایشان آن بود کہ محمد بن علی داعیان برگماشت تا پسران او ابراہیم والوالعباس را دعوت کنند و بیشتر اہل خراسان وعراق بران ہم داستان شدند ومروانیان را اطاعت نکردند چو مروان بادشاہ شد خلق از وی بیشتر نفور گشت زید ابوسلمہ الخلال کہ از روسا کوفہ بود ابراہیم را از حجاز برخواند واو بادوازدہ تن از اقارب روی بکوفہ نہاد، اتفاقاً کسان مروان بروی رسیدند واورا بگرفتند، وبنزد مروان بردند، تا اورا ہلاک کرد ابوالعباس با تمامت خویشان بکوفہ آمد، وخلق بروی جمع شدند، وروز جمعہ سیزدہم ماہ ربیع الآخر سنہ اثنی وثلثین ومایۃ باوی بیعت کردند، ونماز جمعہ از پی وی بگزاردند ودیگر ابوالعباس لشکر جمع کرد، وبرادرش

منصور را بواسطہ فرستاد بجاربیت قبادبن المسیرکہ امیرعراق بود، وعم خویش عبداللہ بن علی بجانب شام بمقابلہ مروان فرستاد وہر دو مظفر گشتند ومدت خلافت او چہار سالہ وہشت ماہ بود۔

المنصور ابوجعفر عبداللہ بن محمدؐ

دراواخرایام ابوالعباس بحج رفت ودرمراجعت بفی برادرو عہدنامہ اورا بخلافت و ولی عہدی عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بوی رسید، چون پسرش مہدی بزرگ شد عیسیٰ را خلع کرد، وولی عہدی بدوداد، وابومسلم کہ صاحب دعوت ایشان بود در خراسان بتوہم عصیان واستقلال کہ ازوی داشت اورا ہلاک کرد، ومحمد وابراہیم ابنا عبداللہ بن الحسین بن علی بن ابی طالب بروی خروج کردند ولشکر فرستاد، تا ایشان رابقتل آوردند، وشہربغداد در سنہ خمس واربعین ومائۃ بناکرد، ومدت خلافت او بیست ودو سال بود وازائمہ کبار کہ در عصروی بودند امام ابوحنیفہ کوفی وامام مالک مدنی وامام سفیان ثوری رضی اللہ عنہم۔

المہدی محمدؐ بن عبداللہ

چون بحج رفت ورنجور شد درراہ، چون بہ بیرمیمون رسید بدومنزلی مکہ درگذشت ومہدی ہادی بود واندرکہ باوی بیعت کردند ودرزمان وی شخصی بجانب خراسان ظاہر شد ودعویٰ بادشاہی کرد وازآنجا یگہ بجانب زاولستان شد ومہدی اسپہدان خراسان فرستاد تا اورا ہلاک کردند حسین بن علی بن الحسین العلوی درکہ دعویٰ خلافت کرد ومدت خلافت دہ سال وچند روز بود۔

الہادی موسیٰ بن محمدؐ

چون پدرش درگذشت او بجانب جرجان بود چون آگاہ گشت بازبغداد آمد وقریب

هفت سال درخلافت بزیست وحسین بن علی العلوی درایام او کشته شد۔

الرشید هارون بن محمد

چنین گویند که اندران شب که هادی وفات یافت با او بیعت کردند و مامون در وجود آمد وازین سبب آن شب را لیلة الهاشمیة گویند واول کسی که با او بیعت کرد یحیی بن خالد البرمکی بود که از اولاد ملوک ساسان بوده است واز آن جهت وزارت بوی داد، وبعد از مدتی جعفر بن یحیی را بکشت ویحیی را محبوس کرد، ودر اول روز او بسیاری از اکابر حجاز که با علوی متفق بودند ببغداد آوردند، واز آن زمره امام ابوعبدالله محمد بن ادریس الشافعی بود، ودران ایام ابو یوسف قاضی بود و محمد بن الحسن والی بیت المال و شافعی رضی الله عنه چند نوبت در حضور رسید بایشان مناظره کرد وغالب آمد رشید درشان وی معتقد شد واورا خلعت داد وچند سال دربغداد درس گفت واز جمله ملازمان او امام احمد حنبل بود پس مصر رفت و در آن جایکه جوار حق رسید ومدت خلافت هرون بیست وسه سال بود ووفات او در طوس

الامین محمد بن الهرون

رشید اورا ولی عهدی داد و مامون را بسلطنت خراسان فرستاد پس چون امین بادشاه شد علی بن عیسی با لشکری تمام بحرب مامون فرستاد مامون طاهر بن الحسین که عامل وی بود فرستاد ومیان ایشان مقابله رفت، و لشکر امین منهزم شد، واز پی آن ببغداد رفت وامین را هلاک کرد، ومدت خلافت او چهار سال وهفت ماه بود۔

المامون بن عبدالله بن هرون الرشید

افضل واعلم خلفا بنی العباس بود ودر فنون علوم شهرت داشت وبیشتر علم حکمی

در ایام او بازبان عربی کردند، و با سادات میلی داشت و ازین قبل ولی عہدی به علی بن موسی بن جعفر الرضا داد، و بنی عباس از آن آشفته شدند و او را خلع کردند و با ابراہیم بن المہدی بیعت کردند پس ماموں حسن بن سہل السامانی را بفرستاد و ابراہیم را اسیر کرد و امام علی بشیتر وفات یافت و مدت خلافت ماموں بیست سال و پنج ماہ بودہ است۔

المعتصم باللہ محمد بن ہرون

او را خلیفہ مثمن گویند سبب آنکہ ہشتم خلیفہ بود از ابناء عباس و ہشتم بطن و ہشت سال و ہشت ماہ و ہشت روز خلافت کرد و قاضی القضاۃ در ایام او احمد بن ابی داؤد، و از فقہا بزرگ اسمعیل المزنی و الربیع المرادی و امام احمد نیز در حیات بود، و معتصم بسبب آنکہ میلی باعتزال داشت و معتقد نبود او را ترحیب نکردی و گاہ گاہ رنجانیدی۔

الواثق باللہ ہرون بن المعتصم

مردی بغایت قوی بودہ چنانکہ گویند بہر دستی گوسپندی نگاہ داشتی تا پوستش جدا کردندی مدت خلافت او پنج سال و نہ ماہ بود۔

المتوکل علی اللہ جعفر بن المعتصم

مؤسس سنت بود فقہا و محدثان را دوست داشتی و امام احمد را ترحیب کردی و اندر خلافت او امام وفات یافت بعد از چہار سال و نہ ماہ کہ خلافت کرد د بزیست و صیف بن الصحاب ابوعاشرانی کشتہ شد سبب فتح خاقان برکشید و اقطاع وصیف بوی داد۔

المستنصر باللہ محمد بن المتوکل

و با ترکان در کشتن پدر یکی بود لاجرم بعد از شش ماہ بخناق درگذشت۔

المستعین باللہ احمد بن محمد المعتصم

در ایام او حسن بن یزید العلوی اندر طبرستان خروج کرد و جیل و دیلم با او یکی شدند
و وی بکشودند، و مدت دو سال خلافت کرد پس ترکان او را خلع کردند و با معتز باللہ بیعت کردند۔

المعتز باللہ محمد المتوکل

چهار سال و نیم خلافت کرد آنگاہ ترکان او را بگرفتند و در آفتاب نگاہ داشتند تا خود
را خلع کرد، پس او را محبوس کردند، و طعام از وی باز داشتند، تا وفات یافت۔

المهتدی باللہ محمد الواثق

بغایت متشرع بود و متزہد و اغلب شب با تمام مشغول بودی و کہنہ جبہ پوشیدی،
و بر گلیمی نشستی در ایام او ملاہی و محرمات مندفع شد، و کس را یاری آن نبودی کہ اظہار کند،
و بزمان او اولاد لیث صفار در سجستان خروج کردند و قریب سالی در خلافت مہلت یافت۔

المعتمد علی اللہ احمد بن المتوکل

چون با وی بیعت کردند برادر را ابو احمد طلحہ بن المتوکل بیمن و حجاز فرستاد، و بیست
و سہ سال و سہ ماہ خلافت کرد، و در ایام او کار صفاریان بغایت رسید۔

المعتضد باللہ احمد بن طلحہ بن المتوکل

مردی بغایت ہیبت بود او را سفاح ثانی گفتندی، و در اواخر ایام او امیر اسمٰعیل
بن احمد السامانی خروج کرد، و عمرو لیث بدست او اسیر شد، و مدت خلافت او نہ سال و ہفت ماہ بود

المکتفی باللہ علی بن احمد بن طلحۃ

در عہد او الناصر الحق الحسن بن علی الحسینی در دیار دیلم خروج کرد و کشتہ شد، و عماد الدولۃ کہ اول ملوک دیلم است بادی بود و قاضی ابو العباس بن شریح قاضی شیراز بود و مقتدر، بدست بعضی از خواص کشتہ شد، و مدت ملک او پنج سال بود۔

القاہر باللہ محمد بن المعتضد

چون برادرش شہید کردند، او را نامزد خلافت کردند، و بعد از سالی و نیم او را خلع کردند و با پسر زادہ مقتدر بیعت کردند۔

الراضی باللہ احمد بن احمد بن جعفر

مدت خلافت او شش سال و دہ ماہ بود و بس درگذشت۔

المتقی باللہ ابراہیم بن احمد المقتدر

قریب چہل سال خلافت بنام وی بود و بعد از ان او را میل کشیدند۔

المستکفی باللہ عبداللہ بن علی

او را بیعت کردند و بعد از سالی و چہار ماہ معز الدولۃ احمد بن بویہ او را محبوس کرد و پسر مقتدر را بنشاند۔

المطیع باللہ الفضل بن المقتدر

سی و یک سال خلافت کرد، و بعد از ترکان کہ بندہ زادگان خلفا بودند، غوغا کردند،

و بیکدیگر بر آمدند و از آن فتنها ظاهر شد، و او خود را خلع کرد، و تفویض خلافت به پسر کرد۔

الطایع باللہ عبدالکریم بن المفضل

هفده سال و نه ماه خلافت کرد در فتنه و زحمت، باخر الامر بهاء الدوله بن عضد الدوله او را خلع کرد و با پسر عم وی بیعت کرد۔

القادر باللہ احمد بن اسحاق بن المقتدر

در ایام او سلطان محمود سبکتگین عبدالملک سامانی را هزیمت کرد، و خراسان با ستقلال فرو گرفت و خلافت او چهل سال و چهار ماه بود۔

القایم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ بن القادر

در ایام او طغرلبکین بن میکایل بن سلجوق خروج کرد در خراسان، و قایم بامر اللہ او را خلعت فرستاد و برکن الدوله لقب کرد، بعد از آن بساسیری که اسپهبد بغداد بود آهنگ کرد، قایم باللہ بطغرلتگین استعانت کرد، و عمید الدوله را که وزیر او بود گفت که جوابی مختصر که او را بدان وثوقی تمام حاصل شود بنویس عمید الدوله بنوشت قوله تعالی که ارجع الیهم فلناتینهم بجنود لاقبل لهم بها و لنخرجنهم منها اذلة وهم صاغرون و سلطان بالشکری تمام برفت و میانه داسطه و کوفه جنگ کرد، و بساسیری هزیمت شد، و سلطان از آن جایکه بخدمت خلیفه شد و او را باز ببغداد آورد، چون نزدیک شهر رسید سلطان پیاده شد و در رکاب میرفت و خلیفه مبالغه میکرد و ارکب یا رکن الدین و از آن روز لقب سلطان از دولت بدین مبدل شد و حال بغداد در تصرف سلطان آمد و مدت خلافت او چهل سال و هشت ماه بود۔

المقتدی باللہ ابو القاسم عبداللہ بن احمد

مدت خلافت او نوزده سال وهشت ماه بود چنین گویند که بمفاجات درگذشت و در روز وفات او پانزده ملک بزرگ مثل ملک هند و ترک از دنیا رحلت کرد۔

المستظهر باللہ ابو العباس احمد بن المقتدی

در ایام دولت او دولت آل بویه منقضی شد، و شبانکارگان در فارس مستولی شدند، و شرح از بجای خود داده آید و مدت ملک او بیست و پنج سال بود۔

المسترشد باللہ ابو منصور فضل بن المستظهر

در ایام محمود بن محمد بن ملک شاه سلجوقی بغداد را حصار داد، و باخر الامر او بمصالحت بازگشت و در نزدیک وفات یافت، پس مسترشد روی بعراق کرد و چون از دینور بگذشت بمسعود برادر محمود رسید و میانه ایشان محاربت قایم گشت و لشکر مسترشد هزیمت شدند و مسترشد اسیر شد و در سراپرده مسعود محبوس بود که ملاحده او را کارد زدند و در ایام او محمد بن تومرث که بعلم و تقویت مشهور بود بجانب مغرب خروج کرد و در سنه اربع و عشرین خمسمانه وفات یافت و عبد المومن بن علی از اصحاب او بحکم وصایت او بکار او قیام نمود و تمامت ممالک مغرب بستد و چنان نماید که هنوز آن دیار در تصرف اولاد او مانده و مدت خلافت او هفده سال و هفت ماه بود۔

الراشد باللہ ابو جعفر منصور بن المسترشد

چون مسترشد اسیر گشت در بغداد با او بیعت کردند و در پی کینه خواستن سلطان مسعود

بغداد او رفت و شهر در حصار گرفت و بعد از چند ماه راشد بکلاب موصل بگریخت و از آن جا بملک باذربائیجان آمد و بعد از آن قصد عراق کرد، و در راه بدست ملحدان شهید شد، و مدت خلافت او دو ماه و چند روز بود۔

المقتفی لامر اللہ ابو عبد اللہ محمد بن المستظہر

چون راشد بگریخت مسعود در بیست و سیوم ذیقعدہ سنہ ثلثین و خمسمایہ با مقتفی بیعت کرد و مسعود بازگشت و در ایام او از سلغریان سنقر اتابک ملک شاہ (بن محمد بن محمود) سلجوقی کہ در شیراز حاکم بود خروج کرد و مدت خلافت او بیست سال و چہار ماہ و نیم بود۔

المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن المقتفی

یازدہ سال خلافت کرد و در عہد کار آل سلجوق ضعیف شد۔

المستضی بنور اللہ الحسن بن المستنجد

در ایام وی دولت غزنویان منقطع شد و ملوک غور بر بلاد ہند و غزنہ۔ و خوارزم شاہ بر بلاد خراسان۔ و بندگان آل سلجوق۔ بر عراق مستولی شدند و مدت خلافت او نوازدہ سال بود۔

الناصر الدین اللہ ابو العباس احمد بن المستضی

مردی دلاور بود، دانا، و در ایام او دولت آل سلجوق درین دیار بانجام رسید و سلطان محمد بن تکش مستولی گشت و عزیمت بغداد کرد و شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ روحہ برسالت بر وی رفت و سخن وی نشنید، و در راہ برفی عظیم در افتاد، و بسیار از لشکریان او ہلاک شدند، و سلطان بتبریز رسید، و بازگشت، و عنقریب چنگیز خان بر وی خروج کرد و مدت

خلافت او چهل و پنج سال بود۔

الظاهر بامر الله ابو نصیر محمد بن الناصر

قدر شش ماه پادشاهی کرد و در گذشت۔

المستنصر بالله منصور بن الظاهر

در زمان وی خوارزمیان مستاصل شدند، و مستولی گشت و حرما غور ببغداد رفت و با شرف الدین اقبال سرابی محاربت کرد و منهزم بازگشت و مدت خلافت او هفده سال و هفت ماه بود۔

المستعصم بالله ابو احمد عبدالله بن المستنصر

آخر بنی العباس بود هر دوی عالم متورع بود، اما رائی نداشت، و مدت هفده سال خلافت کرد آنگاه هولاکو خان بجنگ وی رفت و او را با اکثر بغداد شهید کرد، و از وی پسر مانده است و در میان مشغول می باشد و عمی که او در این التراکیه گویند، در مصر رفت و آخر خلفا بنی عباس بوده است

قسم چہارم

در اخبار سلاطین و ملوک عظام

که در ایام عباسیان باستقلال در ممالک ایران بادشاهی کرده اند و ایشان هشت طایفه بوده اند۔ صفاریه، سامانیه، غزنویه، دیالمه، سلجوقیه، سلغریه، خوارزمیه، مغولیه، سلغریان اگرچه در فسحت ممالک مساوی ایشان نبوده اند اما بسبب آنکه فارس داشته اند که دار الملک اصلی ایشان ایرانست و نیز در تشیید قواعد خیرات و تائید معاقد مبرات از همگنان برگذشته اند، خواستیم که این کتاب از مآثر ایشان معطل نماند۔

طایفهٔ اوّل۔ صفاریان

مدت ملک ایشان پنجاه سال بوده است و عدد ایشان سه نفر بوده اند۔

(۱) یعقوب بن اللّیث،   (۲) عمرو بن اللّیث

(۳) طاهر بن محمد بن عمرو

یعقوب بن اللیث السّجستانی

او و عم او در خدمت درهم بن نصر بن رافع بن لیث می بودند در بست از شهرستان سجستان و درهم پیوسته بغزا خوارج و کفار رفتی، و از ان قبل عوام تمام متابع وی بودند

بس درہم لشکری جمع کرد و یعقوب را او تا بقتال عمار بن یاسر که عامل ہرات بود رود یعقوب رفت و بر وی غلبہ کرد و اعمال او فرو گرفت، و آنجا یکہ وقف کرد، و مردم را دعوت و رعایت می کرد جملہ تابع وی شدند، و بدان استقلالی و شوکتی تمام بیافت و تمامت سجستان و کرمان و خراسان مستخلص کرد، معتمد علی اللہ امیر محمد بن طاہر کہ حاکم عراق بود بفرستاد، تا با وی محاربت کردند اتفاقاً او اسیر گشت و کار یعقوب ارتفاع یافت و آہنگ فارس و خورستان نمود و جملہ مسخر کرد، و بجند ساپور مقام ساخت و آنجا یگہ در سنہ ۲۵۵ھ خمس و خمسین و ماتین وفات یافت۔

عمرو بن اللیث

چون برادرش درگذشت بازجای وی ایستاد، و تمامت ملک در تصرف آورد تا حدی مستولی گشت کہ در بغداد بنام او خطبہ کردند و بیش از آن در خطبہ خبر خلیفہ را دعا نکردندی و در منتصف ربیع الآخر سنہ ۲۸۷ھ سبع و ثمانین و ماتین اسمعیل سامان اندر بلخ او را اسیر کرد و بحضرت المعتضد باللہ فرستاد، و در حبس بغداد بگرسنگی وفات یافت و چنین گویند کہ در اسفار مطبخ او را سی صد شتر و زیادہ کشیدندی و یک چشم داشت و از آثار روی مسجد عتیق جامع شیراز ماندہ است۔

طاہر بن محمد بن عمرو

چون عمرو بن اللیث اسیر گشت طاہر بگریخت و بسجستان رفت و آنجا یگہ رحلت کرد و ایام دولت صفاریان سپری گشت۔

طایفہ دوم۔ سامانیان

و مدت ملک ایشان صد و دو سال و شش ماہ و عدد ایشان دہ نفر ملک ایشان از

دیار ترک تا حد ودجند وفارس وعراق بود ومقام ایشان در بخارا بود و

(۱) اسمعیل بن احمد السامانی	(۲) ابونصر احمد بن اسماعیل
(۳) ابوالحسن نصر بن احمد	(۴) نوح بن نصیر بن احمد
(۵) عبدالملک بن نوح	(۶) منصور بن نوح
(۷) نوح بن منصور	(۸) ابوالحرث منصور بن نوح
(۹) عبدالملک بن نوح	(۱۰) المستنصر اسمعیل بن نوح

الامیر ابو ابراہیم اسمٰعیل بن احمد السامانی

اول سامانیان که بادشاهی کرد او بود مردی عادل وصاحب رای بود وپیوسته باخلفا اظهار طاعت کردی، ومدت ملک او هشت سال بود۔

الامیر ابو نصر احمد بن اسماعیل

بعد از پدر بحکم وراثت وتقدم وار الخلافه مدت شش سال وشش ماه بود که بادشاهی کرد بعد از آن بدست جمعی از بندگان کشته شد۔

الامیر ابوالحسن نصر بن احمد

سی سال با دراستی وعدل ونشر آبادی ونصر موالی وقهر اعادی رایات بادشاهی وجهانداری برافراشت پس بلجام شهادت سیادت دنیا بسعادت عقبی ملتحم ومتصل گردانید۔

الامیر نوح بن نصر

دوازده سال در جهانداری بسر برد وایام دولتش بسر آمد۔

الامیر عبدالملک بن نوح

هفت سال وشش ماه و پانزده روز اسپ مراد در میدان جهان بتاخت و باخرالامر
از اسپ درافتاده و درگذشت۔

الامیر منصور بن نوح

مدت ملک او پانزده سال و نه ماه بود۔

الامیر نوح بن منصور

امرا خراسان بروی عاصی شدند واو نامه نوشت بناصرالدین سبکتگین که شحنهٔ غزنه
بود تا شر ایشان از وی کفایت کرد، و قیادت جیوش خراسان بوی داد و ذلک فی سنه ۳۸۴
اربع و ثمانین و ثلثمایه و مدت ملک او بیست و یک سال و هفت ماه بود۔

ابوالحرث منصور بن نوح

بعد از یکسال و نه ماه که بادشاهی کرد بکتوزن پسر حسن او را اسیر کرده با برادرش
بیعت کرد

الامیر عبدالملک بن نوح

چون نوبت بادشاهی بوی رسید خواست که قیادت جیوش خراسان از سلطان محمود
سبکتگین صرف کند، و از ان سبب میان ایشان محاربه و مقاتله ظاهر گشت عبدالملک بهزیمت
باز بخارا شد و ملک ترک ایلک خان بروی حمله کرد، و مسلط گشت و ممالک او در ماوراءالنهر بدست

فروگفت ۔ ؟ درگرفت

المستنصر اسمعیل بن نوح

چون عبد الملک اسیر گشت او بگریخت و بخراسان آمد و از انجا بگه بجرجان در ری شد و باز بخوارزم رفت و از هیچ آفریده بوی وفائی بمشام او نرسید بلک از همگنان رنج و زحمت یافت و سلطان محمود را ضہا بوی بسپرد اتفاقاً شبی در خانه این شیخ اعرابی فرو آمد و انجا گه او را هلاک کردند و ایام سامانیان باخر رسید۔

طایفه سیوم۔ غزنویان

عدد ایشان دوازده لفر مدت ملک ایشان صد و شصت و یک سال، اگرچه ایام دولت این طایفه در اثنای ایام دیالمه بود، اما چون ایشان از موالی سامانیان‌اند و آن موالی القوم منهم نخواستم که ذکر این دو طایفه از یکدیگر گسسته شود۔

(۱) السلطان محمود بن سبکتگین
(۲) السلطان مسعود بن محمود
(۳) السلطان محمد بن محمود
(۴) السلطان مودود بن مسعود
(۵) السلطان مسعود بن مودود
(۶) السلطان علی بن مسعود بن محمود
(۷) السلطان عبد الرشید بن محمود
(۸) السلطان ابراهیم بن مسعود بن محمود
(۹) السلطان مسعود بن ابراهیم
(۱۰) السلطان ارسلان شاد بن مسعود
(۱۱) السلطان بهرام شاه
(۱۲) السلطان خسرو شاه

السلطان یمین الدوله ابو القاسم محمود بن سبکتگین

در سنهٔ ۳۸۷ھ سبع و ثمانین و ثلثمایه ناصر الدین سبکتگین وفات یافت، و قیادت جیوش

بحکم وراثت وتفویض نوح بن منصور بروی قرار یافت وچون عبدالملک از وی منهزم شد قوتی وشوکتی تمام یافت، وبولایت خراسان وسجستان مستقل شد واز دارالخلافة تشریف وعهد نامه محظوظ گشت وسلطان لقب یافت وبعد ازان بجهت استعانتی که از ظلم اولاد فخرالدوله دیلمی میسر سید عزیمت جرجان وعراق کرد واز ایشان استخلاص کرده وبجانب هند رفت وبسیار از قلاع وبلاد ایشان بکشود وبتکدها خراب کرد وباخرالامر اسرائیل بن سلیمان بن سلجوق از ماوراءالنهر بخواند وسبب مخافتی که از کثرت ایشان داشت بقلعه کالنجار از زمین هند فرستاد وانجا بمرد وسبب خروج ایشان وضعف اولاد او وگرفتن مملکت این بود ودر سنه ۴۲۱ عشرین واربعمایه وفات یافت۔

السلطان مسعود بن محمود سلطان

محمود وصیت کرده بود تا سلطنت خراسان وعراق مسعود را باشد وملک هند وغزنه محمد را مسعود از برادر التماس کرد تا او را در خطبه هم شریک گرداند ومحمد اجابت نکرد پس مسعود آهنگ غزنه کرد، وپیش از وصول او یوسف بن سبکتگین محمد را اسیر کرد، وبقلعه تکیناباد فرستاد، پس چون مسعود برسید یوسف را نیز محبوس کرد وتمامت ممالک پدر در حکم خود آورد وبانفراد در آن تصرف نمود، ودر ان ایام آل سلجوق از جیحون بگذشتند وبخراسان آمدند ومسعود را باین طایفه چند نوبت محاربت افتاد وباخرالامر در سنه ۴۳۲ اثنین وثلثین واربعمایه منهزم گشت، وروی بغزنه نهاد ومحمد دران ایام استقلال یافته بود چون مسعود بغزنه رسید محمد او را بقلعه فرستاد، وپسرش احمد بن محمد از پی وی بقلعه رفت واو را هلاک کرد، در سنه ۴۳۳ ثلاث وثلثین واربعمایه۔

سلطان محمد بن محمود — ۴

قریب چهارده سال بعد از پدر در ممالک ولایت غزنه بادشاهی کرد وقد جری علیه ما جری

برادرش چون بقتل آورد مودود آهنگ او کرد و غالب آمد و بقصاص پدر او را با تمامت اولاد بقتل آورد۔

سلطان مودود بن مسعود بن محمود

چون از قصاص فارغ شد قریب هفت سال در ولایت غزنه تصرف نمود و بسنهٔ ۴۴۱ھ احدی و اربعین و اربعمائة رسید روی در نقاب خاک کشید۔

سلطان مسعود بن مودود

چون پدرش رحلت کرد او طفل بود و چند روز بادشاهی باسم او موسوم گشت پس اکابر مملکت و ارکان دولت بر عم او اتفاق کردند و تاج شاهی بر سر وی نهادند۔

سلطان علی بن مسعود

چون نوبت بادشاهی باوی رسید عبد الرشید بن محمود که از سالها باز در قلعه محبوس بود خلاص یافت، و لشکر جمع کرد، و علی از وی منهزم شد۔

سلطان عبد الرشید بن محمود

قریب هفت سال بادشاهی کرد و در سنهٔ ۴۵۰ھ خمسین و اربعمائة وفات یافت۔

السلطان ابو المظفر ابراهیم بن مسعود

بن محمود ایام دولت او از سنهٔ ۴۵۰ھ خمسین تا ۴۹۲ھ اثنین و تسعین و اربعمایه متمادی گشت، و هیچ خانه خود بنا نکرد الا مسجدی یا مدرسه خاص خدای را جل و علا بنا کرد۔

سلطان مسعود بن ابراهیم

مدت شانزده سال بادشاهی کرد و در سنة ۵۰۸ ثمان وخمسمائة رحلت کرد۔

سلطان ارسلان شاه بن مسعود

بسبیل وراثت زمام مملکت در قبضهٔ تصرف خود گرفت، و برادرش بهرام شاه از وی
بگریخت والتجا بسلطان سنجر سلجوقی کرد که پسر خال او بود، سنجر بموافقت او بغزنه آمد و با ارسلان
محاربت کرد، ونصرت یافت وارسلان هزیمت شد سنجر بهرام شاه را بر تخت نشاند، و باز بخراسان
رفت پس ارسلان رجعت کرد، و بهرام شاه از وی بگریخت و باز بخدمت سنجر آمد و از وی لشکر تمام
بستد و بغزنه رفت و بر ارسلان مسلط گشت و او را هلاک کرد در سنة ۵۱۲ اثنین وعشرین وخمسمائة۔

سلطان بهرام شاه بن مسعود

علاؤ الدین حسین بن الحسن که اول ملوک غور است بر وی خروج کرد، و بغزنه رفت،
و بهرام از وی بگریخت، و او برادر خود را سیف الدین در غزنه بگذاشت و مراجعت کرد پس
بهرام شاه بغزنه آمد و سیف الدین را بر گاو نشاند و در شهر بگردانید و این خبر بعلاؤ الدین رسید
وبغایت از آن تافته شد و با لشکر انبوه عزیمت غزنه کرد، و پیش از رسیدن او بهرام شاه درگذشت

سلطان خسرو شاه بن بهرام شاه

برجای پدر بنشست، و چون علاؤ الدین برسید خسرو شاه بگریخت، و بدیار هند رفت
و علاؤ الدین غزنه را غارت کرد و خلقی بسیار بقتل آورد و پسران برادر غیاث الدین ابو الفتح محمد
و شهاب الدین ابو المظفر ابنا سام بن الحسن را آنجا گه بداشت و ایشان بانواع حیل خسرو شاه را

برخود بیعن کردند، وناگاه او را دستگیر کردند و بقلعه فرستادند و تمامت ممالک غزنه مستخلص گردانید و در شهر دی اقامت ساخت، و خسرو شاه در سنه ۵۵۵ خمس وخمسین وخمسائة وفات یافت و امید از روزگار غزنویان منقطع گشت، و بعد از مدتی غیاث الدین درگذشت، و تمامت ممالک باستبداد وانفراد در تصرف شهاب الدین بماند تا ایام سلطان محمد بن تکش که او را ملاحده در هراة بروز و ندیس سلطان شمس الدین التمش که از موالی او بود قائم مقام او گشت، و سلطنت هند او را مسلم گشت، و تا این ایام بر اولاد او مقرر ماند، و از غوریان بیش ازین سه نفر علاء الدین غیاث الدین و شهاب الدین نیافتیم که بادشاهی کردند والله اعلم۔

طایفه چهارم۔ دیلمیان

عدد ایشان هفده نفر مدت ملک ایشان قریب صد و بیست سال بود، و انساب ایشان بدین وجه است۔

عماد الدوله ابو الحسن علی بن بویه
(۲) رکن الدوله حسن بن بویه
معز الدوله احمد بن بویه
(۴) عضد الدوله ابو شجاع فنا خسرو بن حسن
عز الدوله علی بن حسن بویه
(۶) موید الدوله بویه بن حسن
عز الدوله بختیار بن احمد
(۸) فخر الدوله ابو الحسن علی بن حسن
مجد الدوله ابو طالب رستم بن فخر الدوله
(۱۰) شرف الدوله ابو الفوارس بن عضد الدوله۔
صمصام الدوله ابو کالیجار مرزبان بن عضد الدوله
(۱۲) بهاء الدوله ابو نصر خسرو بن فیروز بن عضد الدوله
سلطان الدوله بن بهاء الدوله
(۱۴) مشرف الدوله حسن بن بهاء الدوله
محیی الدین عز الملوک ابو کالیجار مرزبان بن سلطان الدوله۔
(۱۶) الملک الرحیم ابو نصر خسرو بن فیروز بن عز الملوک
الملک ابو منصور فولادستون ولد عز الملوک
(۱۸) الملک ابو علی کیخسرو ولد عز الملوک۔

امیر عماد الدولة ابو الحسن علی بن بویه الدیلمی

بد و ام بخدمت ناصر الحق مشغول بود، وچون او شهید گشت عماد الدوله بگریخت و بخراسان آمد و بخدمت والی آنجا بگه مشغول شد، وجمعی از دیالمه بر وی جمع شدند والی از شوکت او ترسناک شد، خواست تا او را محبوس کند عماد الدوله از آن آگاه شد و بگریخت وبجانب اصفهان شد، والی آنجا یکی ابو المظفر بن یاقوت او را بجو د راه نداد، عماد الدوله چون مقصدی وملازمی نیافت بضرورت باوی بجنگ درایستاد، ومظفر را اسیر کرد و اصفهان او را مسلم شد آن خبر بیاقوت رسید و او در شیراز بود، لشکر جمع کرد، و روی بعماد الدوله آورد و باوی محاربت کرد، ومنهزم بازگشت وعماد الدوله از پی او بپارس آمد و از آن جایگه بخوزستان۔ وجمله را بگشود، ونیز مال ومعاملهٔ بغداد در تصرف آورد، ودر خطبه بعد آن خلیفه او را دعا کردند، ومعز الدوله را آنجایگه بگماشت ورکن الدوله را بجانب اصفهان وری فرستاد وخود اقامت در شیراز ساخت وانجایگه وفات یافت وصابی درکتاب التاج آورده است که ایشان از نژاد بهرام جور ند، ودر بدو اسلام پدران ایشان بگریختند وبگیلان رفتند و ملک او شانزده سال بود۔

رکن الدوله الحسن بن بویه

چون عماد الدوله وفات یافت او باز شیراز آمد و مدتی آنجایگه بود وپس مملکت بر پسران قسمت کرد، فارس بعضد الدوله داد واصفهان وقاهم وقزوین وابهر وزنجان بموید الدوله وپسر کوچکتر ابن الدوله ابو العباس را بعضد الدوله سپرد وبری شد، وانه آنجایگه وفات یافت ومدت ملک او بیست وهشت سال بود،

معز الدولہ ابو الحسن احمد

از طرف برادر بجانب بغداد بود حاکم، و از انجا که عزیمت مصر و شام کرد آن بلاد را مسخر کرد، و در ایام رکن الدولہ نماند۔

عضد الدولہ ابو شجاع فنا خسرو

نور حدیقۂ آل بویہ است و هیچکس از ملوک جهان در علم و هنر پایۂ وی نیافتند و مآثر و مناقب و معادل او معروف و مشهور است و از آثار وی دار الشفا بغداد و شیراز ست و بندی بر رود کر بستہ است کہ نظیر آن در جهان نیست و بہ بند امیر معروفست و این امیر استاکل کرده کہ بند ساختہ و چون بند بساخت خود را در آب انداخت و از شیراز بغایت خوش بنا کرد، و امروز مزرعہ است و آن را سوق الامیر گویند و چون عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ کشتہ شد عضد الدولہ بجانب بغداد رفت و اولاد او جملہ بگرفت الاعمدة الدولہ ابو اسحق و امیر ابو طاهر کہ بشام و مصر بودند و آن صواب داشتند، و بعد از ان بغداد باز اولادش افتاد و وفات او در بغداد بود و قبر او در مشهد کوفہ است از معاصران او قاضی ابو بکر، و شیخ الشیوخ ابو عبد اللہ الخفیف، و قاضی ابو بکر البیضاوی و ابو علی نسوی، و مدت ملک او سی و چهار سال بود۔

موید الدولہ ابو منصور بن رکن الدولہ

در ایام پدر باصفهان بود چون پدرش درگذشت بری رفت، و بجای پدر هفت سال و شش ماه بزیست، و میان او و فخر الدولہ و شمس المعالی قابوس کہ والی طبرستان و قهستان بود محاربات رفت و در جملہ ظفر او را بود۔

فخر الدوله ابوالحسن علی بن رکن الدوله

بمقتضی وصیت پدر در همدان می بود پس موید الدوله بمعاضده عضد الدوله او را انزعاج کرد و نیساپور رفت چون موید الدوله نماند صاحب اسمعیل بن عباد بوی نامه کرد، و باز گشت و متصرفات خود و موید الدوله در تحت تصرف خویش آورد و سیزده سال و یازده ماه دیگر در امارت بزیست، و از وی سه پسر ماند مجد الدوله ابوطالب رستم و شمس الدوله ابوطاهر محمد و عز الدوله ابو شجاع و مجد الدوله باز جای وی ایستاد و سلطان محمود سبکتگین بر وی مستولی گشت و ممالک او مستخلص گردانید.

شرف الدوله ابوالفوارس زید بن عضد الدوله

چون پدرش درگذشت او بکرمان بود چون آگاه شد بشیراز آمد و از انجا ببغداد رفت و تمامت ممالک پدر در تحت تصرف آورد، و این حال در زمان طایع بود و مدت دو سال و شش ماه پادشاهی کرد.

صمصام الدوله ابوکالیجار المرزبان

او بن عضد الدوله و با عضد الدوله ببغداد بود و عضد الدوله او را ولی عهد کرد بعد از پدر مدت چهار سال و شش ماه امیر بغداد بود و بعد آن چون شرف الدوله ببغداد رفت، امارت باز بوی گذاشت و با شرف الدوله بشیراز رفت چون شرف الدوله وفات یافت باو بیعت کردند نه ماه پادشاهی کرد بعد از ان ابوالقاسم و ابوالنصر پسران عز الدوله بر وی خروج کردند و او را هزیمت شد و بدو دان از اسافل شیراز کشته گشت بهاء الدوله ابونصر خسرو فیروز بن عضد الدوله ولی عهد شرف الدوله بود، و تا صمصام الدوله زنده بود او در بغداد امیر بود، چون صمصام الدوله درگذشت، بفارس آمد و قادر بالله شاهنشاه قوام الدین لقب فرمود و مدت بیست و چهار سال

بادشاہی کرد، و باز جان درگذشت۔

سلطان الدولہ ابو شجاع بن بہاء الدولہ

ولی عہد پدر بود و مدت دوازدہ سال و چہار ماہ بادشاہی کرد، و برادرش قوام الدولہ ابو الفوارس شیرزاد در زمان وی خروج کرد، و ظفر نیافت۔

مشرف الدولہ الحسن بن سلطان الدولہ

چون سلطان الدولہ از بغداد بازگشت قادر باللہ امیر ابوعلی بغداد بوی داد و مدت پنج سال و دو ماہ امیری کرد و در بغداد وفات یافت۔

عماد دین اللہ عز الملوک ابو کالنجار مرزبان بن سلطان الدولہ

چون سلطان الدولہ نماند میان او و عمش جلال الدولہ ابو طاہر فیروز خسرو منازعت افتاد قریب چہاردہ سال و کارش استقامتی نداشت، بعد ازان صلح کردند، و از دار الخلافہ او را خلعت دبوا فرستادہ بودند و در صفر سنہ ثلثین و اربعمائۃ در ایام او شبانگارہ اسمعیل کہ از نژاد منوچہر اند و گویند کہ از اسباط اردشیر بابکان و بیش از اسلام اسپہبدان فارس بودند، در شوکت و ظہور اسلام کوفتہ گشتہ و از فارس بگریختند و بداراجرد رفتند و محمد بن یحییٰ کہ مہتر ایشان بود و آن نواحی بدست فرو گرفت در پنج نوبت زد، و کار او بالہ محیط گشت و از ایشان انتزاع نشایست کرد و ہنوز ان کورہ از فارس اولاد او دارند۔

الملک الرحیم ابو نصر خسرو بن فیروز بن عز الملوک

بعد از پدر امیر بغداد بود سلطان طغرل بیگ با وی دم مصالحت و موافقت میزد تا او

آیین گشت و نبرد او شد و اسیرش کرد، و بفرمود تا او را هلاک کردند.

ملک ابومنصور فولادستون

میان ایشان بکرات محاربات و مصالحات رفت و باخر الامر ابوسعید بغدر کشته شد و فارس بر ابومنصور قرار گرفت، پس مادرش او را بران داشت با صاحب عدل وزیر ابومنصور و بهرام را هلاک کرد و فضلویه شبانگاه را اسفهسلار و حاجب بود و بر ابومنصور غوغا کرد، و او را بگرفت و بقلعه باز داشت تا بمرد و فضلویه در سنه ۴۴۸ ثمان و اربعین و ار بعمایه فارس فروگرفت و بهر گوشه امیران شبانگاره مثلاً بوسعید بن محمد رامویه میگماشت پس ملک سلجوق از عراق بفارس آمد و میان او و شبانگاره جنگ قائم گشت، و فارس از ان خراب گشت و فضلویه بگریخت و بخدمت سلطان الپ ارسلان شد و بوی التجا کرد و فارس از وی بضمان بست و باز عاصی شد و باز قلعه نشست نظام الملک او را حصار داد و اسیرش کرد و بقلعه اصطخر محبوس فرمود و از انجا خواست گریخت حاکم قلعه آگاه شد و او را بکشت.

الملک ابوعلی کیخسرو ابن عز الملوک

از اکابر دیالمه او مانده بود، و از سلطان الپ ارسلان بدین راضی شد که نوبند جان بجایگی بوی دهند، سلطان نوبندگان بوی داد و هرگاه که نزد سلطان شدی جنب خودش نشاندی، و بر جیش کردی، و در سنه ۴۸۷ سبع و ثمانین و اربعمایه وفات یافت قوله تعالی و تلک الایام نداولها بین الناس.

طایفه پنجم سلجوقیه

مدت ملک ایشان قریب صد و شصت سال و عدد ایشان چهارده نفر بموجب

(۱) السلطان رکن الدین ابوطالب طغرلبک محمد بن میکایل بن سلجوق۔ (۲) السلطان عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن جعفر بن میکایل۔
(۳) السلطان معزالدین ابوالفتح ملکشاہ بن الپ ارسلان۔ (۴) السلطان رکن الدین ابوالمظفر برکیارق بن ملکشاہ۔
(۵) السلطان غیاث الدین محمد بن ملکشاہ (۶) السلطان معزالدین ابوالحرث سنجر بن ملکشاہ
(۷) السلطان مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد (۸) السلطان رکن الدین طغرل بن محمد
(۹) السلطان غیاث الدین ابوالفتح مسعود بن محمد۔ (۱۰) السلطان مغیث الدین ابوالفتح ملکشاہ بن محمود بن محمد۔
(۱۱) السلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن محمود۔ (۱۲) السلطان معزالدین ابوالحارث سلیمانشاہ بن محمد بن مسعود۔
(۱۳) السلطان رکن الدین ارسلان بن محمد۔ (۱۴) السلطان مغیث الدین طغرل بن ارسلان

السلطان رکن الدین ابوطالب طغرلبک محمد بن میکایل سلجوق

اول سلاطین دودمان سلجوقیان ست ومقام او در ہمدان بودہ ودر شہر رمضان سنہ خمس وخمسین واربعمایہ وفات یافت ومدت ملکش بیست وشش سال بودہ است۔

السلطان عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن جعفر بن میکایل

مردی بغایت ہیبت وتمام قدر بودہ است، وبہمہ جہان تاختن کردہ وبا فضلویہ بپارس آمد وپارس بستدو با دوازدہ ہزار سوار وکسری بارمانوس ملک روم رسید، واو سی ہزار سوار داشت، بوی زد وہزیمت کرد واورا اسیر گشت بدست غلامی رومی کہ بغایت حقیر بود چنانکہ عارض

نام وی نمی‌نبشت، وسعد الدوله شحنهٔ بغداد گفت بنویس باشد که او ملک روم گیرد، قضا را او بگرفت بتقریر آنکه هر روز هزار دینار بدیه آنانش داد، و در آخر عهد روی به ماوراءالنهر نهاد، و حصار قلعه برزم داد، و بستد، و کوتوال را بیاوردند و باوی شخصی بود، سلطان از وی استفساری میکرد، و راست نمی‌گفت، سلطان بفرمود تا سیاستش کنند، پس وی کارد برکشید و آهنگ سلطان کرد، غلامان قصد کردند تا او را بگیرند، سلطان بسبب اعتقادی که بر تیر انداختن خویش داشت ایشان را منع کرد، و تیر خطا کرد و آن مرد در رسید و سلطان را زخم زد، و بدان هلاک گشت، و مدت ملکش دوازده سال بود۔

معز الدین ابوالفتح ملک شاه بن الپ ارسلان

بختی موافق و روزگاری مساعد داشت، و بیشتر ممالک عالم در تحت ولایت او بود چنانکه گویند که نظام الملک حسن که وزیر او و پدرش بود، در وقت مراجعت سلطان از سمرقند اجرت ملاحان جیحون بانطاکیه حوالت کرد، معاندان ملاحان را آموختند، تا بر نظام الملک شکایت کنند که اجرت ما بر انطاکیه حوالت کرده است، سلطان نظام الملک را خطاب کرد، نظام الملک گفت آن وجه هم نقد است، و تجار اینجا هم وجه مید هند تا در روم عوض بستانید، اما بدان سبب بدان مواضع نوشت، تا در تواریخ ذکر کنند که سلطان را فسحت مملکت چندان بود که وجه ملاحان جیحون بر انطاکیه روم نوشتند، سلطان را خوش آمد و مدت بیست سال کامرانی و جهانداری بسر برد، و از صنادید ائمه که در عهد وی بوده اند، امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک جوینی بود۔

سلطان رکن الدین ابوالمظفر برکیارق بن ملکشاه

ولی عهد پدر بود، میان او و برادرانش محمود و محمد محاربات رفته بود، و محمود در زمان وی

بمرض آبله درگذشت، ومحمد پس ازوی پادشاه شد، ودرین زمان که ایشان بمحافظت مشغول بودند ملاحده نیرو گرفتند، وحسن صباح واعیان برگماشت وعبدالملک بن عطاس باصفهان فرستاد، وخلقی بسیار گمراه کرد ونشا در رفت وحامیان رابغزیفت قلعه بستند ومدت ملک او دوازده سال بود۔

سلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن ملکشاہ

چون برکیارق درگذشت، سلطنت بروی مقرر گشت وآهنگ بغداد کرد، بمقابله ایاز وصدقه که از موالی پدرش بودند وازطریق مطاوعت انحراف می نمودند وعاصی شده میان ایشان مصافها سخت رفت واز بلا برلشکرگاه ایاز دخانی بشکل اژدهائی پیدا شده از هول آن بگریختند۔ وایاز اسیر شد وصدقه درجنگ کشته شد، وچون انجام راجعت کرد وبحصار شاه در نشست تا عبدالملک بن عطاش فرود آورد، ودر تمامت اصفهان بگردانید وانگه او را هلاک کرد ومدت او سیزده سال بود۔

سلطان معز الدین ابوالحارث سنجر بن ملکشاہ

مدت بیست سال در ایام برادران پادشاه خراسان بود وبعد از وفات محمد چهل سال سلطنت کرد، ودر خراسان اقامت ساخت ومغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد خروج کرد ومنهزم گشت وبعد ازان باخدمتش آمد، وازان عذر خواست، وسلطان نیابت خویش در عراق بوی داد، ودر ایام او غزان از جیحون بگذشتند وحشم سلطان ازین شان در زحمت بودند، وسلطان چند نوبت فرمود تا بازگردند، وایشان ملتزم خراجی زیادت می گشتند وسلطان امان می داد تا آخر الامر سلطان بدان داشتند تا روی بدیشان آورد، غزان زنان واطفال پیش کردند وتضرع کنان دربیش آمدند، وتقریر کردند که از هر خانه منی نقره بدهند، سلطان خواست

که بازگرد و امرا نگذاشتند، غزان چون نا امید گشتند جان را بکوشیدند و سلطان را اسیر کردند، و
روی بخراسان و کرمان نهادند و شهرها خراب کردند و خلقی بسیار شهید کردند، مثل محمد بن یحیی که
تلمیذ امام محمد غزالی و افضل و عالم بود بشکنجه بکشتند چون به بلخ رسیدند جمعی از ممالک سلطان
که با غزان در آمیخته بودند موکلان سلطان بفرستند و روزی با سلطان بسبیل شکار بر لب جیحون
می تاختند چون بحد ترمد رسیدند در کشتی نشستند و باز گشتند و بقلعه ترمد رفتند و انجا یکه در
گذشت غزان بحدود پارس آمدند، و امیران ایشان روزی بحوالی شبانکاره بشکار رفتند
و ملک شبانکاره بر ایشان کمین کرده بود، و ایشان را حالی دریافت و هلاک کرد۔

سلطان مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد

چهار سال در عراق نائب سلطان سنجر بود و در گذشت۔

سلطان رکن الدین ابو طالب طغرل بن محمد

قایم مقام پدر بود، و در نیابت عم سه سال۔

سلطان غیاث الدین ابو الفتح

مسعود بن محمد بعد از وفات برادر هفده سال سلطنت عراق کرد و در ایام او وقایع
بسیار بود و غزان بر سلطان سنجر خروج کردند، و میان او و برادرانش محاربات رفته بود، و موالی
ایشان دم استقلال زدند، مثل اتابک ایلدگز در آذربایجان و اتابک جهان پهلوان در عراق
و سلغریان بر ملکشاه که برادرزاده وی بود خروج کردند سلطان مغیث الدین ابو الفتح ملکشاه
بن محمود، سلطان مسعود ملکشاه برادرش محمد را با اتابک بوزابه و تاج الدین وزیر به پارس فرستاده
... سلطان بغداد بود بوزابه ایشان را باصفهان آورد و محمد بر تخت نشاند و پنج نوبت زد

وسلطان آهنگ ایشان کرد، وبورا بہ بدیرہ وی شد بالشکری وکشتہ شد، وسلطان زادگان
بازپارس آمدند وسلغریان برایشان خروج کردند، وازایشان بگریختند، چون عمش نماند بازجای
وی نشست، والتفات بامیران نمیکرد بعدازان چہار ماہ امرا متفق شدند، وبضیافتش بردند،
وموکل بروی گماشتند۔

سلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن محمود

چون برادرش محبوس کردند اوازخوزستان بیامد وبپادشاہی نشست وملکشاہ از
شہر ہمدان بکوشک فرستاد، وازانجا یکہ بگریخت وبخوزستان رفت وانجا یگہ می بود تا محمد وفات
یافت وسلیمان شاہ برتخت نشست وبروی خروج کرد، وباصفہان آمد وانجا یگہ فروگرفت
ومدت پادشاہی وی ہفت سال بود۔

سلطان مغیث الدین ابوالحارث سلیمانشاہ محمد بن مسعود

چون سلطان درگذشت امراچند روز مشورت کروند وبرتخت نشاندند، وبروی
اتفاق شدند، وکس فرستادتا او را موصل بیاوردند، وبرتخت نشاندند وہمہ روز بعشرت
مشغول گشت وازمردمان نفور بود پس ازشش ماہ او را گرفتند وبقلعہ علا الدولۃ فرستادند، و
ارسلان را باذربائیجان بخواندند، وبرتخت نشاندند۔

سلطان رکن الدین ارسلان بن طغرل بن محمد

پانزدہ سال وہفت ماہ پادشاہی کرد، ودرہمدان وفات یافت سلطان مغیث الدین
طغرل بن ارسلان کودک بود کہ پدرش درگذشت، ونوبت سلطنت بوی رسید واتابک محمد بن
ایلدگز حاکم کلی بود، وجملگی امور درقبضہ تصرف داشت، وحاکم ملک ومربی دولت وچون او

وفات یافت کار سلطنت منهدم شد، وعقد مملکت گسسته شد، وامرا متفق شدند وبهم برآمدند و برادرش اتابک قزل ارسلان بن ایلدگز بعراق آمد، وبرتخت نشست وپنج نوبت سلطانی زد وبعد ازچند روز بدست چند فدائی کشته شد وسلطان طغرل ازخشم اتابک در رنج بود واز برای دفع ایشان مکاتبات پیاپی بسلطان خوارزمشاه می نوشت واستعانت میخواست درمیان لشکری انبوه بردر روی فرود آمدند، وسلطان با چندکس معدود روی بایشان نهاد، وخود را درمیان ایشان انداخت، وخود را سوزگرفت ونام ویست خود میخواند، وجنگ میکرد تا پیراهن وی فروگرفتند، واو را بزاری زار بکشتند وملک آل سلجوق درین دیار سپری گشت اما سلطنت روم هنوز برایشان مقررست واین زمان درتصرف نبیرگان علاء الدوله قلج ارسلان بن مسعود بن قلج ارسلان بن سلیمان مانده۔

طبقهٔ ششم سلغریان

عدد ایشان یازده نفر مدت ملک ایشان با تالیف تاریخ این کتاب صد وسی ویک سال باشد، واسما وانساب بدین وجه است۔

(۱) اتابک مظفرالدین سنقر بن مودود
(۲) اتابک مظفرالدین زنگی بن مودود۔
(۳) اتابک مظفرالدین تکله بن زنگی
(۴) اتابک مظفرالدین طغرل بن سنقر
(۵) اتابک مظفرالدین سعد بن زنگی
(۶) اتابک مظفرالدین ابوبکر بن سعد زنگی بن مودود۔
(۷) اتابک مظفرالدین سعد بن ابوبکر بن زنگی
(۸) اتابک مظفرالدین محمد بن سعد
(۹) اتابک مظفرالدین محمد بن سلغرشاه
(۱۰) اتابک مظفرالدین سلجوقشاه بن سلغرشاه
(۱۱) اتابک مظفرالدین آبش بنت سعد بن ابی بکر۔

بباید دانست که پارس ازایام دیالمه وآخر ایشان تا اول روزگار سلغریان قریب بهشتاد سال درتصرف آل سلجوق بود، ودرسنه ست وخمسین واربعمایه سلطان الپ ارسلان بپارس

آمد وبستد و بوزابه بگماشت و تا ۵۴۳ھ ثلاث واربعین وخمسمایه که سلغریان خروج کردند و ابن فضلویه ممالک ایشان مقرر گردانید، و درین چند سال از حسب ایشان هفت کس حکم کردند۔

(۱) فضلویه شبانگاه که الپ ارسلان بپارس آورد، و از وی پارس بقمان بستد۔

(۲) و رکن الدوله خمارتگین، از آنگه۔

(۳) جلال الدین جاولی که استیصال شبانگاه وقمع ایشان وی کرد۔

(۴) و اتابک قراجه که مدرسه در میان شهر شیراز ساخته و بر در همدان کشته شد۔

(۵) اتابک منکوترز چون قراجه کشته شد وی بشیراز آمد و بجوار مزار ام کلثوم مدرسه ساخته و مرقد او انجا یگه است و ابونصر لالا که مدرسه لالا بنا کرده است باوی بوده است و رباط لالا که بر راه عراق ساخته اند هم وی ساخته۔

(۶) و اتابک بوزابه بعد از منگوترز با بادشاهزادگان بشهر شیراز آمد و چنانکه یاد کردیم بر در اصفهان کشته شد و زنش زاهده خاتون در شیراز مدرسه و مناره رفیع ساخت و انچ از املاک او دریافت بانجایگه نقل کرد، و تولیت مدرسه بقاضی حنفی مذهب داد۔

(۷) ملکشاه سلطان زاده ایست از آل سلجوقیان چون بوزابه کشته شد، یکسال وی در پارس حکم کرد، و اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود السلغری بر وی خروج کرد، و ملکشاه بروی منهزم گشت و پارس بسنقر ماند، وسیزده سال بادشاهی کرد، و در شیراز از مسجد و مناره و رباط ساخته و وزیرش تاج الدین بود که وزارت سلطان مسعود بن محمد کرده بود و در وقت خروج او از جهت ملکشاه حاکم بود، و در شیراز بمحله باغ تو درخانه اتابک مدرسه و رباط خانه ساخته و

اتابک مظفر الدین زنگی بن مودود السلغرای

چون برادرش درگذشت او غایب بود، و شوهر خواهرش، سابق که در ولایت بیضا رباط سابقی ساخته و الپ ارسلان که از اقارب ایشان بود، در مملکت طمع کردند، چون زنگی بازگشت

حرب میان ایشان قائم گشت، و زنگی ظفر یافت، و ایشان را هلاک کرد و مدت چهارده سال پادشاهی
کرد، و چنین گویند که رباط شیخ کبیر زاویه مختصر بود و آنرا عمارت کرد و در آن فرزود، و در آن وقفها کرد
و اتابک ابوبکر او را از نو بنیادی نهاد، و عمارتی رفیع و اضافتی تمام کرد، بسیار دیگر بر اوقاف آن
منضم گردانید، و در آن اواخر بالتماس شیخ الشیوخ معین الدین کیلی قدس روحه بفرمود تا از جمعه در آن
اقامت کردند۔

اتابک مظفرالدین تکله بن زنگی بن مودود السلغری

ولی عهد پدر بود و بغایت عدلی و سیرتی نیکو داشت، و مدت بیست سال پادشاهی کرد
و از آثار او خان بازرگانان ست در قریب مسجد سنقر و خواجه امین الدین گازرونی که حاکم وقف
و صاحب کرامات بود و وزیر وی بود، آثار او قریب جامع عتیق شیراز است مدرسه و رباطی ساخته۔

اتابک مظفرالدین طغرل بن سنقر

پادشاهی هنرمند هنرپرورده بود، اما تا بدی نداشته و دو سه نوبت بر اتابک تکله خروج کرد
و از لشکر عراق لشکر آورد و دو هر نوبت چند ماهی پادشاهی کرد، و بآخر الامر در شهر شیراز جنگ کردند
و اسیر گشت و بقلعه اصطخر محبوس کردند و میل کشیدند۔

اتابک مظفرالدین ابوشجاع سعد بن زنگی

بعد از تکله پادشاهی بر وی مقرر گشت، و اندر سخاوت و شجاعت یگانه بود، و کرمان
بستد و به برادرزاده عمادالدین زیدان داد، پسر عمش عاصی شد، و رضی زوزنی قصد وی کرد،
و از و باز ستد، و همواره اتابک سعد هوای عراق زدی و اصفهان بستد و ضادید و اکابر آنجا
بشیراز آورد، و در ۶۱۴ سنه اربع عشر و ستمایه سلطان محمد تکش بعراق آمد با لشکر بیحد، و اتابک سعد

یا قدر هزار سوار برو ی زد، و بسیاری از لشکر سلطان هلاک کرد، و آخر الامر بدان سبب که اسپش خطا کرد، اسیر گشت، و دلاوری و بزرگی او سلطان را مانع آمد از کشتن وی، و مدتی او را باز داشت و بعد از آن دخترش ملکه خاتون از برای سلطان جلال الدین پسر سلطان محمد تکش بخواند، و اتابک بداد، و پسر را بفرستاد زنگی نام پس سلطان او را خلعت داد و باز بپارس فرستاد، چون بیامد امرا و اکابر با پسرش ابوبکر اتفاق کرده بودند با لشکر مدیره پدر رفت و جنگی میانه پدر و پسر قایم گشت چون امرا از دور شوکت و شجاعت پدرش بدیدند جمله برگشتند، و اتابک ابوبکر را دستگیر کردند و بقلعه فرستادند، و هفت سال در بند بود، و وزیری او رکن الدین صلاح کرمانی بود و خواجه عمید الدین ابونصر سعد و مسجد جامع جدید و رباط کرک او ساخته و مدت ملک او بیست و نه سال بود، چو در نزع بود، اتابک بر تخت نشست و امرا که باوی متفق بودند بعضی که در جنگ گریخته بودند بگریختند، و بعضی را محبوس کرد۔

اتابک مظفر الدین ابی بکر بن سعد بن زنگی

بادشاهی بود جهان آرای شرع پرور، دین دار، موید بتایید یزدانی، موفق بتوفیق ربانی اخبار عدل او در اقصای مشارق و مغارب متواتر شده، و آثار عقل او در اطراف مناقب منتشر گشته، و جلالت قدر او همگنان را مقرر، و بناهت ذکر او جهانیان را شیراز پارس را که از دویست سال باز خراب گشته بود بسبب محاربات شبانکاره با آل بویه دیلمی و سلجوقی و قدوم سلطان غیاث الدین، در ایام اتابک سعد چون عروسی بهین دولت و حسن معدلت او آراسته شد، و از اقالیم زمین اکابر و افاضل بامن را احترام خدمتش بسته داشتند و بسیاری از جزایر و سواحل چون بحرین و قطیف و قیس و ابزون وی بگشود، و در بعضی از بلاد هند بالقاب شیرنقش خطبه کردند، و از آثار او آنست که از رباط و معابد و مساجد و مدارس که در شیراز خراب گشته بود معمور گردانید و رباط شیخ کبیر ابوعبدالله خفیف عمارتی نیکو کرد، و دار الشفا

نیکو در شیراز بساخت، و بسیار رباطها و بقعهای خیر در اطراف بنا کرد، و مثل رباط مظفری بیضا، و رباط مظفری ابرقوه و رباط مظفری سربند و رباط مظفری و بازارها و خانها بنا کرد، و بموافقت او جمله اعیان مملکت و ارکان دولت قبعها ساختند و دو امیر داشت که قطب مملکت و مدار سلطنت او بودند فخر الدین ابوبکر و مقری الدین مسعود و آثر و محامد ایشان مشهور است و خیرات و موقوفات بسیار کرده اند، و مدت ملک اتابک ابوبکر انار الله برهانه سی سال بوده است۔

اتابک مظفر الدین سعد بن ابی بکر

چون پدرش وفات یافت و بجانب عراق بود و رنجور بود، و از خدمت هولاکو خان مراجعت نموده بود، بعد از دوازده روز که سکه و خطبه بنام وی مزین و محلا گشت در گذشت و بشیراز آوردند، و در قریب قرب دولت که پسرش مدرسه عالی ساخته آنجا مدفون است۔

اتابک مظفر الدین محمد بن سعد

چون پدرش وفات یافت او کودک بود، و مادرش بی بی ترکان خاتون بسبیل نیابت بر بادشاهی نشست، و نیابت او میکرد، بعد از دو سال گلبرگ عمرش ناشگفته فرو ریخت۔

اتابک مظفر الدین محمد شاه بن سلغر شاه بن سعد بن زنگی

چون اتابک محمد بن سعد انار الله برهانه در گذشت، لشکر بر وی جمع شدند و مدت هشت ماه بادشاهی کرد، و شب و روز بعیش و عشرت مشغول بود، و از ممالک غافل و بعد از ان امرا به ابی ترکان مادر اتابک محمد بن سعد اتفاق کردند، و در روز جمعه دهم ماه رمضان سنه ۶۶۱ احدی و ستین و ستمایه در خانه اتابک محمد او را دستگیر کردند و چون برادرش سلجوقشاه از قلعه بگریخت و بیامد او را بخدمت هولاکو خان فرستادند، و دشمنان او را قصد کردند، و هلاک کردند۔

اتابک مظفرالدین سلجوقشاه بن سلغرشاه بن سعد زنگی

مردی بغایت نیکوصورت بود، و مادرش از نژاد سلاطین آل سلجوق بود، و از محمد شاه
بزرگتر بود، چون اتابک محمد بن سعد پادشاه بود، وی در قلعه بود و در آن نزدیکی که محمد شاه اسیر گشت
وی از قلعهٔ اصطخر بگریخت و بر وی جمعی از حشم گرد آمدند، و بدین سبب محمد شاه را باز داشتن میسر نشد
در ماه رمضان بشیراز آمد، و بر تخت نشست، و مدت پنج ماه پادشاهی کرد چو طالعی زیادت
نداشت شحنه گان مغول که در شیراز بودند بکشت و بی بی ترکان مادر اتابک محمد را هلاک کرد
و خونهای ناحق ریخت بعد از آن لشکر مغول و ملوک اطراف بحکم هولاکو خان بجنگ وی آمدند
و او بر لشکر خود اعتماد نداشت و بگریخت و بگرمسیرها میگردید، عاقبت در کازرون توقف ساخته،
التماجو با ملوک و امراء اطراف بحکم هولاکو خان بشیراز آمدند و شیراز را آسیبی نرسانیدند، و کار سازی
کردند، و از پی او بکازرون رفتند و لشکری از جنگ گاه سلجوقشاه رها کردند و بگریختند و با او چند
سوار معدود بایستاد، و محاربه تمام کرد، و ملک ایک و ملک کرمان و علاء الدوله برادر بی بی ترکان
که ملک یزد بود هلاک گشتند و بعد از آن سلجوقشاه بمسجد کازرون رفت و لشکر از پی او شد و در
مسجد حصار کردند، و جنگ میکردند، و خلایق بسیار از کازرون بکشتند و باخر الامر اسیر شد و
بنونید خان بردند و اتابک معظمه آبش خاتون و خواهرش سلغم خاتون در قلعهٔ سفید رد و محبوس بودند
و کوتوال سوگند خورده بود که تا سلجوقشاه اجازت ندهد ایشان را خلاص نکند، چون سلجوقشاه
را بسته بزیر قلعه بردند، اجازت داد، ایشان را از قلعه بزیر آوردند، پس سلجوقشاه را در نونید خان
هلاک کردند، و پادشاهی باتابک معظمه آبش خاتون دادند، و از نسل سلجوقشاه دختری مانده و زن
شبانکاره است.

اتابک معظمه آبش خاتون بنت سعد بن ابی بکر بن سعد بن زنگی

در ۶۶۲ھ اثنین وستین وستمایة نوبت بادشاهی یافت، رایت شهنشاهی برافراشت ایزد تعالیٰ این مملکت را در سایه چتر او سالها فراوان از نکبات حوادث محروس داراد، بمنه و کرمه واهروز از نژاد اتابک زنگی این بادشاه جهان وخواهرش شلغم خاتون و دختر اتابک سلجوقشاه وملک معظم جلال الدین ارقان بن محمد بن زیدان بن زنگی طول الله اعمادهم مانده والله اعلم۔

طایفه هفتم۔ خوارزمیان

والیشان را نیز خوارزمشاهیان گویند عدد ایشان هشت نفر مدت ملک ایشان قریب صد وبیست سال۔

(۱) خوارزمشاه محمد بن نوشتگین
(۲) خوارزمشاه اتسز بن محمد
(۳) ارسلان بن اتسز
(۴) سلطانشاه بن ارسلان او را سلطان گفتند
(۵) السلطان علاء الدین تکش بن ارسلان
(۶) سلطان محمد بن تکش
(۷) السلطان جلال الدین محمد بن تکش
(۸) السلطان غیاث الدین بن محمد

خوارزمشاه محمد بن انوشتگین

انوشتگین بنده بلکاتگین سلجوقی بود، چون سلطان برکیارق بادشاهی خراسان سنجر بن ملکشاه تفویض کرد، او محمد بن انوشتگین را بخوارزم فرستاد و او را خوارزمشاه از این سبب خوانند، و این حال در ۴۹۰ھ تسعین واربعمایة بود، و از عدل و راستی ومرحمت پیش گرفت، وعلما و صلحا را تعظیم کردی، و در باره همگنان احسان وشفقت فرمودی لاجرم بادشاهی آن صوب را او واولاد او سالها مقرر باند۔

خوارزم شاہ اتسز بن محمد

سالہا بعد از پدر پادشاہی کرد، و ہیچ قدر از جادۂ عدل و اتباع سیر آباء و سیرت پدر انحراف ننمود، و در ۵۵۱ھ احدی و خمسین و خمسمائۃ رحلت کرد۔

خوارزمشاہ ارسلان بن اتسز

چون پدرش وفات یافت، او بحکم وراثت زمام مملکت در دست گرفت، و بعضی از خراسان و ماوراء النہر در تصرف آورد و بسبب ضعف سلجوقیان او را استقلال تمام ظاہر گشت و در ۵۶۸ھ ثمان و ستین و خمسمائۃ وفات یافت۔

خوارزم شاہ سلطان شاہ

او کوچکتر از علاء الدین برادر اما اکابر باوی متفق بودند، و او را بر تخت نشاندند، و علاء الدین بروی خروج کرد، و سلطانشاہ بگریخت و بغزنہ رفت، و سلطان غیاث الدین ابو الفتح غوری او را مدد بکرد، و چون از وی مایوس گشت بخطا رفت، و از ملک خطا لشکر کشید، و بخوارزم مراجعت کرد و بنزدیک شہر فرود آمد، و علاء الدین جیحون بروی بگشود، و نزدیک شد کہ جملہ غرق شوند، پس آگاہی یافتند و بگریختند و بنزدیک مرو شدند، و از انجا بگہ باز مراجعت کردند، و علاء الدین بگریخت و پادشاہی سلطان شاہ را مسلم ماند تا سلخ رمضان سنہ ۵۸۹ھ تسع و ثمانین و خمسمائۃ وفات یافت۔

خوارزمشاہ علاء الدین تکش

بعد از وفات برادر ملک برادر قرار گرفت و دولت آل سلجوق درین دیار بانجام رسید و کار او ارتفاع یافت، و تمامت خراسان مستخلص کرد۔

السلطان محمد بن تکش

دولت این دودمان در ایام او بدرجهٔ اعلی رسید و کوکب طالع او بنهایت الارتفاع پیوست، بلاد ماوراء النهر مسخر کرد، و بجانب آذربایجان و عراق و حوالی بغداد نهضت کرد، و هیچ آفریده با وی طریق معاودت بسپرد، وجز مصالحت و مطاوعت با او صواب ندید، پس چون مراجعت کرد، آفتاب دولتش آهنگ غروب کرد و لشکر مغول از جانب مشرق روی خروج کردند، و میان ایشان چند نوبت ملاقات و محاربات رفت، و باخر الامر سلطان منهزم شد، و باذربایجان رفت و آنجا بگه وفات یافت.

سلطان جلال الدین بن محمد

چون لشکر خوارزمیان منهزم و متفرق شدند او بجانب هند رفت و لشکر مغول نیز آگاهی حال او معلوم نداشتند و از بسیاری لشکر طرفین کار بر همگنان شوریده شده بود، مراجعت کردند. پس چون سلطان جلال الدین وقوف یافت که مغول مراجعت کردند بازگشت، و بپارس آمد نزد اتابک سعد بن زنگی و از انجا بکه بغداد رفت و قاضی بهاء الدین کازرونی و عماد الدین عزیزانی از پیش برسالت رفته بودند، و تصالحی حاصل کردند، بس روی باخلاط نهاد و مدت چهار ماه آنجا بگه حصار داشت و بعد از ان بکشود و قتلی بافراط بکرد، و از انجا بگه بمیافان رفت و از مغول هیچ چیزی نیافت و بلهو و عیش مشغول گشت، ناگاه لشکر مغول از دور پیدا شد، و اتباع و اعوان او جمله متفرق شدند او نیز بگریخت و کماهی کار را و تحقیق معلوم نگشت، جماعتی گویند که با چندین دراهم موصل میرفت واکراد او را نشناختند، و در لباس و زینت ایشان طمع کردند، و ایشان را بقتل آوردند وزن او ملکه خاتون بجانب شام افتاد و اتابک سعید ابوبکر مرد فرستاد، و او را باز شیراز آوردند.

سلطان غیاث الدین بن محمد

بعد از واقعه پدر بشیراز آمد و غارت کرد، و از آن جا بکرمان رفت و چنین گویند که براق حاجب که اول سلاطین کرمانست و از بندگان ملوک ما وراء النهر است او را هلاک کرد،

طایفهٔ هشتم مغول

ایشان چنگیزخان بوده است، و خروج بر خوارزمیان در سنه ۶۱۷ سبع عشر و ستمایه کرد و اولاد اکثر بلاد ترک و خطا و تمامت ایران زمین بگشودند و ممالک و ملوک مسخر و مدمر گردانیدند، و از اولاد او که در ایران حکم کردند، و ممالک دکشادند هولاکوخان بود پادشاهی بزرگ دلیر و صاحب رای عادل و این زمان پسر او اباقاخان پادشاه ایران دبلاد روم و عراق و تمامت ممالک است و بعدل و رافت میلی تمام دارد، و درباره مسلمانان عنایتی تمام و مدار ملک او بر امیر کبیر سونجاق آقاست که نائب و حاکم اوست تخصیص پارس و عراق و بغداد بدو تعلق دارد و بحقیقت سیرت پسندیده و شفقتی و معدلتی هرچه تمامتر دارد، و زبانات همگنان شکر و مدح او جاریست و صاحب عادل شمس الدین محمد بن صاحب السعید بهاء الدین محمد الجوینی که صاحب دیوان ممالکست و اباعن جد اصفاء دیه خراسان بوده است و در ایام سلاطین ماضی حل و عقد امور در تصرف ایشان بوده است و امروز مدار کار او سلطان ایران را انجمن است و در کامگاری و قواعد خیرات و رعایت اسلام و تعهد احوال فضلا و ترحیب و تعظیم علما قصب السبق از متقدمان و متاخران بوده و امروز اهل اسلام را درگاه او مقصد و معین و فقه الله لما نشد و عایم جلاله و سید و منظاه ظلاله بحق النبی و آله الطاهرین فقد تمت الکتاب

بحمد الله تعالی

فہرست اسماء الرجال

فہرست اماکن وقبائل

فہرست کتب

غلط نامه

صفحه	سطر	غلط	صواب	صفحه	سطر	غلط	صواب
۴	۱	گردید	گردید	۲۳	۵	مشتری	مشتری
	۶	بکوار	بکوار	۲۳	۶	زند	زندان
۵	۲۰	گوئید	گویند	۲۵	۱۳	وایل	وائل
۶	۱	سبتی	سبتی	۲۶	۸	هران	بران
۸	۱۶	زبان	زبان		۱۶	فارغ	فارج
۹	۱۸	تفرع	تضرع	۲۸	۲۱	توازن	توران
۱۱	۲	حدیس	حدیس	۲۹	۱	اروان بود	اد ربا بود
	۷	جاسیم	جاسیم		۱۵	بدیگران	بدیگران
	۱۰	آنجانکه	آنجانیکه		۱۶	بازسند	بازستد
	۱۳	حضرت موت	حضرموت		۲۰	آبادر	آباد
۱۲	۱۶	بابیچ	یابیچ		۲۱	تاحت	تاچیت
۱۳	۱۳	طبقه اول	طبقه دوم	۳۰	۷	یا	۱۰
۱۵	۱۴	مضر	عصر		۱۴	بماریه	بماریه
۱۶	۱	ازا	ازان را		۱۷	ملوک حمیر	ملوک حمیر
۱۸	۱۹	خایدرزری	خایدرزرین		۲۰	سادہ	ساوہ
۱۹	۱	کستدکان	کشتدگان	۳۱	۱۱	سولان	رسولان
	″	بکشتند	باشتند	۳۲	۱۲	بپوشید	بپوشید
۲۰	۱-۲	انطحن	انطیحن	۳۲	۱۶	بیداشتند	پنداشتند
۲۱	۱۳	بانجان	بایکان		۲۰	جبل	حبل

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳	۲	یادی	یادی		۵	بسیریدن	بسیریدند
	۵	تنعم	تنعّم		۶	بیشں	پیشں
	″	انیدہا	انیدہا		۷	لبی	لبی
	۱۰	تقور	تفور		۱۱	العزیز	العزیز
	۱۹	موطاہ	مواطاۃ		۱۹	مروان	مروان
۳۴	۴	واو بیشتر	اود بیشتر	۴۳	۸	مروان	مروان
۳۵	۷	لبسی	شیی	۴۴	۳	بیشہ	پیشہ
	۸	از	او		۸	حبستی	حبسی (بلا تشدد)
	۱۷	بریدند	بروند	۴۵	۱۲	مردانیان	مروانیان
	۲۱	نہاوند	نہاوند	۴۶	۱	بمحاریت	بمحاربت
۳۶	۳	آسیانی	آسیائی	″	۲	سالہ	سال
	۷	ایزدجرد	یزدجرد		۱۲	اسپہبدات	اسپہبدان
۳۷	۹	علیہم	علیہا	۴۷	۸	المشافعی	الشافعی
۳۸	۱	متادی	متاذی		۱۳	جوار	بجوار
	۵	عذر	غدر	۴۸	۱۳	ہرون	ہارون
	۱۵	دارالسقیفہ	دارالسقیفہ	۴۹	۲۰	اسفاح	سفاح
	۱۸	بخلافہ	بخلافت	۵۰	۱۸	بسر	پسر
	۲۰	ور	وہ	۵۱	۱۲	لنغرجبہم	النحر جبہم
۳۹	۳	و	(زاید ہے)	۵۲	۸	ازبجای	اوبجای
	۲۰	رصہ	رضیٔ	۵۳	۱۷	ناصرالدین السد	ناصرالدین اللہ
۴۰	۶	پرون	بیرون	۵۴	۲۲	المستغر	المستنصر
۴۰	۱۴	البسط	السبط		۸	منہرم	منہزم
	۲۰	السد	للہ		۱۴	ابین	ابن

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۵۵	۱۰	فسخت	فسحت	۷۲	۱۹	سلفریان	سلتریان
	۱۹	التسجبان	التسجانی	۷۴	۵	یا	یا
۵۶	۲	یروی	بروی		۱۲	با	تا
	۶	ماتن	مائیتن		۱۳	انابت	اناب
	۱۸	ولت	دولت	۷۵	۲۱	تکی	زنگی
	۱۸	بلباعم	بلجام	۷۶	۱۲	تابدی	تاب بدی
۵۹	۱	گفت	گرفت		۱۹	زدزنی	زوزنی
۵۹	۶	اجرانی	اعرابی		۲۰	ضادید	ضنادید
	۱۰	لفر	نفر	۷۷	۱	یاقدر	باقدر
۶۲	۱۰	بسید	بسیتید		〃	هرار	هزار
۶۳	۱	یلت	رئیس		〃	اسیش	اسپش
۶۵	۳	بود حاکم	حاکم بود	۷۹	۴	جسم	حشم
	۱۳	وشتند	داشتند		〃	میسر	میسر
۶۷	۱۵	بوا	لوا	۸۰	۲	انشین	افشین
۶۸	۵	البو	ابو		۵	اعادهم	اعمارهم
	۱۸	رام ویه	راموبه		۲۱	لولادر	اولاد
	۱۷	بیشاندی	نشاندی	۸۱	۱۱	ود	بود
۷۰	۱	بنشت	نبشت		۱۳	بالوس	مالوس
	۱۵	فتحت	فسحت		〃	نبزدیک	نیزدیک
	۱۹	پرکیبارق	برکیارق	۸۲	۱۵	تصاطی	تصالحی
۷۱	۸	کر	که	۸۳	۱۴	مالکت	مالک ست
	۱۱	نست	نشست		۱۵	تعقد	تفقد
	۲۰	عزان	غزان		۱۷	مطله	منطلقه
					〃	مستحق	بمستحق

فہرست مندرجات کتاب نظام التواریخ